گناہوں کو

مٹانے والے اعمال

محمد ارشد کمال

www.KitaboSunnat.com

ناشر جامعہ محمد بن اسماعیل البخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

کتاب نمبر
مکتبۃ الحرمین
2 ۔ آر بلاک ، جوہر ٹاؤن

گناہوں کو مٹانے والے اعمال

تالیف

محمد ارشد کمال

ناشر
جامعہ محمد بن اسمٰعیل البخاری
گندھیاں اوتاڑ، تحصیل پتوکی ضلع قصور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

©

ناشر ------ جامعہ محمد بن اسماعیل البخاری

اشاعت ------------- 2015ء

مطبع
مکتبہ اسلامیہ پرنٹنگ پریس لاہور
0300-8661763

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ

لاہور غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

فیصل آباد بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

Email: maktabaislamiapk@gmail.com, Visit on Facebook page: maktabaislamiapk

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

کتاب نمبر

- عرضِ ناشر 7
- مجھے بھی پڑھیے 9
- عرضِ مؤلف 12

فصل (۱)

گناهوں کی اقسام 15
- کبیرہ گناہ 15
- کبیرہ گناہوں کی نشانیاں 16
- کبیرہ گناہ کی اقسام 16
- کبیرہ گناہوں کا خاتمہ کیسے؟ 17
- توبہ کی شرائط 18
- صغیرہ گناہ 18

فصل (۲)

- اسلام 23
- اتباع رسول 24
- حالت اسلام میں بالوں کا سفید ہونا 25

فصل (۳)

وضو کا بیان 27
- مسنون وضو 35

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⊙ مسنون وضو کا طریقہ 37

فصل (۴)

نماز کا بیان 40

⊙ نماز پنجگانہ 41

⊙ سورہ فاتحہ کے بعد ''آمین'' کہنا 47

⊙ سمع اللہ لمن حمدہ کا جواب دینا 49

⊙ کثرتِ سجود 50

⊙ تحیۃ الوضو 53

⊙ نمازِ جمعہ 54

⊙ نمازِ تراویح 57

⊙ نمازِ تسبیح 59

⊙ صحیح نمازِ نبوی کا طریقہ 61

فصل (۵)

روزوں کا بیان 80

⊙ رمضان کے روزے 81

⊙ یومِ عرفہ کا روزہ 82

⊙ یومِ عاشوراء کا روزہ 83

فصل (۶)

حج وعمرہ کا بیان 85

⊙ حج 86

⊙ حجرِ اسود اور رکن یمانی کو چھونا 88

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◉ عمرہ 90

فصل (۷)

جہاد فی سبیل اللہ کا بیان 92

◉ شہادت 94

فصل (۸)

اذکار و دعاوں کا بیان 89

◉ تسبیح، تکبیر، تہلیل 98

◉ کفارہ مجلس کی دعا 105

◉ کھانا کھانے کے بعد اور نیا کپڑا پہننے کی دعا 107

فصل (۹)

توبہ و استغفار کا بیان 109

فصل (۱۰)

تکلیف پر صبر کرنے کا بیان 113

فصل (۱۱)

گناہ کے بعد نیکی کرنے کا بیان 121

فصل (۱۲)

کفارات کا بیان 125

◉ قسم کا کفارہ 125

◉ نذر کا کفارہ 126

◉ ظہار کا کفارہ 126

◉ حالت روزہ میں جماع کا کفارہ 126

◉ قتل خطا کا کفارہ 127

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام کو ناجائز تھپڑ مارنے کا کفارہ 127
حالت احرام میں شکار کرنے کا کفارہ 127
مسجد میں تھوکنے کا کفارہ 128
فصل (۱۳)
تقویٰ و پرہیزگاری کا بیان 129
کبیرہ گناہوں سے بچنا 131
فصل (۱۴)
صدقہ و خیرات کا بیان 132
زکوٰۃ 136
فصل (۱۵)
متفرقات 137
ہجرت 137
میت کے عیب چھپانا 137
جسے جرم کی سزا دنیا میں مل جائے 138

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب نمبر

عرض ناشر

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، اَمَّا بَعْدُ!

جس وقت میں پیدا ہوا تو آنکھوں کے نور سے محروم تھا، کافی علاج معالجے کے باوجود میری آنکھوں کی بینائی نہ لوٹ سکی۔ کچھ ہوش سنبھالنے پر مجھے قرآنِ مجید حفظ کرنے کے لیے جامعہ محمدیہ قدوسیہ کوٹ رادھا کشن میں داخل کروایا گیا۔ یہاں قیام کے دوران اللہ تعالیٰ نے مجھے سلفی عقیدے کی سمجھ عطا فرمائی اور میں اپنے گاؤں گندھیاں اوتاڑ ضلع قصور کا پہلا اہل حدیث فرد بنا اور یہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر بہت بڑا احسان ہے۔ اس کے بعد مجھے لاہور کی معروف دینی درس گاہ جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے متعلق معلوم ہوا تو میں وہاں چلا گیا۔ اس وقت تک بھی میں گاؤں کا اکیلا فرد ہی اہل حدیث تھا اور میں اللہ کریم سے دعائیں کیا کرتا تھا کہ یا اللہ! مجھے مخلص سلفی ساتھی عنایت فرما تا کہ تیری اس زمین پر بھی توحید وسنت کی دعوت کو عام کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے بہترین مخلص ساتھی عنایت کر دیے اور ہم نے مل جل کر جامع مسجد محمدی اہل حدیث و جامعہ محمد بن اسمٰعیل البخاری کے لیے جگہ خریدی اور اس پر عارضی سی مسجد بھی بنا دی۔[1] یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ میں نے جامعہ ابن تیمیہ سے سند فراغت حاصل کر کے قرآنِ مجید بھی حفظ کر لیا اور ملک پاکستان کے مایہ ناز استاذ القراء قاری محمد ادریس عاصم ﷾ سے علم تجوید وقراءت کی منزلیں بھی طے کر لیں۔ کچھ عرصہ استاذ القراء کے زیر شفقت تدریس کی سعادت مندی پانے کے بعد

---

[1] اب ماشاء اللہ مسجد اور مدرسہ تعمیری مراحل سے گزر کر پورے علاقے میں ایک مرکز کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے ضلع قصور کی معروف دینی درس گاہ دارالعلوم ضیاء السنہ راجہ جنگ میں مسند تدریس پر فائز کردیا گیا۔

اپنی اس مصروفیت کے باوجود میری یہ خواہش تھی کہ میں کسی مخلص ساتھی کو اپنے گاؤں کی مسجد کی ذمہ داری سونپ دوں کہ وہ یہاں دین اسلام کا کام کرے اور خالص توحید وسنت کی دعوت کو پھیلائے۔

بالآخر اللہ تعالیٰ نے احسان فرما کر محترم بھائی محمد ارشد کمال ﷾ جیسی یگانہ روزگار شخصیت کا ساتھ نصیب کردیا۔ یہ ہمارے قریبی گاؤں چک نمبر ۱۸ کے رہائشی ہیں اور ان کے دل میں دین حقہ کی اشاعت کی بے حد تڑپ موجود ہے۔

یہ بھائی مسجد محمدی اہل حدیث وجامعہ محمد بن اسمٰعیل البخاری میں عرصہ چھ سال خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں اور دن رات مسجد ومدرسہ کی ترقی کے لیے کوشاں رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔

یہ کتاب ''گناہوں کو مٹانے والے اعمال'' جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے، یہ محترم بھائی محمد ارشد کمال ﷾ کی پہلی علمی کاوش ہے۔ الحمد للہ یہ ایک جامع کتاب ہے جس میں موضوع کی مناسبت سے صحیح احادیث کو اکٹھا کردیا گیا ہے۔

اسے پڑھ کر ان شاء اللہ بہت سے لوگ فائدہ اٹھائیں گے اور اپنے گناہوں کی تلافی کی کوشش کریں گے۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو سند قبولیت عطا فرمائے اور اسے ہم سب کے لیے آخرت میں ذریعہ نجات بنادے۔ (آمین)

والسلام

قاری محمد ادریس ثاقب بن غیاث الدین
مدیر جامعہ محمد بن اسمٰعیل البخاری اہل حدیث
گندھیاں اوتاڑ، ضلع قصور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے بھی پڑھیے

گزشتہ چودہ صدیوں کے دوران مسلمانوں کے دلوں میں قرآن وحدیث کو جو بالادستی حاصل رہی، وہ مدارس اسلامیہ کی ہی مرہون منت ہے، کفر کی آندھی کے تندوتیز جھونکوں میں شمع اسلام کی ٹمٹماتی ہوئی لو کو بفضل الٰہی انہی قندیلوں نے گل ہونے سے بچایا ہے، الحاد و بے دینی کے تابڑتوڑ حملوں میں حق پرستی و دین داری کی دفاعی خدمت انہی قلعوں نے سرانجام دی ہے، فحاشی و عریانی کے سیلابی ریلوں کا رخ موڑنے کے لئے عفت و عصمت کے یہی بند کام آئے ہیں، جدت پرستوں کے مختلف اعتراضات وتنقید کے سبب حقائق کے اس سورج کو گرہن نہیں لگا، آج بھی قرآن وحدیث کے تحفظ کے حقیقی ذمہ دار یہی اسلامی ادارے ہیں۔

قحط الرجال کے اس دور میں گلشنوں کی آبیاری میں غفلت ہماری نئی پنیری کے لیے حد درجہ مہلک ثابت ہوسکتی ہے۔ **جامعہ محمد بن اسماعیل البخاری** رحمہ اللہ گندھیاں اوتاڑ ضلع قصور اسی چمن اسلام میں سر نکالنے والا ایک ننھا سا پودا ہے جس نے اپنے سفر کا آغاز 2005ء میں کیا جو اللہ کے فضل سے تھوڑے ہی عرصے میں ثمر آور درخت ہو گیا ہے۔ الحمدللہ علی ذٰلک

الحمدللہ اس وقت جامعہ ہذا میں علوم اسلامیہ، تحفیظ القرآن الکریم، ناظرۃ القرآن الکریم اور عصری علوم کے شعبہ جات کام کر رہے ہیں شعبہ حفظ میں 124 طلبہ زیر تعلیم ہیں جنہیں برعائیت قواعد تجوید قرآن کریم یاد کروایا جاتا ہے اب تک 85 طلبہ حفظ القرآن الکریم کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔

شعبہ کتب میں اس وقت تقریباً 101 طلبہ زیر تعلیم ہیں جو قرآن، حدیث، تحقیق، فقہ، صرف، نحو، سیرت، قرات اور دوسرے علوم کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور الحمدللہ اب تک چار کلاسیں صحیح البخاری کا درس حاصل کرنے کے بعد مختلف دینی اداروں اور آپ کے اس ادارے میں دین کی سربلندی کے لئے کوشاں ہیں۔

تمام طلبہ کے لئے عصری تعلیم کا اعلیٰ انتظام بھی موجود ہے۔ شعبہ حفظ کے طلباء کو مڈل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور شعبہ کتب کے طلبہ کو میٹرک تا بی اے تک کی مکمل اور بہترین تیاری کروائی جاتی ہے۔ نیز طلباء کی تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کیلئے غیر نصابی سرگرمیوں کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ خصوصاً ہفتہ وار بزم ادب کے انعقاد سے طلباء کے اذہان کو جلا ملتی ہے۔ مزید برآں طلباء کی دینی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے تا کہ وہ معاشرے کے اچھے افراد اور ملک کے مفید شہری ثابت ہو سکیں۔

ادارہ ہذا مروجہ ناقص طریقہ تعلیم کو ختم کر کے دور جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ ایک نئی علمی روایت قائم کرنے کا خواہاں ہے۔ لہذا یہ ایک مدرسہ ہی نہیں بلکہ مستقبل کی ایک عظیم یونیورسٹی بھی ہے۔ ان شاء اللہ

اساتذہ کسی ادارے کی ترقی کے ضامن ہوتے ہیں اللہ تعالی کے فضل وکرم سے جامعہ ہذا کو محنتی اور قابل اساتذہ کرام کی خدمات حاصل ہیں جو کہ اللہ تعالی کے فضل سے نحو و صرف اور دوسرے علوم میں نمایاں مقام رکھتے ہیں، نیز عصری تعلیم کے لئے بھی حکومت کی طرف سے ٹرینڈ اور تجربہ کار ٹیچرز تعینات ہیں۔ یوں جامعہ کے اساتذہ کی سترہ (17) افراد پر مشتمل یہ انمول ٹیم اپنی مثال آپ ہے۔

کسی بوٹے کی قدر و قیمت کا اندازہ صرف ماہر مالی ہی کر سکتا ہے۔ لہذا ہم وقتاً فوقتاً جید و محقق علماء کو بھی دعوت دیتے رہتے ہیں جو آ کر اس کی نگہبانی و ترقی کے حوالے سے مفید ہدایات بھی دیتے ہیں اس سلسلے میں ہمارے پاس ممتاز علمائے کرام مثلاً:

☆ مولانا عبد المالک مجاہد مینجنگ ڈائیریکٹر دار السلام، ☆ حافظ عبد العظیم اسد دار السلام لاہور، ☆ فضیلۃ الشیخ استاذ العلماء مولانا ارشاد الحق اثری، ☆ فضیلہ الشیخ استاذ العلماء حافظ مسعود عالم، ☆ فضیلۃ الشیخ عبد اللہ ناصر رحمانی آف کراچی، ☆ پروفیسر محمد یحی جلالپوری، ☆ پروفیسر حماد لکھوی، ☆ فضیلۃ الشیخ مولانا حافظ صلاح الدین یوسف، ☆ فضیلۃ الشیخ حافظ محمد شریف مدیر جامعہ تربیۃ الاسلامیہ فیصل آباد، ☆ شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف (مرحوم) جامعہ کمالیہ راجوال، ☆ فضیلۃ الشیخ مولانا حفیظ الرحمٰن لکھوی مدیر جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ لاہور، ☆ فضیلۃ الشیخ قاری المقری محمد ادریس العاصم مدیر مدرسۃ العالیہ تجوید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القرآن شیرانوالہ گیٹ لاہور، ☆ فضیلۃ الشیخ مولانا عبد الوحید ایڈیٹر ہفت روزہ الاعتصام لاہور، ☆ فضیلۃ الشیخ محمد حسین ظاہری اوکاڑہ، ☆ علامہ غلام مصطفی ظہیر امن پوری جہلم، ☆ فضیلۃ الشیخ عبدالوہاب روپڑی شیخ الحدیث جامعہ قدس لاہور، ☆ فضیلۃ الشیخ مولانا حافظ عبد الغفار روپڑی امیر جماعت اہلحدیث پاکستان ☆ فضیلۃ الشیخ قاری صہیب میر محمدی مہتمم ادارۃ الاصلاح بونگہ بلوچاں ☆ فضیلۃ الشیخ مولانا عتیق اللہ سلفی ستیانہ بنگلہ ☆ فضیلۃ الشیخ مولانا عبداللہ امجد چھتوی ☆ ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی کراچی، ☆ فضیلۃ الشیخ مولانا مبشر احمد ربانی مفتی جماعۃ الدعوۃ، ☆ شیخ الحدیث حافظ عبد الستار حسن امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع لیہ، ☆ حافظ ظفراللہ خاں صاحب مدیر سنابل ایجوکیشن کمپلیکس داد فتیانہ، ☆ پروفیسر ثناء اللہ خاں صاحب پونچھ روڈ لاہور، ☆ فضیلۃ الشیخ پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی چیئرمین وفاق المدارس السلفیۃ پاکستان ☆ شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن ضیاء اور دیگر علمائے کرام تشریف لا چکے ہیں۔

الحمدللہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہی ہے کہ طلباء کی روز بروز بڑھتی ہوئی تعداد کے سبب چند مرلوں پر مشتمل عمارت تنگی کا شکوہ کرنے لگی تھی اللہ تعالی نے اپنی خاص رحمت سے طلباء دین کیلئے ساڑھے پانچ ایکڑ اراضی کے بندوبست کی توفیق عطا فرمائی۔ جو الحمد للہ چھانگا مانگا رائیونڈ روڈ، قصبہ بھوئے آصل میں برلب سڑک خرید لی گئی تھی۔ تعمیراتی کام کا آغاز جنوری 2014ء کو ملک کے اکابر علماء کرام نے سنگ بنیاد رکھتے ہوئے کیا، جامعہ کی تعمیر کا کام جاری ہے الحمداللہ، جس کے لئے خطیر رقم کی ضرورت ہے لہٰذا مخیر احباب سے اپیل کی جاتی ہے کہ غلبہ اسلام کی اس خالص تحریک میں بڑھ چڑھ حصہ ڈالیں۔

والسلام

قاری محمد ادریس ثاقب

مدیر جامعہ محمد بن اسماعیل البخاری اہل حدیث

گندھیاں اوتاڑ ضلع قصور، پاکستان

0300-8014092 / 0345-4916386 / 049-4563195

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مؤلف

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، اَمَّا بَعْدُ!

انسان خواہ کتنا ہی بڑا اور اور کتنی ہی خوبیوں کا مالک کیوں نہ ہو، بہر صورت وہ گناہ سے بچ نہیں سکتا سوائے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے، کیوں کہ وہ معصوم ہیں، ان کے علاوہ کوئی بھی شخص معصوم نہیں ہے۔ انبیاء و رسل علیہم السلام اس لیے معصوم ہیں کہ وہ براہِ راست اللہ کی نگرانی میں ہوتے ہیں، اگر بشری تقاضوں کے تحت کوئی کمی کوتاہی ہو بھی جائے تو اللہ تعالیٰ انھیں فوراً مطلع کر دیتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کر لیتے ہیں۔ شیطان جو انسان کا کھلم کھلا دشمن ہے، انسان میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ لیکن اس اللہ ارحم الراحمین کا انسانوں پر کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنی آخری کتاب قرآنِ مجید میں اعلان فرما دیا:

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝﴾ [الزمر: ۵۳]

”آپ کہہ دیجیے: اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، بے شک اللہ سارے ہی گناہ معاف کر دیتا ہے کیوں کہ وہ غفور و رحیم ہے۔“

لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انسان **”لا تقنطوا“** کے سہارے گناہ کرتا چلا جائے بلکہ جو شخص چاہتا ہے کہ وہ جہنم کے عذاب سے بچے اور جنت میں چلا جائے تو اسے چاہیے کہ وہ گناہوں سے بچنے کی کوشش کرے اور ساتھ ساتھ ایسے اعمال بھی کرے جو انسان کو گناہوں کی میل کچیل سے پاک صاف کرتے رہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب کو لکھنے کا مقصد بھی دراصل یہی ہے کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو ان اعمال سے آگاہ کریں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ کیونکہ انسان جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ دھبہ لگ جاتا ہے، اگر گناہ سے باز آ جائے، توبہ واستغفار کر لے تو دھبہ مٹ جاتا ہے ورنہ وہ دھبہ برقرار رہتا ہے، پھر جب انسان دوبارہ گناہ کرتا ہے تو وہ دھبہ بڑھنا شروع ہو جاتا ہے حتی کہ گناہوں کی وجہ سے دل سیاہ ہو جاتا ہے اور پھر یہ کہ ایک گناہ دوسرے گناہ کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس طرح انسان گناہ کرتا چلا جاتا ہے اور اس کا سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے، لہٰذا وہ اچھائی اور برائی میں تمیز کھو بیٹھتا ہے اور یونہی موت کی دہلیز تک جا پہنچتا ہے۔

کتاب کا تعارف:

اس کتاب میں ان اعمال کو جمع کیا گیا ہے جن کے ذریعے گناہ مٹ جاتے ہیں۔ کتاب میں کل پندرہ فصلیں ہیں، پہلی فصل میں گناہوں کی اقسام اور ان کا تعارف کروایا گیا ہے، اس کے بعد تقریباً ہر فصل کے شروع میں فصل سے مطابقت رکھنے والی ایک آیت اور حدیث بیان کی گئی ہے تاکہ اس فصل میں بیان ہونے والے عمل کی اہمیت واضح ہو۔ زیادہ آیات اور احادیث اس لیے بیان نہیں کیں کہ کہیں کتاب ضخیم نہ ہو جائے۔ اس کے بعد اس فصل میں آنے والے اعمال سے مطابقت رکھنے والی احادیث نقل کی ہیں۔ دوسری فصل ''وضو کا بیان'' جس میں مسنون وضو کا طریقہ اور تیسری فصل ''نماز کا بیان'' اس میں نماز کا طریقہ بھی بیان کر دیا ہے، تاکہ قاری کو پتا چلے کہ مسنون وضو اور مسنون نماز ہی سے گناہ مٹتے ہیں۔ آخری فصل میں وہ متفرق اعمال ذکر کیے گئے ہیں جن کے متعلق زیادہ مواد نہیں مل سکا۔

کتاب میں احادیث کی صحت کا خاص خیال رکھا گیا ہے اس کے علاوہ ضروری مقامات پر وضاحت بھی کر دی گئی ہے۔

میں اپنے ان تمام بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے اس کتاب میں میرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ کسی بھی طریقے سے تعاون کیا، خصوصاً محترم قاری محمد ادریس ثاقب، رئیس احمد شاکر، عبدالعزیز زرگر، وغیرہ کا۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ میرے اور میرے والدین کے علاوہ میرے تمام اساتذہ خصوصاً استاد محترم الشیخ عبدالرشید راشد ﷫ کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں اور میرے شیخ حافظ محمد ابراہیم سلفی ﷫ کو بھی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں جنھیں ۱۲ ستمبر ۲۰۰۴ء کی علی الصبح کسی بدبخت، شقی القلب، دشمن اسلام نے گولیاں مار کر شہید کر دیا۔ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کے درجات کو بلند فرمائے۔ (آمین)

اب چین سے رہیں بے درد زمانے والے
سو گئے خواب غفلت سے لوگوں کو جگانے والے
اک اک کر کے بجھے جاتے ہیں ماضی کے چراغ
اک ہم ہی رہ گئے ہیں آنسو بہانے والے

اللهم اغفر لجميع المؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات ۔

میں اپنے پیارے اور محسن بھائی عبدالجبار گجر آف ٹاؤن شپ لاہور، کا بھی شکر گزار ہوں جنھوں نے اس مقام تک پہنچنے میں میری مدد کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میرے پیارے بھائی کی عمر دراز فرمائے، انھیں دنیا و آخرت میں خوش رکھے، ان کے والدین سے درگزر فرمائے۔ (آمین)

والسلام
محمد ارشد کمال بن شیر محمد گجر عفی اللہ عنہما

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فصل:(۱)

گناہوں کی اقسام

اللہ تعالیٰ نے دین کے احکام وقوانین اس لیے نازل فرمائے ہیں تاکہ ان کی پابندی کی جائے اور ان سے بال برابر بھی ادھر ادھر نہ ہوا جائے، انسان بہرحال کمزوریوں، کوتاہیوں اور لغزشوں کا مجموعہ ہے۔ اس لیے اس سے بھول چوک، غلطی یا نادانی ہو ہی جاتی ہے نتیجتاً وہ صراطِ مستقیم سے بھٹک جاتا ہے۔ اسی غلطی اور نادانی کا نام گناہ ہے۔

اگر یہ غلطی معمولی نوعیت کی ہو تو اسے صغیرہ گناہ کہتے ہیں اور اگر غیر معمولی اور اہم قسم کی ہو مثلاً کسی کی حق تلفی (حقوق اللہ ہوں یا حقوق العباد)، خدائی احکام کی نافرمانی یا ان تعلقات کو توڑنے یا خراب کرنے کی شکل میں ہوں جن پر انسانی زندگی کا امن اور قرار منحصر ہے تو اسے کبیرہ گناہ کہتے ہیں۔[1]

اس مختصری وضاحت سے معلوم ہوا کہ گناہ دو طرح کے ہوتے ہیں:

(۱)......کبیرہ گناہ:

حافظ شمس الدین الذہبی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

والذی یتجه ویقوم علیه الدلیل ان من ارتکب شیئا من هذه العظائم مما فیه حد فی الدنیا کالقتل والزنا والسرقة، او جاء فیه وعید فی الاخرة من عذاب او غضب او تهدید او لعن فاعله لسان نبینا محمد ﷺ فانه کبیرة[2]

''راجح بات یہ ہے کہ جس گناہ پر دنیا میں کوئی حد مقرر ہو جیسے قتل، زنا اور چوری

---

[1] دیکھیے: کبیرہ گناہوں کی حقیقت، ص:۱۳ [2] کتاب الکبائر، ص:۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا ہے یا جس کے متعلق آخرت میں عذاب، غصہ، جھڑک وغیرہ کی وعید ہو یا جس کا کرنے والا نبی ﷺ کی زبان اطہر سے ملعون گردانا گیا ہو تو بلاشبہ وہ کبیرہ گناہ ہوگا۔"

کبیرہ گناہ کی نشانیاں:

کبیرہ گناہ کی کئی نشانیاں ہیں، مثلاً:

- ......جس گناہ کے کرنے والے پر کتاب وسنت میں کوئی حد یا تعزیر مقرر کی گئی ہو۔
- ......اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ ﷺ نے اس پر لعنت کی ہو۔
- ......اس گناہ کے کرنے والے پر اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ ﷺ کے غصے اور غضب کا اعلان کیا گیا ہو۔
- ......گناہ کرنے والے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یا رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بیزاری کا اعلان ہو۔
- ......کتاب وسنت میں اسے واضح الفاظ میں خارج از ملت یا فاسق وفاجر قرار دیا گیا ہو۔
- ......جسے کتاب وسنت کی نص میں حرام قرار دیا گیا ہو۔
- ......جب کسی صغیرہ گناہ کو بار بار کیا جائے تو وہ بھی کبیرہ ہی کے زمرے میں آ جاتا ہے۔
- ......جن غلطیوں کی برائی ان گناہوں کی برائیوں کے برابر یا زیادہ ہو جنہیں حدیث میں کبیرہ گناہ کہا گیا ہے تو وہ غلطیاں بھی کبیرہ ہی میں شمار ہوں گی، مثلاً اگر کسی نے قرآنِ مجید جان بوجھ کر گندگی میں پھینک دیا تو وہ بھی کبیرہ ہی کا مرتکب ہوا حالانکہ شرع نے اس فعل کو کبیرہ نہیں کہا۔ وغیرہ وغیرہ

کبیرہ گناہ کی اقسام:

کبیرہ گناہوں کی بھی دو قسمیں ہیں:

١......کبائر (بڑے)

٢......اکبر الکبائر (سب سے بڑے)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ شمس الدین الذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ولا بد من تسلیم ان بعض الکبائر اکبر من بعض۔[1]

''اور یہ لازمی طور پر تسلیم کرنا پڑے گا کہ بعض کبیرہ گناہ اکبر الکبائر بھی ہیں۔''

اب سوال یہ ہے کہ کبائر اور اکبر الکبائر کی پہچان کیسے ہوگی؟ اس سوال کے جواب کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ بعض گناہ ہوتے تو کبیرہ ہیں مگر موقع محل کے لحاظ سے ان میں مزید شدت آ جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ کبائر سے نکل کر اکبر الکبائر بن جاتے ہیں۔ مثلاً:

- کسی کی حق تلفی کبیرہ گناہ ہے مگر جب یہی حق تلفی اللہ تعالیٰ کی ہو (جیسے شرک) یا والدین کی ہو (جیسے نافرمانی) تو یہی گناہ اکبر الکبائر بن جاتا ہے۔
- زنا کرنا کبیرہ گناہ ہے مگر جب یہی زنا ماں، بہن، بیٹی یا دیگر محرمات میں سے کسی کے ساتھ کیا جائے تو یہ اکبر الکبائر بن جائے گا۔
- لوگوں کا مال ناجائز طریقے سے کھانا کبیرہ گناہ ہے لیکن یتیم کا مال ناجائز طریقے سے کھانا اکبر الکبائر ہے۔
- عام عورتوں پر تہمت لگانا کبیرہ گناہ ہے مگر بھولی بھالی پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا اکبر الکبائر ہے۔

ہم نے یہ چند مثالیں بیان کی ہیں، باقی اکبر الکبائر کی بھی یہی صورتحال ہوتی ہے۔

کبیرہ گناہوں کا خاتمہ کیسے؟

گناہ کبیرہ ہو یا اکبر الکبائر ان کے مٹانے کا واحد ذریعہ توبہ و استغفار ہے، اس کے بغیر یہ گناہ ہرگز معاف نہیں ہوں گے، ہاں اگر کسی پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہو تو یہ الگ بات ہے۔

---

[1] کتاب الکبائر، ص:۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توبہ کی شرائط:

یہاں توبہ کی شرائط کا بیان کرنا بھی فائدے سے خالی نہیں، سلف صالحین نے جو توبہ کی شرائط بیان کی ہیں وہ یہ ہیں:

① ...... بندہ جس گناہ کا مرتکب ہوا سے چھوڑ دے۔

② ...... اس گناہ پر ندامت کا اظہار کرے۔

③ ...... پختہ ارادہ کرے کہ آئندہ یہ گناہ نہیں کروں گا۔

④ ...... اس گناہ کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے۔

یادر ہے کہ یہ شرطیں اس گناہ کی ہیں جس کا تعلق حقوق اللہ سے ہے لیکن اگر اس کا تعلق حقوق العباد سے ہے تو اس کے لیے مزید ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ صاحب حق کا حق ادا کرے، اگر اس کا مال یا کسی قسم کی کوئی اور چیز ناجائز طریقے سے لی ہے تو اسے واپس کرے یا کسی دوسرے جائز ذریعے سے اسے راضی کرلے۔

صغیرہ گناہ

گناہوں کی دوسری قسم صغائر کی ہے جیسا کہ آپ گزشتہ سطور میں پڑھ آئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو گناہ کبیرہ نہیں وہ صغیرہ ہی ہیں۔

صغائر کے متعلق اللہ تعالیٰ کا کھلا اعلان ہے:

﴿ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴾ [النساء: ٣١]

”اگر تم بڑے گناہوں سے بچتے رہے جن سے تم منع کیے گئے ہو تو ہم تم سے تمہاری برائیاں مٹا دیں گے اور تمھیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔“

اسی طرح ایک دوسری جگہ فرمایا:

﴿ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ ﴾ [النجم: ٣٢]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''وہ لوگ جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں مگر چھوٹے گناہ (ان سے ہوجاتے ہیں) بے شک تیرا رب بہت کشادہ مغفرت والا ہے۔''

معلوم ہوا کہ جو انسان کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کے صغیرہ گناہ معاف فرمادے گا۔ اس کے علاوہ بھی صغیرہ گناہوں کے مٹانے کے لیے کئی ایک طریقے ہیں جو آپ اس کتاب میں ملاحظہ کریں گے۔ ان شاء اللہ

آخر میں یاد رہے کہ کبائر میں بعض گناہ ایسے بھی ہیں جو انسان کے کسی بھی نیک عمل کو بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں ہونے دیتے، لہٰذا ان سے بچنا بھی از حد ضروری ہے، مثلاً:

شرک:

یہ انتہائی ہلاکت انگیز اور ایمان لیوا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام کے دسویں رکوع میں اٹھارہ پیغمبروں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

﴿ وَ لَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ [الانعام: ۸۸]

''(فرض کیا) اگر وہ (انبیاء) بھی شرک کرتے تو ضرور ان کے وہ اعمال برباد ہوجاتے جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔''

اسی طرح سورہ الزمر میں نبی ﷺ سے مخاطب ہوکر فرمایا:

﴿ وَ لَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَ اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾ [الزمر: ٦٥]

''اور یقیناً آپ کی طرف اور آپ سے پہلے (انبیاء) کی طرف وحی کی گئی ہے کہ اگر آپ نے شرک کیا تو بلاشبہ آپ کا عمل برباد ہوجائے گا اور آپ ضرور خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوجائیں گے۔''

سنت کی مخالفت:

جو کام رسول اللہ ﷺ کی سنت کو چھوڑ کر کسی غیر کے ایجاد کردہ طریقے کے مطابق کیا جائے وہ بھی عند اللہ غیر مقبول ہے۔ جو لوگ سنت کی مخالفت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انھیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خبردار کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝﴾ [النور: ٦٣]

''جو لوگ اس (رسول اللہ ﷺ) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انھیں اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ کہیں انھیں کوئی مصیبت نہ آن پڑے یا انھیں کوئی دردناک عذاب نہ آ پکڑے۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''تین آدمی نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس آئے اور ان سے نبی ﷺ کی عبادت کے متعلق پوچھا، جب انھیں (آپ ﷺ کی) عبادت بتلائی گئی تو گویا انھوں نے اسے کم سمجھا اور کہنے لگے: ہمارا اور رسول اللہ ﷺ کا کیا مقابلہ؟ آپ ﷺ کے تو اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے گئے ہیں (اس لیے ہمیں زیادہ عبادت کرنی چاہیے۔) چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا: میں تو ساری رات نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ روزے رکھوں گا، کبھی روزے کا ناغہ نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے الگ رہوں گا کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ (رسول اللہ ﷺ کو جب یہ باتیں پہنچی تو) آپ ان کے پاس آئے اور ان سے پوچھا: ''کیا تم نے اس طرح کہا ہے؟ خبردار! اللہ کی قسم! میں تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور اللہ کا سب سے زیادہ خوف رکھنے والا ہوں۔ لیکن میں روزے رکھتا بھی ہوں اور ناغے بھی کرتا ہوں، (رات) کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں، (یہ سب میری سنتیں ہیں) جس نے میری سنت سے اعراض کیا تو وہ مجھ سے نہیں (یعنی میرے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔''[1]

---

[1] بخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح، رقم: ٥٠٦٣

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریاکاری:

ریاکاری کا دوسرا نام شرک اصغر ہے۔ ریاکاری کی مثال بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾ [البقرة: ٢٦٤]

''پس اس (ریاکاری) کی مثال ایسے ہی ہے جیسے پتھر کی چٹان پر (تھوڑی سی) مٹی ہو، پھر اس پر زوردار بارش برسی، پھر اس نے اس (پتھر) کو (مٹی سے) بالکل صاف کر دیا۔ جو انھوں نے کمایا اس پر وہ کچھ بھی قدرت نہیں رکھتے اور اللہ تعالیٰ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

یعنی جس طرح زور کی بارش پتھر پر پڑی ہوئی مٹی کو بہا لے جاتی ہے ایسے ہی ریاکاری بھی انسان کے نیک اعمال کو بہا لے جاتی ہے۔

سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک مجھے تمھارے متعلق جس چیز کا سب سے زیادہ ڈر ہے وہ شرک اصغر ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! شرک اصغر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ریاکاری، قیامت کے دن جب لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ (ریاکار) لوگوں سے فرمائے گا: جاؤ، ان کی طرف چلے جاؤ جنھیں تم دنیا میں اپنے اعمال دکھلایا کرتے تھے، پھر دیکھو کہ کیا تمھیں ان کے پاس کوئی بدلہ ملتا ہے؟۔''[1]

حرام کھانا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ: {يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا

---

[1] مسند أحمد: ٥/ ٤٢٨ وسنده حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴾ وَقَالَ: ﴿ يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَكُمْ ﴾ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَآءِ يَا رَبِّ ! يَا رَبِّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ))[1]

''اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ (خود) بھی پاک ہے اور پاک چیزوں ہی کو پسند فرماتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے جو حکم اپنے رسولوں کو دیا وہی حکم ایمان والوں کو دیا، (رسولوں کو) فرمایا: اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو بے شک جو تم کرتے ہو مجھے اچھی طرح اس کا علم ہے (المومنون: ۵۱) اور (مومنوں کو) فرمایا: اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزیں کھاؤ (البقرة: ۱۷۲) اور پھر آپ ﷺ نے ایسے آدمی کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے اور گرد وغبار میں اٹا ہوا پراگندہ حال ہے اور ایسے حال میں (جو دعا کی قبولیت کے لیے نہایت مناسب ہے) آسمان کی طرف ہاتھ اٹھاتا ہے (دعا کرتے ہوئے کہتا ہے) اے میرے رب! اے میرے رب! لیکن اس کا کھانا حرام کا ہے پینا حرام کا ہے، لباس بھی حرام کا ہے اور حرام ہی سے وہ پلا ہوا ہے تو پھر ایسے آدمی کی دعا کیوں کر قبول ہو؟''

اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام گناہوں سے محفوظ فرمائے۔ (آمین) ☆

---

[1] مسلم، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقة من الکسب وتربیتها، رقم: ۲۳٤٦

☆ اس سلسلے میں راقم کی تالیف ''نیکیوں کو برباد کرنے والے اعمال'' طبع مکتبہ اسلامیہ لاہور، کا مطالعہ از حد مفید ہے، اہل ذوق ضرور مطالعہ فرمائیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل: (۲)

اسلام

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ﴾ [آل عمران: ۱۹]

"بلاشبہ اللہ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے۔"

اسلام وہی دین ہے جس کی دعوت وتعلیم ہر پیغمبر اپنے اپنے دور میں دیتے رہے ہیں اور اب اس کی کامل شکل وہ ہے جو نبی آخر الزماں سیدنا محمد ﷺ نے دنیا کے سامنے پیش کی ہے جس میں توحید و رسالت اور آخرت پر اس طرح یقین و ایمان رکھنا جس طرح آپ ﷺ نے بتلایا ہے، بھی شامل ہے۔ دین اسلام یہ ہے کہ ایک اللہ پر ایمان رکھا جائے اور صرف اسی کی عبادت کی جائے۔ عبادت کے لیے وہی طریقہ اپنایا جائے جو نبی کریم ﷺ نے ہمیں دیا ہے اور آپ ﷺ سمیت تمام انبیاء پر ایمان لایا جائے۔ نبی کی ذات اطہر پر رسالت کا خاتمہ تسلیم کیا جائے اور ایمانیات کے ساتھ ساتھ وہ عقائد و اعمال اختیار کیے جائیں جو قرآنِ کریم یا حدیث رسول میں بیان کیے گئے ہیں۔ اس کا نام دین اسلام ہے اور یہی دین اللہ کے ہاں پسندیدہ ہے، اس کے سوا کوئی اور دین عنداللہ قابل قبول نہیں۔

یہی وہ دین ہے جسے قبول کرنے سے انسان کے پہلے چھوٹے بڑے، صغیرہ کبیرہ گناہوں پر معافی کا قلم پھیر دیا جاتا ہے اور پھر یہی نہیں بلکہ ان گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیا جاتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ ﴾ [الفرقان: ۷۰]

"مگر جن لوگوں نے توبہ کر لی اور ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں میں بدل دیتا ہے اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث (۱):

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلِاُبَايِعُكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ قَالَ: فَقَبَضْتُ يَدِيَ، قَالَ: ((مَالَكَ يَا عَمْرُو؟)) قَالَ: قُلْتُ: فَاَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ، قَالَ: ((تَشْتَرِطُ بِمَاذَا؟)) قُلْتُ: اَنْ يَغْفِرَلِيْ، قَالَ: ((اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو! اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ...... .))①

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اپنا دایاں ہاتھ آگے کیجیے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں۔ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے کیا تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ نبی ﷺ نے پوچھا: "اے عمرو! کیا ہوا؟" میں نے کہا: ایک شرط رکھنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا: "کون سی شرط رکھنا چاہتے ہو؟" میں نے کہا: (گناہوں کی) مغفرت کی۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: "اے عمرو! کیا تجھے معلوم نہیں کہ اسلام پچھلے سارے گناہ مٹا دیتا ہے۔"

اس حدیث مبارکہ سے پتا چلا کہ اسلام لانے کی برکت سے اللہ تعالیٰ ماضی کے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

❑ اتباع رسول

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○﴾ [آل عمران: ۳۱]

"آپ (ﷺ) فرما دیجیے! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔"

---

① مسلم، کتاب الایمان، باب کون الاسلام یهدم ما کان قبله، رقم:۳۲۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❑ کتاب وسنت پر ایمان لانا

﴿ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ اَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝ ﴾ [محمد : ٢]

''اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور جو کچھ محمد (ﷺ) پر نازل گیا ہے اس پر ایمان لائے اور وہی ان کے پروردگار کی طرف سے حق ہے' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی برائیاں دور کر دیں اور ان کا حال درست کر دیا۔''

((بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ)) سے مراد کتاب اللہ اور حدیث رسول ہے' کیوں کہ یہ دونوں چیزیں منزل من اللہ ہیں' ان دونوں میں سے کسی ایک کے انکار پر کفر لازم آتا ہے۔ اس لیے ایمان کا تقاضا ہے کہ کتاب وسنت دونوں پر ایمان لایا جائے' جو شخص ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دے گا اور حالات کو درست کر دے گا۔

❑ حالت اسلام میں بالوں کا سفید ہونا

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَنْتِفُوا الشَّيْبَ مَامِنْ مُسْلِمٍ يَشِيْبُ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَ فِيْ لَفْظٍ ((إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً))[1]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفید بالوں کو نہ اکھیڑو' جو کوئی مسلمان اسلام کی حالت میں بوڑھا ہوا تو قیامت کے دن اس کے لیے ایک نور ہوگا۔'' ایک روایت میں ہے: ''اللہ اس کے (ہر بال کے بدلے) ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے۔''

---

① ابوداود' کتاب الترجل' باب نتف الشيب، رقم: ٤٢٠٢ قال الباني: حسن صحيح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے پتا چلا ہے کہ بڑھاپے میں (بندہ مسلم) کے جب بال سفید ہو جاتے ہیں، داڑھی کے ہوں یا سر کے اور وہ انھیں اکھیڑے نہ، تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کے نامۂ اعمال میں ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ مٹاتا ہے اور اس (بزرگ مسلم) کو روز قیامت اللہ کی جناب سے ایک نور بھی ملے گا، لہٰذا بندے کو چاہیے کہ وہ اپنی عمر کے اس آخری حصے میں اپنی خالق و مالک کی عبادت میں غفلت نہ برتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل:(۳)

وضو کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ﴾ [المائدة : ٦]

''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے چہرے اور ہاتھ کہنیوں تک دھولو اور سر کا مسح کرو اور پاؤں ٹخنوں تک دھولو۔''

وضو کی اہمیت کا اندازہ آپ اس حدیث سے بھی لگا سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ))[1]

''جو شخص بے وضو ہو جائے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ (دوبارہ) وضو نہ کرے۔''

وضو کا طریقہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو بتایا ہے' لہٰذا جو بھی مسلمان آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اچھی طرح وضو کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کردے گا۔

---

[1] بخاری' کتاب الوضو' باب لاتقبل صلاة بغير طهور، رقم: ١٣٥

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسنون وضو

حدیث(۱):

عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰی عُثْمَانَ قَالَ: اَتَیْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ نَاسًا یَتَحَدَّثُوْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَحَادِیْثَ لَا اَدْرِیْ مَا هِیَ اِلَّا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ هٰکَذَا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَکَانَتْ صَلٰوتُهٗ وَمَشْیُهٗ اِلَی الْمَسْجِدِ نَافِلَةً))(1)

جناب حمران مولیٰ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس وضو کا پانی لے کر آیا آپ نے وضو کیا پھر فرمایا: بعض لوگ رسول اللہ ﷺ سے ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جنھیں میں نہیں جانتا سوائے اس کے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے وضو کیا جس طرح کہ میں نے وضو کیا ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس طرح وضو کرے گا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے' اسے نماز اور مسجد جانے کا الگ ثواب ہوگا۔''

حدیث(۲):

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ۔ اَوِالْمُؤْمِنُ۔ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ کُلُّ خَطِیْئَةٍ نَظَرَ اِلَیْهَا بِعَیْنَیْهِ مَعَ الْمَآءِ۔ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ۔ فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْهِ خَرَجَ مِنْ یَدَیْهِ کُلُّ خَطِیْئَةٍ کَانَ بَطَشَتْهَا یَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ۔ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ۔ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَیْهِ خَرَجَتْ کُلُّ خَطِیْئَةٍ مَشَتْهَا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ۵٤٤

رِجْلَاہُ مَعَ الْمَآءِ۔ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ۔ حتیٰ یَخْرُجَ نِقِیًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ)) [1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مسلمان بندہ یا مومن (راوی کو شک ہے) وضو کرتا ہے اور منہ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے (گرنے کے) ساتھ اس کے منہ سے وہ سب گناہ نکل جاتے ہیں جو اس نے اپنی آنکھوں سے کیے تھے، پھر جب ہاتھ دھوتا ہے تو وہ سارے گناہ جو اس نے ہاتھوں سے کیے تھے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو وہ سارے گناہ جو اس نے پاؤں سے چل کر کیے تھے، پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک وصاف ہو کر نکلتا ہے۔''

سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہتھیلیاں دھونا، کلی کرنا، ناک کی صفائی کرنا، کہنیاں دھونا اور سر کے مسح کا بھی ذکر ہے۔ [2]

حدیث (۳):

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَاہُ مِنْ جَسَدِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِہٖ)) [3]

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اچھے طریقے وضو سے کیا تو اس کے جسم سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں حتی کہ اس

---

① مسلم، کتاب الطھارۃ، باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء، رقم: ۵۷۷
② سنن نسائی، کتاب الطھارۃ، باب ثواب من توضأ کما امر، رقم: ۱۴۷
قال الالبانی: صحیح
③ مسلم، کتاب الطھارۃ، باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء، رقم: ۵۷۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔''

اچھے طریقے سے وضو کرنے کا مطلب یہ ہے کہ سنت کے مطابق وضو کیا جائے اور وضو میں اسراف اور حد سے تجاوز نہ ہو' ہر عضو کو زیادہ سے زیادہ تین مرتبہ اور کم از کم ایک مرتبہ اچھی طرح دھویا جائے' پانی کا ضرورت سے زائد استعمال نہ ہو اور اعضائے وضو کی کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

حدیث (۴):

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَایَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا وَ یَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟)) قَالُوْا: بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِهِ وَ کَثْرَةُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ وَ انْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ)) ①

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ کام نہ بتاؤں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''مشقت (یعنی سخت سردی یا بیماری وغیرہ) کے باوجود مکمل وضو کرنا' کثرت سے مساجد کی طرف چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' پس یہی رباط ہے۔''

رباط کا مطلب ہے سرحد یا محاذ جنگ پر پہرا دینا اور دن رات دشمن پر نگاہ رکھنا تاکہ دشمن کو اندر آنے یا حملہ کرنے کا موقع ہی نہ ملے۔ مشقت کے باوجود مکمل وضو کرنا' مساجد کی طرف زیادہ چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' اسے رباط اسی لیے کہا گیا ہے کہ اس طرح ایک مسلمان اپنے نفس کو مسلسل اللہ کی اطاعت و عبادت پر لگائے رکھتا ہے تاکہ شیطان اس کے نفس پر غالب نہ آسکے۔

---

① مسلم' کتاب الطھارۃ' باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ، رقم: ۵۸۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حدیث (۵):

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَطَهَّرَ فِیْ بَیْتِهٖ ثُمَّ مَشٰی اِلٰی بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ لِیَقْضِیَ فَرِیضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَتْ خُطُوَتَاهُ اِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِیْئَةً وَالْاُخْرٰی تَرْفَعُ دَرَجَةً))[1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے گھر میں اچھی طرح وضو کیا پھر وہ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر (مسجد) میں گیا تاکہ وہ اللہ کے فرائض میں سے کوئی فریضہ (نماز) ادا کرے تو اس کے قدم اس طرح (شمار) ہوں گے کہ ایک قدم گناہ مٹائے گا اور دوسرا قدم درجہ بلند کرے گا۔''

حدیث (۶):

سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلَاةُ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰی صَلَاتِهٖ فِیْ بَیْتِهٖ وَ فِیْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ ضِعْفًا وَذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ لَا یُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ یَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةٌ فَاِذَا صَلّٰی لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّیْ عَلَیْهِ مَادَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، وَلَا یَزَالُ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلَاةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلَاةَ))[2]

(ابو صالح کہتے ہیں) میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اپنے گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس ۲۵ گنا زیادہ (اجر و ثواب کا باعث) ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جب آدمی وضو کرتا ہے اور اچھے طریقے سے وضو کرتا ہے پھر مسجد کی طرف

---

[1] مسلم، کتاب المساجد، باب المشی الی الصلاۃ تمحی بہ ......، رقم: ۱۵۲۱ [2] بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلوۃ الجماعۃ، رقم: ٦٤٧

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے اور مسجد کی طرف جانے سے اس کا مقصد صرف اور صرف نماز ہی کا ہو تو وہ جو بھی قدم اٹھائے گا اس کے ذریعے اس کا ایک درجہ بلند ہو گا اور ایک گناہ معاف ہو گا پھر جب نماز پڑھ لیتا ہے تو جب تک باوضو اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہے گا فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہیں گے' وہ (فرشتے) کہتے ہیں: ''اے اللہ! اس پر (رحمت) نازل فرما' اے اللہ! اس پر مہربان ہو جا'' اور جب تک وہ نماز کا انتظار کرتا ہے وہ برابر نماز ہی میں رہتا ہے۔''

حدیث (۷):

عَنْ مُعَاذِ جَبَلٍ قَالَ: احْتَبَسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَا اٰی عَيْنَ الشَّمْسِ، فَخَرَجَ سَرِيْعًا، فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وتَجَوَّزَ فِیْ صَلَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ، فَقَالَ لَنَا: ((عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا اَنْتُمْ)) ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا، ثُمَّ قَالَ: ((اَمَا اِنِّیْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِیْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ، اِنِّیْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ، فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِیْ، فَنَعَسْتُ فِیْ صَلَاتِیْ حَتَّى اسْتَثْقَلْتُ، فَاِذَا اَنَا بِرَبِّیْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّ! قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى؟ قُلْتُ: لَا اَدْرِیْ)) قَالَهَا ثَلَاثًا، قَالَ: ((فَرَاَيْتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَیَّ حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَیَّ، فَتَجَلّٰى لِیْ كُلُّ شَیْءٍ وَعَرَفْتُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّ! قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى؟ قُلْتُ فِی الْكَفَّارَاتِ، قَالَ: مَاهُنَّ؟ قُلْتُ: مَشْیُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَالْجُلُوْسُ فِی الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ، وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِيْنَ الْكَرِيْهَاتِ، قَالَ: ثُمَّ فِيْمَ؟ قُلْتُ: فِی الدَّرَجَاتِ قَالَ: وَمَاهُنَّ؟ قُلْتُ: اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِيْنُ الْكَلَامِ وَالصَّلٰوةُ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، قَالَ:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَلْ)) قَالَ: ((قُلْتُ: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْکَرَاتِ، وَ حُبَّ الْمَسَاکِیْنِ، وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمْنِیْ، وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ، وَاَسْأَلُکَ حُبَّکَ، وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّکَ)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّھَا حَقٌّ فَادْرُسُوْھَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْھَا))[1]

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز فجر پڑھانے کے لیے تشریف نہ لائے، قریب تھا کہ ہم سورج کے طلوع ہونے کا مشاہدہ کر لیتے، پھر آپ بہت تیزی سے تشریف لائے، چنانچہ نماز کے لیے اقامت کہی گئی، رسول اللہ ﷺ نے اختصار کے ساتھ نماز پڑھائی، پس جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو با آواز بلند فرمایا: ''اپنی جگہوں پر ایسے ہی بیٹھے رہو۔'' پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''میں ابھی تمہیں بتاتا ہوں کہ میں تمہیں نماز پڑھانے کے لیے کیوں نہیں آیا، میں رات کو بیدار ہوا، وضو کیا اور جس قدر مقدر میں تھا میں نے نماز پڑھی، مجھے نماز میں اونگھ آنے لگی حتیٰ کہ وہ مجھ پر غالب آ گئی، تب میں نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو (خواب میں) بہترین صورت میں دیکھا چنانچہ اس نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کیا، میرے رب! حاضر ہوں، فرمایا: فرشتے کس چیز کے بارے میں بحث و مباحثہ کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا۔'' تین مرتبہ ایسے فرمایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اسے دیکھا کہ اس نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کی انگلیوں کے پوروں کی ٹھنڈک اپنے قلب وصدر میں محسوس کی، اور میرے سامنے ہر چیز واضح ہو گئی اور میں نے پہچان لی، پھر رب تعالیٰ نے فرمایا: محمد! میں نے عرض کیا! میرے رب!

---

[1] احمد: ٥/ ٢٤٣؛ ترمذی، رقم: ٣٢٣٥، مشکاة المصابیح، رقم: ٦٤٨ واللفظ له، قال شیخنا زبیر علی زئی: اسناده حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حاضر ہوں، فرمایا: مقرب فرشتے کس چیز کے بارے میں بحث ومباحثہ کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا، گناہ مٹانے والے اعمال کے بارے میں۔ فرمایا: وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: باجماعت نماز پڑھنے کے لیے چل کر جانا، نماز کے بعد مساجد میں بیٹھے رہنا، ناگواری کے باوجود اچھی طرح مکمل وضو کرنا، فرمایا: پھر وہ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: درجات کے بارے میں۔ فرمایا: وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: کھانا کھلانا، نرمی سے بات کرنا اور جب لوگ سو رہے ہوں نماز (تہجد) پڑھنا۔ فرمایا: کچھ مانگ لیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے عرض کیا: اے اللہ! تجھ سے نیک اعمال بجالانے، برے کام چھوڑ دینے اور مساکین سے محبت کرنے کی توفیق مانگتا ہوں، اور یہ کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، اور جب تو کسی قوم کو فتنے سے دوچار کرنا چاہے تو مجھے اس میں مبتلا کیے بغیر فوت کر دینا، میں تجھ سے، تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور ایسے عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ (خواب) حق ہے، پس اسے یاد کرو اور پھر اسے دوسروں کو بتاؤ۔''

حدیث (۸):

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰى إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ أَوْمَعَ الْجَمَاعَةِ أَوْفِي الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوْبَهُ))[1]

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے وضو کیا اور اچھی طرح نماز کے لیے وضو کیا پھر فرض نماز

---

[1] مسلم، کتاب الطهارة، باب فضل الوضو......، رقم: ٥٤٩۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(پڑھنے) کے لیے چلا پس اس نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی، یا (فرمایا) جماعت کے ساتھ یا مسجد میں (نماز پڑھی) اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔''

ان جملہ احادیث میں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کتنی وضاحت سے یہ فرمایا گیا ہے کہ جو شخص نماز کے لیے اچھی طرح وضو کرتا ہے اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ اچھی طرح سے مراد یہی ہے کہ وضو سنت کے مطابق کیا جائے۔ لہٰذا آیئے ملاحظہ فرمایے کہ وضو کا مسنون طریقہ کیا ہے۔

مسنون وضو کا طریقہ

وضو کے شروع میں بسم اللّٰہ پڑھنی چاہیے' کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

''بسم اللّٰہ پڑھ کر وضو کرو۔''[1]

- اگر بسم اللہ بھول گیا اور وضو کے دوران یاد آئی تو اسی وقت پڑھ لیں، وضو دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں کیوں کہ بھول معاف ہے۔
- رسول اللہ ﷺ جوتی پہننے' کنگھی کرنے' طہارت کرنے اور غرض تمام کاموں میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔[2]
- آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئے۔[3]
- آپ ﷺ نے فرمایا: ''وضو مکمل کرو اور ہاتھوں کو دھوتے وقت ہاتھوں کی انگلیوں کے درمیان خلال کرو اور اگر تم روزے دار نہیں تو ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرو۔''[4]

---

① نسائی' کتاب الطھارۃ' باب التسمیۃ عند الوضوء، رقم: ۷۸ قال الالبانی: صحیح الاسناد

② بخاری' کتاب الوضوء' باب التیمن فی الوضو والغسل، رقم: ۱۶۸

③ بخاری' کتاب الوضوء' باب الوضوء ثلاثا ثلاثا، رقم: ۱۵۹

④ ابوداود' کتاب الطھارۃ' باب الاستنثار، رقم: ۱۴۲ قال الالبانی: صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- آپ ﷺ نے ایک چلو لے کر آدھے سے کلی کی اور آدھا ناک میں ڈالا اور ناک بائیں ہاتھ سے جھاڑا' یہ عمل تین دفعہ کیا۔ ①
- پھر آپ ﷺ نے تین بار منہ دھویا۔ ②
- آپ ﷺ اپنی داڑھی کا خلال کرتے تھے۔ ③
- آپ ﷺ نے دایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا پھر بایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا۔ ④
- آپ ﷺ نے سر کا مسح کیا' دونوں ہاتھ سر کے اگلے حصے سے شروع کر کے گدی تک پیچھے لے گئے پھر پیچھے سے آگے اسی جگہ لے آئے جہاں سے مسح شروع کیا تھا۔ ⑤
- آپ ﷺ نے سر کا مسح ایک بار کیا۔ ⑥
- آپ ﷺ نے کانوں کا مسح کیا' شہادت کی انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈال کر کانوں کی پشت پر انگوٹھوں کے ساتھ مسح کیا۔ ⑦

---

① بخاری' کتاب الوضوء' باب من مضمض واستنثق من غرفة واحدة، رقم: ۱۹۱۔ نوٹ: بہتر یہی ہے کہ ایک ہی چلو سے کلی کریں اور ناک میں پانی ڈالیں، تاہم اگر کلی اور ناک کے لیے الگ الگ پانی لیں تو بھی جائز ہے۔(دیکھیے: تاریخ ابن ابی خیثمة: ۳/ ۳۹۱ وسنده حسن)

② بخاری' کتاب الوضوء' باب مسح الرأس كله، رقم: ۱۸۵

③ ترمذی' کتاب الطهارة' باب مع جاء فی تخليل اللحية، رقم: ۳۱ وقال: هذا حديث حسن صحيح

④ بخاری' کتاب الصوم' باب سواك الرطب واليابس للصائم، رقم۱۹۳٤

⑤ بخاری' کتاب الوضوء' باب مسح الراس كله، رقم: ۱۸۵

⑥ بخاری' کتاب الوضوء' باب غسل الرجلين الى الكعبين، رقم: ۱۸٦ کتاب الطهارة' باب فی صفة الوضوء: ۲۳۵

⑦ ابن ماجه' کتاب الطهارة' باب ماجاء فی مسح الاذنين، رقم: ۲۳۹؛ ترمذی، رقم: ۳٦ وقال: حديث حسن صحيح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ آپ ﷺ نے دایاں پاؤں ٹخنوں تک تین بار دھویا اور بایاں پاؤں بھی ٹخنوں تک تین بار دھویا۔①

❀ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب وضو کرو تو ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرو۔''②

❀ مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ اپنے پاؤں کی انگلیوں کا خلال ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے کر رہے تھے۔''③

وضو کے بعد کی دعائیں

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص پورا وضو کرے اور پھر کہے:

((اَشْهَدُ اَنْ لاَّ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ))

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

---

① بخاری' كتاب الصوم' باب سواك الرطب و اليابس للصائم، رقم: ١٩٣٤

② ترمذی' كتاب الطهارة' باب ماجاء فی تخليل الاصابع، رقم: ٣٩ وقال: هذا حديث حسن غريب

③ ابوداود' كتاب الطهارة' باب غسل الرجلين، رقم: ١٤٨ قال الالبانی: صحيح

نوٹ: حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''(گدی کے نیچے) گردن کے (الگ) مسح کے بارے میں قطعاً کوئی صحیح حدیث نہیں۔'' گردن کے مسح کی روایت کے متعلق علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ حدیث بالاتفاق ضعیف ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں کہ جس سے چاہے داخل ہو۔" ①

ابوداود' کتاب الطہارۃ (۱۷۰) کی ایک روایت میں اس دعا کو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر پڑھنے کا ذکر ہے مگر یہ روایت صحیح نہیں' اس میں ابوعقیل کا چچازاد بھائی مجہول ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے وضو کیا پھر کہا:

❁ ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ))

"اے اللہ! تو اپنی تعریف کے ساتھ (ہر عیب سے) پاک ہے' میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں' میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔"

اس کا یہ عمل ایک کاغذ پر لکھ کر سربمہر کر دیا جاتا ہے، پس وہ قیامت تک نہیں کھولا جائے گا۔ ②

ترمذی کی روایت میں یہ دعا (اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ......) بھی مذکور ہے مگر خود امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے مضطرب (ضعیف کی ایک قسم) قرار دیا ہے۔ ③

واللہ اعلم

وضو کی خود ساختہ دعائیں:

رسول اللہ ﷺ کی سنت سے وضو کے شروع میں "بسم اللہ" اور بعد میں مذکورہ بالا دعاؤں کا پڑھنا ثابت ہے لیکن دیکھا گیا ہے کہ کچھ لوگ وضو میں ہر عضو دھوتے وقت ایک ایک دعا پڑھتے ہیں لیکن واضح رہے کہ یہ دعائیں سنت رسول یا عمل صحابہ سے ثابت نہیں ہیں' اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اکرم ﷺ پر دین مکمل کر دیا ہے لہٰذا دین اور شرعی امور میں کمی بیشی

---

① صحیح مسلم' کتاب الطهارة' باب الذكر المستحب عقب الوضوء، رقم: ۵۵۳

② حاكم: ۱/ ۵٦٤، وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم

③ ترمذی، كتاب الطهارة، باب مايقال بعد الوضوء رقم: ۵۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا کسی امتی کے لیے ہرگز جائز نہیں ہے۔ علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ہر عضو کے لیے مخصوص اذکار کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز ثابت نہیں۔''

تنبیہ:

یاد رہے کہ اعضاء وضو کو ایک ایک اور دو دو بار دھونا بھی جائز ہے جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے۔ تین بار دھونا افضل ہے لیکن تین سے زیادہ دفعہ دھونا جائز نہیں ہے۔

ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر وضو کی کیفیت دریافت کی تو آپ ﷺ نے اسے اعضاء کا تین تین بار دھونا سکھایا اور فرمایا: ''اس طرح کامل وضو ہے' پھر جو شخص اس (تین تین بار دھونے) پر زیادہ کرے' تو بلاشبہ اس نے (ترک سنت کی بنا پر) برا کیا اور (مسنون حد سے تجاوز کر کے) زیادتی کی اور (رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کر کے اپنی جان پر) ظلم کیا۔''[1]

❀❀............❀❀............❀❀

---

[1] نسائی' کتاب الطهارة' باب الاعتداء فی الوضوء، رقم: ١٤ قال الالبانی: حسن صحيح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل: (۴)

نماز کا بیان

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝ ﴾[العنكبوت : ٤٥]

''کتاب (قرآن مجید) کی تلاوت کیجیے جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اور نماز قائم کریں' بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر تو سب سے بڑی چیز ہے اور تم جو بھی کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے۔''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے: گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔''[1]

ایمان کے بعد تمام عبادات میں نماز سب سے مقدم ہے' قیامت والے دن حقوق اللہ میں سے سب سے پہلے نماز ہی کے متعلق سوال ہوگا' جس کی نماز درست ہوئی وہ کامیاب ہوگا اور جس کی نماز درست نہ ہوئی، وہ نقصان اٹھائے گا، اس لیے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ نماز کا خاص خیال رکھے' ہر نماز اپنے مقررہ وقت پر دل لگا کر پورے خشوع وخضوع سے سنت نبوی کے مطابق ادا کرے' ایسی نماز سے اللہ تعالیٰ بندے کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

---

① بخاری' کتاب الایمان' باب قول النبی ﷺ: ((بنی الاسلام علی خمس......))، رقم: ۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ پنجگانہ

حدیث (۱):

عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ فَدَعَا بِطَهُوْرٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ اِمْرِءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهٗ صَلَاةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْئَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا اِلاَّ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ يَأْتِ كَبِيْرَةً ذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ))[1]

جناب عمرو بن سعید بن عاص بیان کرتے ہیں کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا' انھوں نے وضو کا پانی منگوایا پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی مسلمان مرد ایسا نہیں کہ اسے فرض نماز (کا وقت) پا لے پھر وہ اس (نماز) کے لیے اچھا وضو کرے اور (نماز میں) اچھی طرح خشوع وخضوع اور رکوع کرے مگر وہ (نماز) اس کے پہلے گناہوں کے لیے کفارہ بن جائے گی جب تک وہ کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے اور یہ (اللہ کا معاملہ رحمت) ہمیشہ رہتا ہے۔''

حدیث (۲):

عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ اَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ فَفَاتَهُمُ الْغَزْوُ فَرَابَطُوْا ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهٗ اَبُوْاَيُّوْبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ عَاصِمٌ: يَا اَبَا اَيُّوْبَ! فَاتَنَا الْغَزْوُ الْعَامَ وَ قَدْ اُخْبِرْ نَا اَنَّهٗ مَنْ صَلّٰى فِي الْمَسَاجِدِ الْاَرْبَعَةِ غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ، فَقَالَ: يَابْنَ اَخِيْ! اَدُلُّكَ عَلٰى اَيْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ، اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:((مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا اُمِرَ وَ صَلّٰى

---

[1] مسلم' كتاب الطهارة' باب فضل الوضوء والصلوة عقبه، رقم: ٥٤٣

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَمَا أُمِرَ غُفِرَ لَهُ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ)) أَكَذٰلِكَ يَا عُقْبَةُ! قَالَ: نَعَمْ[1]

جناب عاصم بن سفیان الثقفی بیان کرتے ہیں کہ بے شک وہ غزوہ سلاسل کے لیے نکلے' غزوہ تو نہ مل سکا البتہ سرحد کی حفاظت کے لیے پہرے داری کرلی پھر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹے تو ان کے پاس ابوایوب رضی اللہ عنہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ عاصم نے کہا: ''اے ابوایوب! اس سال ہمارا غزوہ تو فوت ہوگیا ہے اور ہمیں یہ خبر دی گئی ہے کہ جو شخص چار مسجدوں میں نماز پڑھ لے گا اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔'' انھوں (ابوایوب) نے کہا: اے میرے بھتیجے! کیا میں تمھیں اس سے بھی آسان عمل نہ بتلاؤں؟ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: ''جو کوئی اس طرح وضو کرے جس طرح حکم دیا گیا ہے اور نماز بھی اسی طرح پڑھے جیسے حکم دیا گیا ہے تو اس کے پہلے (برے) عمل بخش دیے جاتے ہیں۔'' (پھر کہا) ''اے عقبہ! کیا (یہ حدیث) ایسے ہی ہے؟ اس (عقبہ) نے کہا: ہاں (ایسے ہی ہے)۔''

حدیث (۳):

عَنْ اَنَسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ، قَالَ: وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّي اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ، قَالَ: ((هَلْ حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلَاةَ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((قَدْ غُفِرَ لَكَ))[2]

---

① نسائی' كتاب الطهارة' باب ثواب من توضا كما امر، رقم: ١٤٤ قال الالبانی: صحيح

② مسلم' كتاب التوبة' باب قوله تعالى: { ان الحسنات يذهبن السيات}، رقم: ٧٠٠٦

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: میں حد کو پہنچا ہوں، مجھ پر حد جاری کریں۔ راوی کہتا ہے کہ اتنے میں نماز کا وقت آ گیا، اس شخص نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ پھر کھڑا ہو کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بے شک میں حد کو پہنچا ہوں مجھ پر اللہ کا حکم نافذ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوا ہے؟'' اس نے کہا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے تجھے بخش دیا ہے۔''

حدیث (۴):

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اَرَأَیْتُمْ لَوْاَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ فِیْهِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُوْلُ ذٰلِکَ یُبْقِیْ مِنْ دَرَنِهٖ؟)) قَالُوْا: لَا یُبْقِیْ مِنْ دَرَنِهٖ شَیْئًا، قَالَ: ((فَذٰلِکَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا))[1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تمھارا کیا خیال ہے اگر تم میں سے کسی ایک کے دروازے پر نہر جاری ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ دفعہ نہائے تو کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہے گی؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: نہیں، میل باقی نہیں رہے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہی حال پانچ نمازوں کا ہے، اللہ ان کے ذریعے سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

حدیث (۵):

اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَتَمَّ الْوُضُوْءَ کَمَا اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَالصَّلَوَاتُ الْمَکْتُوْبَاتُ کَفَّارَاتٌ لِمَا بَیْنَهُنَّ))[2]

---

[1] بخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ، باب الصلوۃ الخمس کفارۃ، رقم: ۵۲۸

[2] مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء والصلوۃ عقبہ، رقم: ۵۴۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عثمان بن عفان کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص پورا وضو کرے جس طرح کہ اللہ نے (وضو کرنے کا) حکم دیا ہے تو اس کی فرض نمازیں ان گناہوں کے لیے کفارہ ہوں گی جو ان (نمازوں) کے درمیان میں کرے گا۔''

حدیث (۶):

عَنْ اَبِیْ هُرِیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اَلْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُ لَهُ مَدَی صَوْتِهِ، وَیَشْهَدُ لَهُ کُلُّ رَطْبٍ وَیَابِسٍ، وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ یُکْتَبُ لَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ صَلَاةً وَیُکَفِّرُ عَنْهُ مَا بَیْنَهُمَا))[1]

سیدنا ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: موذن کے لیے جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے مغفرت کردی جاتی ہے اور اس کے لیے ہر خشک اور تر چیز گواہی دے گی اور نماز میں حاضر ہونے والے کے لیے پچیس نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور اس سے دو نمازوں کے درمیان کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔''

حدیث (۷):

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّنَابِحِیِّ قَالَ: زَعَمَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ، فَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: کَذَبَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ، اَشْهَدُ اَنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُکُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ کَانَ لَهٗ عَلَی اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ یَغْفِرَ لَهٗ وَمَنْ لَمْ یَفْعَلْ فَلَیْسَ لَهٗ عَلَی اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ))[2]

---

[1] ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب رفع الصوت بالاذان، رقم: ۵۱۵ قال الالبانی: صحیح۔ [2] ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب المحافظة علی وقت الصلوات، رقم: ۴۲۵۔ قال الالبانی: صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب عبداللہ صنابحی بیان کرتے ہیں کہ ابو محمد نے کہا: وتر واجب ہے۔ یہ بات عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انھوں نے کہا: ''ابو محمد نے جھوٹ بولا' میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں' جس شخص نے ان (نمازوں) کے لیے اچھی طرح وضو کیا اور انھیں وقت پر ادا کیا اور ان کے رکوع اور خشوع کو پورا کیا تو اس نمازی کے لیے اللہ کا عہد ہے کہ اسے وہ معاف کردے گا لیکن جس نے ایسا نہ کیا اس کے لیے اللہ کا عہد نہیں ہے' اگر چاہے تو اسے معاف کردے اور اگر چاہے تو اسے عذاب کرے۔''

حدیث (۸):

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّلْقَى غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ، فَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ ﷺ سُنَنَ الْهُدٰى وَ اِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى، وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَ لَو تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ،وَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَعْمِدُ اِلٰى مَسْجِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ اِلاَّ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً وَ يَرْفَعُهٗ بِهَا دَرَجَةً وَ يَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً، وَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلاَّ مُنَافِقٌ، مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَ لَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ))[1]

---

[1] مسلم' كتاب المساجد ' باب صلاة الجماعة من سنن الهدى، رقم:١٤٨٨

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جس شخص کو کل (قیامت کے دن) اللہ سے مسلمان بن کر ملنا پسند ہو تو وہ ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرے جہاں بھی ان کی اذان دی جاتی ہے' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی ﷺ کے لیے ہدایت کے راستے مقرر کر دیے ہیں اور یہ (نمازیں) بھی انھی (ہدایت کے راستوں) میں سے ہیں' اگر تم انھیں گھر میں پڑھو جیسے فلاں (جماعت کا) چھوڑنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو تم نے نبی کے طریقے کو چھوڑ دیا اور اگر تم نے اپنے نبی کے طریقے کو چھوڑ دیا تو پکی بات ہے کہ تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور کوئی بھی آدمی ایسا نہیں جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر ان مسجدوں میں سے کسی مسجد کا (نماز کے لیے) ارادہ کرے مگر اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے جتنے وہ رکھتا ہے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے۔ یقین کر لو کہ ہم اپنے آپ کو دورِ نبوی میں دیکھتے تھے کہ جماعت سے صرف وہی آدمی پیچھے رہتا تھا جو کھلم کھلا منافق ہوتا اور بلاشبہ ایک آدمی کو دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر لایا جاتا تھا حتی کہ اسے صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔''

یہ روایت اگرچہ موقوف ہے لیکن مرفوع حکمی کے زمرے میں آتی ہے' کیونکہ ایک صحابی رسول اپنے پاس سے ایسی بات نہیں کہہ سکتا۔ اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ دورِ نبوی میں صحابہ کس قدر نماز باجماعت کا خیال رکھا کرتے تھے' بیمار ہوتے یا تندرست، ہر حال میں مسجد میں آ کر نماز جماعت کے ساتھ ادا کرتے۔ خود نبی ﷺ کا بھی یہی حال تھا' آپ ﷺ اپنی مرض الموت میں دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ آج ہم معمولی سی بیماری کو بہانا بنا کر جماعت تو کیا نماز پڑھنا ہی چھوڑ دیتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❑ سورۂ فاتحہ کے بعد ''آمین'' کہنا

نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہنے کی نبی ﷺ نے بڑی تاکید اور فضیلت بیان فرمائی ہے۔ اگر باجماعت سری نماز ادا کی جا رہی ہے تو امام اور مقتدی دونوں پست آواز میں آمین کہیں گے کیونکہ سری نمازوں میں قراءت بھی پست آواز ہی میں ہوتی ہے لیکن جہری نمازوں میں امام اور مقتدی دونوں اونچی آواز میں آمین کہیں گے کیوں کہ متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم جہری نمازوں میں اونچی آواز میں آمین کہا کرتے تھے۔

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ''وَ لَا الضَّآلِّیْنَ'' کہتے تو اس کے بعد بلند آواز میں آمین کہتے تھے۔''①

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے استاد امام عطاء بن ابی رباح جو جلیل القدر تابعی ہیں، فرماتے ہیں:
''آمین دعا ہے اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اور ان کے پیچھے ان کے مقتدیوں نے اتنی بلند آواز میں آمین کہی کہ مسجد گونج اٹھی۔''②

انہی سے ایک اور اثر بھی منقول ہے، فرماتے ہیں: ''میں نے دو سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پایا کہ وہ اس مسجد (حرام) میں جب امام ''ولا الضالین'' کہتا تو سب بلند آواز میں آمین کہتے۔''③

ہمیں بھی چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع و اطاعت کرتے ہوئے اپنی نمازوں میں ''ولا الضالین'' کے بعد آمین کہیں، اگر سری نماز ہو تو آہستہ آواز میں اور اگر جہری نماز ہو تو امام کے پیچھے بلند آواز میں آمین کہہ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ معاف کروالیں۔

---

① ابوداود، کتاب الصلوٰۃ، باب التأمین وراء الامام، رقم: ۹۳۲ قال الالبانی: صحیح ② بخاری، کتاب الاذان، باب جھر الامام بالتأمین

③ بیھقی، کتاب الصلاۃ: ۲/۵۹ قال الحافظ زبیر علی زئی: صحیح علی شرط ابن حبان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث (۱):

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلَائِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ))قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((آمِيْنَ))①

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیوں کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق آ گئی تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔'' ابن شہاب (راوی حدیث) نے کہا: رسول اللہ ﷺ بھی آمین کہا کرتے تھے۔''

موافق آنے سے مراد یہ ہے کہ بندہ کی آمین کا اور فرشتوں کی آمین کا وقت ایک ہی ہو یا پھر موافقت سے مراد قبولیت میں یا اخلاص میں موافق ہونا ہے۔ واللہ اعلم

حدیث (۲):

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ، فَقُوْلُوْا: اٰمِيْنَ، فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ))②

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امام ''غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ'' کہے تو تم آمین کہو اس لیے کہ جس کا قول (آمین) فرشتوں کے قول (آمین) سے موافق آ گیا تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''

---

① بخاری' کتاب الاذان' باب جهر الامام بالتامين، رقم: ۷۸۰
② بخاری' کتاب الاذان' باب جهر المأموم بالتأمين، رقم: ۷۸۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث (۳):

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ: آمِیْنَ، وَ قَالَتِ الْمَلَائِکَۃُ فِی السَّمَاءِ: آمِیْنَ، فَوَافَقَتْ اِحْدَاھُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ)) ①

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی نے (نماز میں) آمین کہی اور فرشتوں نے بھی اس وقت آسمان پر آمین کہی پس (اس طرح) ایک کی آمین دوسرے کے ساتھ مل گئی تو اس (نمازی) کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''

سمع اللّٰہ لمن حمدہ کا جواب دینا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ، فَقُوْلُوْا: اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ، فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ الْمَلَائِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ)) ②

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امام سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لك الحمد کہو۔ کیوں کہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ مل گیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

---

① بخاری' کتاب الاذان' فضل التامین، رقم: ۷۸۱

② بخاری' کتاب الاذان' باب فضل اللّٰھم ربنا ولك الحمد، رقم: ۷۹۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کثرت سجود

حدیث (۱):

حَدَّثَنِیْ مَعْدَانُ بْنُ اَبِیْ طَلْحَةَ الْیَعْمُرِیُّ قَالَ: لَقِیْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ اَعْمَلُهٗ یُدْخِلُنِیَ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ، اَوْ قَالَ قُلْتُ: بِاَحَبِّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ، فَسَکَتَ، ثُمَّ سَاَلْتُهٗ، ثُمَّ سَکَتَ، ثُمَّ سَاَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((عَلَیْکَ بِکَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ، فَاِنَّکَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَکَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْکَ بِهَا خَطِیْئَةً)) قَالَ مَعْدَانُ: ثُمَّ لَقِیْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لِیْ مِثْلَ مَا قَالَ لِیْ ثَوْبَانُ))①

جناب معدان بن ابی طلحہ یعمری فرماتے ہیں کہ میں سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا' میں نے کہا: مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کی وجہ سے اللہ مجھے جنت میں داخل کر دے؟ یا کہتے ہیں میں نے کہا کہ اللہ کے پسندیدہ اعمال بتائیے۔ یہ سن کر سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔ میں نے پھر ان سے یہی سوال کیا' تیسری مرتبہ پھر میں نے یہی سوال دہرایا تو (ثوبان) نے کہا: یہی سوال میں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''اللہ کے لیے سجدے زیادہ کرو' بے شک اللہ تعالیٰ تیرے ہر سجدے کے بدلے تیرا درجہ بلند کرے گا اور اس کی وجہ سے تیرا گناہ معاف کرے گا۔'' جناب معدان فرماتے ہیں: پھر میں ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملا ان سے بھی یہی سوال کیا تو انھوں نے بھی ایسا ہی جواب دیا جیسا کہ ثوبان رضی اللہ عنہ نے دیا تھا۔

---

① مسلم' کتاب الصلوۃ' باب فضل السجود والحث علیه، رقم: ۱۰۹۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث (۲):

عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: دَخَلْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَوَجَدْتُ فِيهِ رَجُلاً يُكْثِرُ السُّجُوْدَ، فَوَجَدْتُ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ ذٰلِكَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: أَتَدْرِيْ عَلٰى شَفْعٍ انْصَرَفْتَ أَمْ عَلٰى وِتْرٍ؟ قَالَ: إِنْ اَكُ لاَ أَدْرِيْ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَدْرِيْ ، ثُمَّ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ حِبِّيْ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ ، ثُمَّ بَكٰى ، ثُمَّ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ حِبِّيْ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ، ثُمَّ بَكٰى،ثُمَّ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ حِبِّيْ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً، إِلاَّ رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً، وَ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً، وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً)) قَالَ: قُلْتُ : أَخْبِرْنِيْ مَنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ؟ قَالَ: أَنَا أَبُوْ ذَرٍّ، صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ـ فَتَقَاصَرَتْ إِلَيَّ نَفْسِيْ۔[1]

جناب احنف بن قیس کہتے ہیں کہ میں بیت المقدس میں داخل ہوا، دیکھا کہ ایک آدمی کثرت سے سجدے کر رہا ہے۔ مجھے اس سے کوفت ہوئی پس جب وہ پھرا تو میں نے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے جفت رکعتوں پر سلام پھیرا ہے یا طاق پر؟ اس نے کہا: اگر میں نہیں جانتا تو بلا شبہ اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے۔ پھر اس نے کہا: مجھے میرے محبوب ابو القاسم ﷺ نے بتایا، پھر وہ رو پڑا۔ پھر کہا: مجھے میرے محبوب ابو القاسم نے بتایا، پھر وہ رو پڑا، پھر اس نے کہا: مجھے میرے محبوب ابو القاسم ﷺ نے بتایا: ''جو بھی بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ کرے گا اللہ اس کی بدولت اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور اس سے ایک خطا معاف کرے گا اور اس کے بدلے اس کے لیے ایک نیکی لکھے گا۔''

---

[1] مسند أحمد:٥/ ١٤٦، وسنده صحيح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احنف کہتے ہیں: میں نے کہا: اللہ آپ پر رحم کرے، مجھے بتایئے کہ آپ کون ہیں؟ اس نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھی ابوذر ہوں۔ احنف کہتے ہیں: پس میں اپنے آپ کو کمزور سمجھنے لگا۔

حدیث (۳):

اَنَّ اَبَا فَاطِمَةَ حَدَّثَهٗ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخبِرْنِیْ بِعَمَلٍ اَسْتَقِیْمُ عَلَیْهِ وَ اَعْمَلُهٗ، قَالَ: ((عَلَیْکَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنَّکَ لاَ تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلاَّ رَفَعَکَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ بِهَا عَنْکَ خَطِیْئَةً))[1]

سیدنا ابو فاطمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتلائیں جس پر میں عمل کرتے ہوئے قائم رہوں؟ آپ نے فرمایا: ''اپنے آپ پر سجود کو لازم کر لے' پس بے شک تو اللہ تعالیٰ کے لیے جو بھی سجدہ کرے گا اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ تیرا ایک درجہ بلند کرے گا اور تجھ سے ایک گناہ کو مٹا دے گا۔''

حدیث (۴):

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ یَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً وَ مَحَا عَنْهُ بِهَا سَیِّئَةً وَ رَفَعَ لَهٗ بِهَا دَرَجَةً فَاسْتَکْثِرُوْا مِنَ السُّجُوْدِ))[2]

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو بھی بندہ اللہ کے لیے سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس

---

① ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة ' باب ماجاء فی كثرة السجود، رقم:١٤٢٢، قال الالبانی: حسن صحیح ② ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة، باب ما جاء فی كثرة السجود، رقم : ١٤٢٤، قال الالبانی: صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(سجدے) کے بدلے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیتا ہے' لہٰذا خوب کثرت سے سجدے کیا کرو۔''

بندہ جب سجدے میں ہوتا ہے تو اپنے رب سے بہت نزدیک ہوتا ہے کیوں کہ سجدے میں گر کر وہ اپنے مالک و معبود کے سامنے ذلت و عاجزی کی انتہا کر دیتا ہے اور اپنے مالک حقیقی کے سامنے ایک ایسی شکل بناتا ہے کہ جیسے وہ ناک سے لکیریں نکال رہا ہو اور بتا رہا ہو کہ یہ پیشانی صرف ایک اللہ کے سامنے جھکتی ہے' غیر اللہ کے سامنے نہیں جھک سکتی، وہ اسے زمین پر رکھ کر اپنے آپ کو بارگاہ اقدس میں حقیر ثابت کرتا ہے' لہٰذا اللہ تعالیٰ کو بندے کی اس کیفیت پر ترس آ جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے بندے کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ کثرت سجود سے مراد کثرت نوافل ہیں جیسے نماز تہجد، اشراق اور دیگر نوافل وغیرہ۔

❏ تحیۃ الوضو

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوْئَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))[1]

سیدنا زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز (اس طرح) ادا کی کہ ان میں کسی قسم کی بھول نہ ہوئی ہو تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

وضو سے فارغ ہو کر دو رکعت نفل ادا کرنے کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں انھیں ہر وضو کے بعد پڑھنا مستحب ہے۔ یہ عمل اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

---

[1] ابوداود، کتاب الصلاة، باب کراهية الوسوسة......، رقم:٩٠٥، قال الألباني: حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

□ نمازِ جمعہ

حدیث(۱):

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَ الْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تَغْشَ الْكَبَائِرُ))[1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہیں جو ان کے درمیان میں ہوں جب تک (بندہ) کبیرہ گناہ نہ کرے۔''

حدیث(۲):

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ يُصَلِّیْ مَعَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَ فَضْلُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ))[2]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے غسل کیا پھر جمعہ کے لیے آیا اور جتنی قسمت میں نماز تھی پڑھی اور خطبہ سے فارغ ہونے تک خاموش رہا پھر امام کے ساتھ نماز پڑھی تو اس (شخص) کے دوسرے جمعہ تک کے اور مزید تین دن کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں (یعنی دس دنوں کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں)۔''

---

① مسلم' کتاب الطهارة' باب الصلوات الخمس والجمعة......، رقم: ٥٥٠

② مسلم' کتاب الجمعة' باب فضل من استمع وانصت فی الخطبة، رقم: ١٩٨٧

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث (۳):

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ: رَجُلٌ حَضَرَ هَا يَلْغُوْ وَهُوَ حَظُّهُ مِنْهَا، وَرَجُلٌ حَضَرَهَا يَدْعُوْ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ شَآءَ اَعْطَاهُ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهُ، وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِاِنْصَاتٍ وَسُكُوْتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ اَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ اِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيْهَا وَ زِيَادَةِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ: { مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا })) [1]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نماز جمعہ کے لیے آنے والے لوگ تین طرح کے ہیں' ایک وہ شخص جو نماز جمعہ کے لیے آتا ہے لیکن (دوران خطبہ) کوئی فضول کام بھی کرتا ہے تو یہ اس کا نصیب ہے (یعنی اسے کچھ ثواب نہیں ملتا)' دوسرا وہ آدمی جو دعا کی نیت سے آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے' اللہ چاہے تو اس کی دعا قبول فرمالے اور اگر چاہے نہ قبول کرے' تیسرا وہ آدمی جو جمعہ کے لیے آتا ہے، خاموش اور پر سکون (رہتا ہے) کسی مسلمان کی گردن نہیں پھلانگتا اور نہ ہی کسی کو تکلیف دیتا ہے تو اس شخص کی (یہ جمعہ کی نماز) اگلے جمعہ کے لیے کفارہ بن جاتی ہے' مزید تین دن کے لیے بھی کفارہ ہے۔ یہ (درجہ) اس وجہ سے (ملتا ہے) کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''جو کوئی (ایک) نیکی لے کر آیا اس کے لیے اس جیسی دس نیکیاں ہیں۔''

---

[1] ابو داود' کتاب الصلاة' باب الکلام والامام یخطب، رقم: ۱۱۱۳، قال الالبانی: حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث (۴):

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ اَوْ مَسَّ مِنْ طِيْبٍ ثُمَّ رَاحَ وَ لَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلّٰى مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ اَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى))①

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور طاقت کے مطابق خوب پاکی حاصل کی' تیل یا خوشبو استعمال کی پھر (نماز) جمعہ کے لیے چلا اور دو آدمیوں میں نہ گھسا اور جتنی اس کی قسمت میں نماز تھی پڑھی پھر جب امام (خطبہ کے لیے) نکلا تو خاموش ہو گیا تو اس کے لیے اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ کے درمیان والے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کا دن ایک سچے مسلمان کے لیے ظاہری و باطنی ہر قسم کی مکمل پاکی حاصل کرنے کا دن ہے۔ دوسری بات یہ کہ جمعہ کے آداب میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ نماز جمعہ کے لیے آنے والا نہایت ہی ادب اور سنجیدگی کے ساتھ جہاں بھی جگہ پائے بیٹھ جائے' لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے نہ بڑھے کیوں کہ یہ شرعاً ممنوع اور معیوب ہے تو جو کوئی آداب جمعہ کا خیال رکھتے ہوئے اسے ادا کرے گا اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

❑ نمازِ تہجد

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ دَابُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ اِلٰى رَبِّكُمْ وَمُكَفِّرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ لِلْاِثْمِ))②

---

① بخاری' کتاب الجمعة' باب لایفرق بین اثنین یوم الجمعة، رقم: ۹۱۰

② ترمذی' کتاب الدعوات' باب فی دعاء النبی ﷺ: ۳۵۴۹، قال الالبانی: حسن صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم پر رات کا قیام (نماز تہجد) لازم ہے' یہ ان نیک لوگوں کا طریقہ ہے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور یہ تمھارے رب کے قرب' گناہوں کا کفارہ اور گناہ سے بچنے کا ذریعہ ہے۔''

کتاب وسنت میں نماز تہجد کی بڑی ترغیب دلائی گئی ہے تا کہ پوری امت اسے حرز جان بنائے۔ جو شخص بھی امت کی اصلاح کے لیے میدان عمل میں آئے گا تو نماز تہجد کے سجدے اور آخری رات کی التجائیں اور فریادیں اس کے لیے راستے ہموار کر دیں گیں۔ نماز تہجد ایک ایسا ہتھیار ہے جو ایک مبلغ دین کے لیے بہت ہی مؤثر کردار ادا کرتا ہے' نبی علیہ السلام کو اسی لیے اس کا حکم دیا گیا تھا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے تمام دشواریاں آسان ہو جائیں۔ بہر حال جو بھی بندہ مسلم نماز تہجد کو لازم پکڑے گا وہ حدیث میں بیان ہونے والی فضیلتوں کو پالے گا۔

یاد رہے کہ احادیث میں نماز تہجد کو قیام اللیل، صلاۃ اللیل وغیرہ بھی کہا گیا ہے۔ علاوہ ازیں نماز تراویح بھی قیام اللیل ہی ہے جیسا کہ آگے وضاحت آرہی ہے۔

□ نمازِ تراویح

حدیث (۱):

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ))[1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص رمضان (کی راتوں) کا ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے قیام کرے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

قیام رمضان اصل میں تہجد ہی کی نماز ہے جسے رمضان میں نماز تراویح کہا جاتا ہے' تہجد کی نماز کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے لے کر رات کے آخری پہر یعنی طلوع فجر تک ہے۔ اس دوران اسے کسی بھی وقت ادا کیا جا سکتا ہے۔ وقت کی اسی وسعت اور گنجائش کی وجہ

---

[1] بخاری' کتاب الایمان' باب تطوع قیام رمضان من الایمان، رقم: ۳۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ تہجد کو رمضان کے مہینے میں عشاء کی نماز کے فوراً بعد پڑھ لیا جاتا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ رمضان میں قیام اللیل کی فضیلت حاصل کر سکیں۔ اسی وجہ سے اس کی جماعت کا بھی اہتمام ہوتا ہے کیونکہ فرداً فرداً ہر شخص کے لیے پڑھنا مشکل ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ یہ نماز صرف رمضان کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اسے سارا سال پڑھنا مستحب ہے۔ اول وقت میں یا باجماعت پڑھنے یا نیا نام (تراویح) رکھنے کی وجہ سے اسے تہجد سے مختلف سمجھنا بالکل بے اصل اور بلا دلیل بات ہے۔

باقی رہا کہ اس کی رکعات کی مسنون تعداد کیا ہے؟ تو اس مسئلے کا حل صحیح بخاری میں موجود ہے۔ جناب ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کس طرح کی ہوتی تھی؟ تو جواب میں انھوں نے فرمایا: رمضان ہو یا غیر رمضان، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔''[1]

اس حدیث سے ایک تو یہ بات معلوم ہوئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو نمازِ تہجد غیر رمضان میں ہوتی تھی وہی رمضان میں آپ کی نمازِ تراویح ہوتی تھی اور دوسری بات یہ کہ نمازِ تراویح کی مسنون رکعات گیارہ یعنی آٹھ تراویح اور تین وتر ہیں۔

حدیث (۲):

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ))[2]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے شب قدر کا قیام کرے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

---

① بخاری' کتاب التهجد' باب قيام النبی بالليل فی رمضان وغيره، رقم: ۱۱۴۷.

② بخاری' کتاب الایمان' باب قیام لیلة القدر من الایمان، رقم: ۳۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیلۃ القدر ماہ رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہے' ضروری نہیں کہ ہر دفعہ ان پانچ طاق راتوں میں سے کوئی ایک مخصوص رات ہی لیلۃ القدر ہو جیسا کہ بعض لوگوں نے ۲۷ ویں شب کو مقرر کر رکھا ہے، ان کا یہ فعل دیگر صحیح اور صریح دلائل کے انکار کے مترادف ہے کیوں کہ یہ رات بدل بدل کر بھی آ سکتی ہے۔ کسی ایک رات کو متعین نہ کرنے میں جو حکمت معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ لوگ ان پانچ راتوں میں زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔

نمازِ تسبیح

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: ((يَا عَبَّاسُ! يَا عَمَّاهُ! أَلَا أُعْطِيْكَ؟ أَلَا أَمْنَحُكَ؟ أَلَا أَحْبُوْكَ؟ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، قَدِيْمَهُ وَحَدِيْثَهُ، خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ، صَغِيْرَهُ وَكَبِيْرَهُ، سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ۔ عَشْرَ خِصَالٍ۔ أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ، تَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً، فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيْ أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَهْوِيْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا، فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ، تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ أَرْبَعِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَكَعَاتٍ- إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً)) [1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''اے عباس! اے چچا جی! کیا میں آپ کو کچھ عطا نہ کروں؟ کیا میں آپ کو کچھ عنایت نہ کروں؟ کیا میں آپ کو کوئی تحفہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو دس اچھی خصلتوں والا نہ بنا دوں؟ جب آپ یہ عمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے، نئے پرانے، غیر دانستہ اور دانستہ، چھوٹے بڑے، پوشیدہ اور علانیہ گناہ معاف کردے۔ وہ عمل یہ ہے کہ آپ چار رکعت (نفل) نماز اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت پڑھیں جب قرات سے فارغ ہو جائیں تو کھڑے کھڑے یہ کلمات پندرہ دفعہ پڑھیں ((سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)) (اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے)

پھر رکوع کریں اور حالت رکوع میں یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں، پھر رکوع سے سر اٹھا کر دس مرتبہ پڑھیں، پھر سجدہ کریں اور حالت سجدہ میں بھی دس مرتبہ پڑھیں، پھر سجدے سے سر اٹھا کر (دو سجدوں کے درمیان) دس مرتبہ یہی کلمات ادا کریں، پھر (دوسرا) سجدہ کریں اور دس مرتبہ یہ پڑھیں پھر سجدے سے سر اٹھا کر (جلسہ استراحت میں) دس مرتبہ پڑھیں تو یہ ایک رکعت میں پچھتر (۷۵) مرتبہ ہو گئے، چاروں رکعات میں اسی طرح کریں۔ اگر روزانہ یہ نماز پڑھ سکو تو پڑھو اور اگر روزانہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ایک دفعہ پڑھ لو، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر ماہ میں ایک دفعہ پڑھ لو

---

[1] ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ التسبیح، رقم: ۱۲۹۷، قال الالبانی: صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر سال میں ایک دفعہ پڑھ لو اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو (پوری) عمر میں ہی ایک دفعہ پڑھ لو۔''

امام منذری فرماتے ہیں کہ یہ حدیث متعدد طرق سے ثابت ہے، صحابہ کی ایک جماعت نے اسے روایت کیا ہے۔ اسی طرح حفاظ کی ایک جماعت بھی اسے لائی ہے جن میں سے حافظ ابوبکر الآجری اور ہمارے شیخ ابومحمد عبدالرحیم المصری اور حافظ ابوالحسن المقدسی بھی ہیں، ابوبکر بن ابی داود کا بیان ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے والد سے سنا اور میں نے اس سے بڑھ کر نماز تسبیح کی روایات میں سے کسی اور روایت کو زیادہ صحیح نہیں پایا۔ اسی طرح امام مسلم بن حجاج کا بیان ہے کہ نماز تسبیح کی جتنی بھی روایات ہیں ان میں سے عکرمہ رحمہ اللہ والی (یہ) روایت بہت ہی عمدہ اور صحیح ہے ایسی اس باب میں کسی اور روایت کی سند نہیں۔ [1]

نماز تسبیح کے متعلق راجح اور درست بات یہی ہے کہ اسے انفرادی طور پر ادا کیا جائے کیوں کہ اسے باجماعت ادا کرنا نبی ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں اور پھر یہ کہ آپ ﷺ نے اپنے چچا جان کو بھی انفرادی طور پر ہی ادا کرنے کی ترغیب دی ہے۔

صحیح نمازِ نبوی کا طریقہ

جب یہ معلوم ہو گیا کہ نماز پڑھنے سے بندے کے گناہ معاف ہوتے ہیں تو ضروری ہے کہ ہمیں نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ بھی آئے یعنی وہ طریقہ جو نبی ﷺ کا تھا' کیوں کہ جو نماز نبی ﷺ کے طریقے کے مطابق نہ پڑھی جائے اللہ تعالیٰ اسے شرف قبولیت نہیں بخشتا اور ایسی نماز بندے کے گناہوں کا کفارہ بھی نہیں بنتی۔ آیئے صحیح نماز نبوی کا طریقہ ملاحظہ فرمایئے۔

قیام:

❀ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو قبلہ (خانہ کعبہ) کی طرف رخ کرتے، رفع الیدین کرتے اور تکبیر یعنی: اللہ اکبر کہتے۔ [2]

---

① الترغیب والترہیب: ١/ ٥٢٨ ② ابن ماجہ :٨٠٣ وسندہ صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ۔''①

❀ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے تھے'② آپ ﷺ سے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا بھی ثابت ہے'③ لہٰذا دونوں طرح جائز ہے لیکن زیادہ حدیثوں میں کندھوں تک رفع الیدین کرنے کا ثبوت ہے۔ یاد رہے کہ رفع الیدین کرتے وقت کانوں کو پکڑنا یا انھیں چھونا کسی صحیح دلیل سے ثابت نہیں۔ اسی طرح ہمیشہ مردوں کا کانوں تک اور عورتوں کا کندھوں تک رفع الیدین کرنا یہ فرق بھی کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

❀ آپ ﷺ انگلیاں قدرے پھیلا کر رفع الیدین کرتے تھے۔④

❀ آپ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھ کر انھیں سینے پر رکھتے تھے۔⑤ لوگوں کو (رسول اللہ ﷺ کی طرف سے) یہ حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ذراع پر رکھیں۔⑥

ذراع کہنی کے سرے سے درمیانی انگلی کے سرے تک کو کہتے ہیں۔ (القاموس الوحید (۵٦۸)۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''پھر آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں ہتھیلی، کلائی اور ساعد پر رکھا۔''⑦

---

① بخاری (۷۵۷)' مسلم (٤٥/۳۹۷)
② بخاری (۷۳٦)' مسلم (۳۹۰)
③ مسلم (۲٦' ۳۹۱/۲۵)
④ ابوداود (۷۵۳) وسندہ صحیح' وصححه ابن خزیمة (٤۵۹) وابن حبان' الاحسان (۷۷۷) و الحاکم (۱/۲۳٤) ووافقه الذهبی
⑤ مسند احمد (۲۲٦/۵_ح۲۲۳۱۲) وسندہ حسن
⑥ بخاری (۷٤۰) ومؤطا امام مالك (۱/۱۵۹' ح۳۷۷)
⑦ ابوداود (۷۲۷) وسندہ صحیح' النسائی (۸۹۰) وصححه ابن خزیمة (٤۸۰) وابن حبان (۱۸٦۰) نوٹ: مردوں کا ناف سے نیچے اور عورتوں کا سینے پر ہاتھ باندھنا تخصیص کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساعد کہنی سے ہتھیلی تک کا حصہ ہے (دیکھیے القاموس الوحید: ۵۶۹) اگر دایاں ہاتھ بائیں ذراع (ہتھیلی سے کہنی تک کا حصہ) پر رکھا جائے تو ہاتھ خود بخود ناف سے اوپر اور سینہ پر آ جاتا ہے۔

❀ رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان درج ذیل دعا (سرًا یعنی بغیر جہر کے) پڑھتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَآءِ وَ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ))[1]

درج ذیل دعا پڑھنا بھی درست ہے: ((سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّكَ وَ لَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ))[2] ثابت شدہ دعاؤں میں سے جو دعا بھی پڑھ لی جائے ٹھیک ہے۔

❀ اسکے بعد آپ ﷺ تعوذ پڑھتے: ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ))[3]

---

① بخاری (٧٤٤)، مسلم (١٤٧/ ٥٩٨)

”اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان ایسی دوری ڈال دے جیسی کہ مشرق و مغرب کے درمیان دوری ہے، اے اللہ! مجھے خطاؤں سے اس طرح پاک صاف کر دے، جیسا کہ سفید کپڑا میل کچیل سے پاک صاف کیا جاتا ہے، اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھو ڈال۔“

② ابوداود (٧٧٥) وسندہ حسن، النسائی (٩٠٠، ٩٠١)، ابن ماجہ (٨٠٤)، الترمذی (٢٤٢) وأعل بما لا یقدح وصححہ الحاکم (١/٢٣٥) ووافقہ الذھبی

درج بالا دوسری دعا کا ترجمہ: ”اے اللہ! تو پاک ہے اور تیری تعریف کے ساتھ اور تیرا نام برکتوں والا ہے اور تیری شان بلند ہے تیرے سوا دوسرا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔“

③ عبد الرزاق فی المصنف (٢/٨٥، ح٢٥٨٩) وسندہ حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درج ذیل الفاظ بھی ثابت ہیں:

((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَ نَفْخِهٖ و نَفْثِهٖ))①

❀ پھر آپ ﷺ ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' پڑھتے تھے۔②

بسم اللہ الرحمن الرحیم جہراً پڑھنا بھی صحیح ہے اور سراً بھی صحیح ہے، کثرت دلائل کی رو سے عام طور پر سراً پڑھنا بہتر ہے۔③ اس مسئلے میں سختی کرنا مناسب نہیں۔

❀ پھر آپ ﷺ سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے:④

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ ﴾☆

آپ ﷺ سورۂ فاتحہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے اور ہر آیت پر وقف کرتے تھے۔⑤

---

① ابوداود (٧٧٥) وسنده حسن

② النسائی (٩٠٦) وسنده صحيح، وصححه ابن خزيمة (٤٩٩) وابن حبان الاحسان (١٧٩٧) والحاكم على شرط الشيخين (١/٢٣٢) ووافقه الذهبی

③ ''جهرا'' کے جواز کے لیے دیکھیے النسائی (٩٠٦) وسنده صحيح، ''سرا'' کے جواز کے لیے دیکھیے صحيح ابن خزيمة: (٤٩٥) وسنده حسن، صحيح ابن حبان الاحسان (١٧٩٩) وسنده صحيح

④ النسائی (٩٠٦) وسنده صحيح

⑤ ابوداود (٤٠٠١)، الترمذی (٢٩٢٧) وقال ''غريب'' وصححه الحاكم على شرط الشيخين (٢/٢٣٣) ووافقه الذهبی وسندهٗ ضعيف وله شاهد قوی فی مسند احمد (٦/٢٨٨، ح ٧٠٠٣) وسنده حسن والحديث بهٖ حسن

☆ سورۃ فاتحہ کا ترجمہ: ''سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں جو رحمن ورحیم ہے، یوم جزا کا مالک ہے۔ (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، ہمیں سیدھا راستہ دکھا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا، ان لوگوں کے راستے سے بچا جن پر غضب نازل ہوا اور جو گمراہ ہیں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ))
''جو شخص سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔''①

ایک دوسری حدیث میں ہے: ((کُلُّ صَلٰوۃٍ لَا یُقْرَأُ فِیْھَا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَھِیَ خِدَاجٌ فَھِیَ خِدَاجٌ))
''ہر وہ نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے' وہ ناقص ہے۔''②

- پھر آپ ﷺ آمین کہتے تھے۔③ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی' آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا پھر جب آپ نے ''ولا الضالین'' (جہراً) کہا تو آمین (جہراً) کہی۔④
- آپ ﷺ سورت سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تھے۔⑤
- آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر سورۂ فاتحہ پڑھو اور جو اللہ چاہے پڑھو۔''⑥
- نبی ﷺ پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھتے تھے۔⑦
- آپ ﷺ قراءت کے بعد رکوع سے پہلے سکتہ کرتے تھے۔⑧

---

① صحیح البخاری (٧٥٦) ② ابن ماجه (٨٤١) وسنده حسن

③ النسائی (٩٠٦) وسنده صحیح ④ ابن حبان الاحسان (١٨٠٥) وسنده صحیح

⑤ مسلم (٤٠٠/٥٣) قال رسول اللّٰہ ﷺ ((انزلت علی أنفاً سورة فقرأ بسم اللّٰه الرحمن الرحیم ((انا اعطیناك الکوثر فصل لربك وانحر ان شانئك هو الابتر))(سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھا تو مہاجرین وانصار سخت ناراض ہوئے تھے' اس کے بعد معاویہ رضی اللہ عنہ سورت سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تھے۔ رواه الشافعی (الام:١/ ١٠٨) صححه الحاکم وعلی شرط مسلم(٢/ ٢٣٣) ووافقه الذهبی۔ اس کی سند حسن ہے۔

⑥ ابوداود (٨٥٩) وسنده حسن

⑦ البخاری (٧٦٢)' مسلم(٤٥١)

⑧ ابوداود (٧٧٧' ٧٧٨)' ابن ماجه (٨٤٥) وهو حدیث صحیح۔
حسن بصری مدلس ہیں (طبقات المدلسین (٢/ ٤٠) لیکن ان کی سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے حدیث صحیح ہوتی ہے' اگرچہ سماع کی تصریح نہ بھی ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکوع:

پھر آپ ﷺ رکوع کے لیے تکبیر (یعنی اللہ اکبر) کہتے۔①

❀ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے تھے۔② آپ (رکوع سے پہلے اور بعد) رفع الیدین کرتے پھر (اس کے بعد) تکبیر کہتے،③ اگر پہلے تکبیر اور بعد میں رفع الیدین کر لیا جائے تو یہ بھی جائز ہے۔ ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ تکبیر کہتے تو رفع الیدین کرتے۔④

❀ آپ ﷺ جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں سے اپنے گھٹنے مضبوطی سے پکڑتے پھر اپنی کمر جھکاتے (اور برابر کرتے)⑤ آپ ﷺ کا سر نہ تو (پیٹھ سے) اونچا ہوتا اور نہ نیچا (بلکہ برابر ہوتا تھا)۔⑥

آپ ﷺ اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھتے تھے، پھر اعتدال (سے رکوع) کرتے نہ تو سر (بہت) جھکاتے اور نہ اسے (بہت) بلند کرتے⑦ یعنی آپ ﷺ کا سر مبارک آپ کی پیٹھ کی سیدھ میں بالکل برابر ہوتا تھا۔

❀ آپ ﷺ نے رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے گویا کہ آپ نے انھیں پکڑ رکھا ہے اور دونوں ہاتھ کمان کی ڈوری کی طرح تان کر اپنے پہلوؤں سے دور رکھے۔⑧

❀ آپ ﷺ رکوع میں **"سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ"** پڑھتے تھے⑨ آپ ﷺ

---

① البخاری (۷۸۹)، مسلم (۲۸/۳۹۲) ② البخاری (۷۳۸)، مسلم (۲۲/۳۹۰)
③ مسلم (۲۲/۳۹۰) ④ ابوداود (۷۳۰) وسنده صحیح
⑤ البخاری (۸۲۸) ⑥ مسلم (۲۴۰/٤۹۸)
⑦ ابوداود (۷۷۰) وسنده صحیح
⑧ ابوداود (۷۳٤) وسنده حسن، وقال الترمذی (۲٦۰) "حدیث حسن صحیح" وصححه ابن خزیمه (٦۸۹) وابن حبان، الاحسان (۱۸۷۱)
⑨ مسلم (۷۷۲) ولفظه "ثم رکع فجعل یقول: سبحان ربی الله العظیم، فکان رکوعه نحوا من قیامه

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا حکم دیتے تھے کہ یہ دعا رکوع میں پڑھیں۔ ①

آپ ﷺ سے رکوع میں درج ذیل دعائیں بھی ثابت ہیں:

← ((سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ)) ②

← ((سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ، رَبُّ الْمَلَائِکَةِ وَالرُّوْحِ)) ③

← ((سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ)) ④

← ((اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ)) ⑤

ان میں سے جونسی مرضی دعا پڑھ لیں۔

❀ ایک شخص نماز صحیح نہیں پڑھ رہا تھا' آپ ﷺ نے اسے نماز کا طریقہ سکھانے کے لیے فرمایا: ''جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو پورا وضو کر' پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے تکبیر (اللہ اکبر) کہہ' پھر قرآن میں سے جو میسر ہو پڑھ' پھر اطمینان سے رکوع کر' پھر اٹھ کر (اطمینان سے) برابر کھڑا ہو جا' پھر اطمینان سے سجدہ کر' پھر اطمینان سے اٹھ کر بیٹھ جا' پھر اطمینان سے (دوسرا) سجدہ کر' پھر (دوسرے سجدے سے) اطمینان سے اٹھ کر بیٹھ جا' پھر اپنی ساری نماز میں اسی طرح کر۔'' ⑥

---

① ابوداؤد (٨٦٩) وسنده حسن' ابن ماجه (٨٨٧) وصححه ابن خزيمه (٦٠١'٦٧٠) و ابن حبان' الاحسان (٨٩٨) والحاكم (١/٢٢٥'٢/٤٧٧) واختلف قول الذهبي فيه، میمون بن مہران (تابعی) اور زہری (تابعی) فرماتے ہیں کہ رکوع و سجود میں تین تسبیحات سے کم نہیں پڑھنا چاہیے (ابن ابی شيبة فى المصنف (١/٢٥٠' ح ٢٥٧١) و سنده حسن)

② البخاری (٨٣٥) واللفظ له ' مسلم (٤٠٢)۔ البخاری (٧٩٤ ' ٨١٧)' مسلم (٤٨٤)

③ مسلم (٤٨٧)

④ مسلم (٤٨٥)

⑤ مسلم (٧٧١)

⑥ البخاری (٦٢٥١)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قومہ:

❀ جب آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے اور "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ' رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ" کہتے تھے۔① "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" کہنا بھی ثابت ہے۔②

درج ذیل دعائیں بھی ثابت ہیں:

((اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔③ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوَاتِ وَ مِلْءُ الْاَرْضِ وَ مِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ④ اَھْلَ الثَّنَآءِ وَ الْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ' وَ لَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ' وَ لَا یَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ⑤ رَبَّنَا وَ لَکَ الْحَمْدُ' حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ))⑥

❀ رکوع کے بعد قیام میں ہاتھ باندھنے چاہییں یا نہیں؟ اس مسئلے میں صراحت سے کچھ بھی ثابت نہیں ہے' لہٰذا دونوں طرح عمل جائز ہے مگر بہتر یہی ہے کہ اس قیام میں

---

① البخاری (٧٣٥' ٧٣٦) امام' مقتدی اور منفرد سب کو "سمع اللّٰہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد" کہنا چاہیے۔

② البخاری (٧٨٩) بعض اوقات "ربنا ولك الحمد" جہراً کہنا بھی جائز ہے۔ عبدالرحمن بن ہرمز الاعرج سے روایت ہے کہ "سمعت ابا ھریرۃ یرفع صوتہ باللّٰھمّ ربنا ولك الحمد" یعنی میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اونچی آواز کے ساتھ "اللھم ربنا ولك الحمد" پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبۃ (١/٢٤٨' ح ٢٥٥) و سندہ صحیح

③ البخاری (٧٩٦)

④ مسلم (٤٧٦)

⑤ مسلم (٢٠٦/ ٤٧٧)

⑥ البخاری (٧٩٩)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ نہ باندھے جائیں۔[1]

سجدہ:

❀ پھر آپ ﷺ تکبیر (اللہ اکبر) کہہ کر (یا کہتے ہوئے) سجدے کے لیے جھکتے۔[2]

❀ آپ ﷺ نے فرمایا: ((اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَ لْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ))

”جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے (بلکہ) اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں سے پہلے (زمین پر) رکھے۔“ آپ ﷺ کا عمل بھی اسی کے مطابق تھا۔[3]

❀ آپ ﷺ سجدے میں ناک اور پیشانی زمین پر (خوب) جما کر رکھتے، اپنے بازوؤں کو اپنے پہلو (بغلوں) سے دور رکھتے اور دونوں ہتھیلیاں کندھوں کے برابر (زمین) پر رکھتے۔[4] وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”آپ ﷺ نے جب

---

[1] امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے چاہییں یا چھوڑنے چاہئیں تو انھوں نے فرمایا: ”ارجو ان لا يضيق ذلك ان شاء الله“ مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ اس میں کوئی تنگی نہیں ہے۔ (مسائل احمد : رواية صالح بن احمد ابن حنبل (٦١٥)

[2] البخاری (٨٠٣)، مسلم (٢٨/٣٢٩)

[3] ابوداود (٨٤٠) وسنده صحيح على شرط مسلم، النسائی (١٠٩٢) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھٹنوں سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ (زمین پر) رکھتے تھے (البخاری قبل حدیث: ٨٠٣) اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔ (صحيح ابن خزيمة : (٦٢٧) وسنده حسن و صححه الحاكم على شرط مسلم (١/٢٢٦) ووافقه الذهبی جس روایت میں آیا ہے کہ نبی کریم ﷺ سجدہ میں جاتے وقت پہلے گھٹنے اور پھر ہاتھ رکھتے تھے (ابوداؤد: ٨٣٨ وغیرہ) یہ شریک بن عبداللہ القاضی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، اس کے تمام شواہد بھی ضعیف ہیں۔

[4] ابوداود (٧٣٤) و سنده حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سجدہ کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے کانوں کے برابر رکھا۔"①

❀ آپ ﷺ سجدے میں اپنے دونوں بازوؤں کو اپنی بغلوں سے ہٹا کر رکھتے تھے۔② آپ ﷺ سجدے میں اپنے ہاتھ (زمین پر) رکھتے' نہ تو انھیں بچھا دیتے اور نہ (بہت) سمیٹ لیتے' اپنے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھتے'③ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔④ آپ ﷺ فرماتے تھے: "سجدے میں اعتدال کرو' کتے کی طرح بازو نہ بچھاؤ۔"⑤ آپ ﷺ فرماتے تھے: "مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے' پیشانی' ناک' دونوں گھٹنے اور دونوں قدموں کے پنجے۔"⑥

❀ آپ ﷺ فرماتے تھے: "جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو سات اطراف (اعضا) اس کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں' چہرہ' ہتھیلیاں' دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔"⑦ معلوم ہوا کہ سجدے میں ناک' پیشانی' دونوں ہتھیلیوں' دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کا زمین پر لگانا ضروری ہے۔ ایک روایت میں ہے: ((لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَضَعْ اَنْفَهٗ عَلَی الْاَرْضِ)) "جو شخص (نماز میں) اپنی ناک' زمین پر نہ رکھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔"⑧

---

① ابوداود (٧٢٦) وسنده صحيح' النسائى (٨٩٠) وصححه ابن خزيمة (٤٨٠) وابن حبان الاحسان (١٨٦٠)

② ابو داود (٧٣٠) و سنده صحيح ③ البخارى (٨٢٨)

④ البخارى (٣٩٠)' مسلم (٤٩٥)

⑤ البخارى (٨٢٢)' مسلم (٤٩٣) اس حکم میں مرد اور عورتیں شامل ہیں لہٰذا عورتوں کو بھی چاہیے کہ سجدے میں اپنے بازو نہ پھیلائیں۔

⑥ البخارى (٨١٢)' مسلم (٤٩٠)

⑦ مسلم (٤٩١)

⑧ دار قطنى فى سننه (١/٣٤٨' ح ١٣٠٣) مرفوعا و سنده حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ آپ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اگر بکری کا بچہ آپ کے بازوؤں کے درمیان سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا تھا۔ ①

❀ سجدے میں بندہ اپنے رب کے انتہائی قریب ہوتا ہے لہٰذا سجدے میں خوب دعا کرنی چاہیے۔ ② سجدے میں درج ذیل دعائیں پڑھنا ثابت ہیں:

← ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى)) ③

← ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ)) ④

← ((سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ، رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ)) ⑤

← ((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ)) ⑥

← ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ، دِقَّهٗ وَ جِلَّهٗ وَ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَ سِرَّهٗ)) ⑦

← ((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَ بِكَ آمَنْتُ وَ لَكَ اَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ، وَ شَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ، تَبَارَكَ اللهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ)) ⑧

---

① مسلم (٤٩٦) یعنی آپ ﷺ اپنے سینے اور پیٹ کو زمین سے بلند رکھتے تھے، عورتوں کے لیے بھی یہی حکم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ((صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ)) "نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھتے ہو۔"

② مسلم (٤٨٢) ③ مسلم (٧٧٢)

④ البخاری (٧٩٤، ٨١٧)، مسلم (٤٨٤)

⑤ مسلم (٤٨٧)

⑥ مسلم (٤٨٥)

⑦ مسلم (٤٨٣)

⑧ مسلم (٧٧١)، جو دعا باسند صحیح ثابت ہو جائے سجدے میں اس کا پڑھنا افضل ہے، رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنا منع ہے، دیکھیے صحیح مسلم (٤٧٩، ٤٨٠)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ آپ ﷺ سجدے کو جاتے وقت رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔①

❀ آپ ﷺ سجدے کی حالت میں اپنی ایڑھیاں ملا دیتے تھے اور ان کا رخ قبلہ کی طرف ہوتا تھا۔② سجدے میں آپ ﷺ دونوں قدم کھڑے رکھتے تھے۔③

جلسہ:

❀ آپ ﷺ تکبیر (اللہ اکبر) کہہ کر سجدے سے سر اٹھاتے④ اور اپنا بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے⑤ آپ ﷺ سجدے سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔⑥ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''نماز میں (نبی ﷺ کی) سنت یہ ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کر کے بایاں پاؤں بچھا دیا جائے۔''⑦

❀ آپ ﷺ سجدے سے اٹھ کر (جلسے میں) کچھ دیر بیٹھے رہتے⑧ حتیٰ کہ کوئی کہنے والا کہہ دیتا: ''آپ بھول گئے ہیں۔''⑨

❀ آپ جلسے میں یہ دعا پڑھتے تھے:

((رَبِّ اغْفِرْلِی، رَبِّ اغْفِرْلِی))

---

① البخاری (٧٣٨)

② الطحاوی فی معانی الآثار (١/٢٣٤) البیهقی (٢/١١٦) و سنده صحیح و صححه ابن خزیمة (٦٥٤) وابن حبان الاحسان (١٩٣٣) والحاکم (١/٢٢٨، ٢٢٩) علی شرط الشیخین و وافقه الذهبی

③ مسلم (٤٨٦) مع شرح النووی ④ البخاری (٧٨٩)، مسلم (٣٩٢)

⑤ ابو داود (٧٣٠) و سنده صحیح

⑥ بخاری (٧٣٨)، مسلم (٣٩٠/٢٢)

⑦ البخاری (٨٢٧) ⑧ البخاری (٨١٨)

⑨ البخاری (٨٢١) مسلم (٤٧٢)

ابو داود (٨٧٤) وهو حدیث صحیح، النسائی (١٠٧٠، ١١٤٦)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا سجدہ:

❀ پھر آپ ﷺ تکبیر (اللہ اکبر) کہہ کر دوسرا سجدہ کرتے۔① آپ ﷺ سجدے میں جاتے وقت رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔② آپ سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔③

جلسہ استراحت:

❀ آپ ﷺ جب طاق (پہلی یا تیسری) رکعت میں دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو④ سجدے سے اٹھتے وقت آپ ﷺ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔⑤

❀ آپ ﷺ جب طاق (پہلی یا تیسری) رکعت میں دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو بیٹھ جاتے تھے۔⑥ دوسرے سجدے سے آپ ﷺ جب اٹھتے تو بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ آ جاتی۔⑦

❀ ایک رکعت مکمل ہوگئی، اب اگر آپ ایک وتر پڑھ رہے ہیں تو پھر تشہد، درود اور دعائیں (جن کا ذکر آگے آ رہا ہے) پڑھ کر سلام پھیر لیں۔⑧

دوسری رکعت:

❀ پھر آپ ﷺ زمین پر (دونوں ہاتھ رکھ کر) اعتماد کرتے ہوئے (دوسری رکعت

---

① البخاری (۷۸۹) مسلم (۲۸ / ۳۹۲) ② البخاری (۷۳۸)

③ مسلم (۲۱ / ۳۹۰) ④ البخاری (۷۸۹)، مسلم (۲۸/۳۹۲)

⑤ البخاری (۷۳۸)، مسلم (۲۲ / ۳۹۰) ⑥ البخاری (۸۲۳)

⑦ ابوداود (۷۳۰) وسندہ صحیح، آپ ﷺ دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنے کا حکم دیتے ہیں صحیح البخاری (۶۲۵۱) اس سنت صحیحہ کے خلاف کچھ بھی ثابت نہیں ہے۔

⑧ ایک رکعت پر اگر سلام پھیرا جائے تو تورک کرنا بھی جائز ہے اور نہ کرنا بھی مگر بہتر یہی ہے کہ تورک کیا جائے۔ ایک روایت میں ہے: ((اذا كانت السجدة التى فيها التسليم اخر رجله اليسرى وقعد متوركا على شقه الايسر)) (ابوداود: ۷۳۰ و سندہ صحیح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے) کھڑے ہو جاتے تھے۔[1]

❀ آپ ﷺ جب دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو "الحمد للہ رب العالمین" سے قراءت شروع کرتے اور سکتہ نہیں کرتے تھے۔[2] سورۂ فاتحہ سے پہلے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنے کا ذکر گزر چکا ہے۔

{فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ}[3] کی رو سے بسم اللہ سے پہلے ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)) پڑھنا بھی جائز ہے بلکہ بہتر ہے۔ پہلی رکعت میں اس کی تفصیل گزر چکی ہے۔ حدیث: ''پھر ساری نماز میں اسی طرح کر''[4] کی رو سے دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھنی چاہیے۔

تشہد:

❀ دوسری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد (تشہد کے لیے) بیٹھ جانے کے بعد آپ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے تھے۔[5] آپ ﷺ اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے ترپن کا عدد (یعنی حلقہ) بناتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے تھے[6] اور اشارہ کرتے ہوئے دعا بھی کرتے تھے۔ یہ بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھتے اور انگوٹھے کو درمیانی انگلی سے ملاتے (یعنی حلقہ بناتے) اور

---

[1] البخاری (۸۲٤) وابن خزیمة فی صحیحه (٦٨٧) ازرق بن قیس (ثقه' التقریب: ۳۰۲) سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا' آپ نماز میں اپنے دونوں ہاتھوں پر اعتماد کر کے کھڑے ہوئے۔ (مصنف ابن ابی شیبة: ۱/۳۹۵' ح ۳۹۹٦ و سنده صحیح)

[2] مسلم: (۵۹۹)' ابن خزیمة (١٦٠٣)' ابن حبان (١٩٣٦)

[3] سورة النحل: ٩٨ [4] البخاری: ٦٢٥١

[5] مسلم: ١١٢/٥٧٩ [6] مسلم: ١١٥/٥٨٠

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔① لہٰذا دونوں طرح جائز ہے۔

❀ آپ ﷺ اپنی دائیں کہنی کو دائیں ران پر رکھتے تھے۔② آپ ﷺ اپنی دونوں ذراعیں اپنی رانوں پر رکھتے تھے۔③ آپ ﷺ دایاں پاؤں کھڑا کرتے اور بایاں بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے تھے۔

❀ آپ ﷺ جب تشہد کے لیے بیٹھتے تو شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے تھی④ آپ ﷺ انگلی اٹھا دیتے اس کے ساتھ تشہد میں دعا کرتے تھے⑤ آپ ﷺ شہادت والی انگلی کو تھوڑا سا جھکا دیتے تھے⑥ آپ ﷺ اپنی شہادت والی انگلی کو حرکت دیتے (ہلاتے) رہتے تھے۔⑦

❀ آپ ﷺ اپنی شہادت کی انگلی کو قبلہ رخ کرتے اور اسی کی طرف دیکھتے رہتے تھے۔⑧

آپ ﷺ دو رکعتوں کے بعد والے (یعنی پہلے) اور چار رکعتوں کے بعد والے

---

① مسلم: ۱۱۳ / ۵۷۹

② ابو داود: ۷۲۶۔ ۹۵۷ وسنده صحيح' النسائى: ۱۲٦٦، ابن خزيمه: ۷۱۳، ابن حبان' الاحسان: ۱۸٦۰

③ النسائى (۱۲٦۵) وهو حديث صحيح بالشواهد

④ مسلم (۱۱۵/۵۸۰)

⑤ ابن ماجه (۹۱۲) وسنده صحيح' ابن حبان' الاحسان (۱۹٤۵)

⑥ ابو داؤد (۹۹۱) وسنده حسن' ابن خزيمة (۷۱٦) ابن حبان' الاحسان (۱۹٤٦)

⑦ النسائى (۱۲٦۹) و سنده صحيح' ابن خزيمة (۷۱٤)' ابن الجارود فى المنتقى (۲۰۸) ابن حبان' الاحسان (۱۸٦۰)

⑧ النسائى (۱۱٦۱) وسنده صحيح' ابن خزيمة (۷۱۹)' ابن حبان' الاحسان (۱۹٤۷) ☆ تنبیہ یہ روایت اس متن کے علاوہ صحیح مسلم (۵۸۰/۱۱٦) میں مختصراً موجود ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی آخری) تشہد' دونوں تشہدوں میں یہ اشارہ کرتے تھے۔①☆

❀ آپ ﷺ تشہد میں درج ذیل دعا (التحیات) سکھاتے تھے:

((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ الصَّلَوَاتُ وَ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ② أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ' اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ))③

❀ پھر آپ ﷺ درود پڑھنے کا حکم دیتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ' اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ))④

---

① النسائی (١١٦٢) سندہ حسن

☆ ''لا الہ' پر انگلی اٹھانا اور ''الا اللہ'' پر رکھ دینا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے' بلکہ احادیث کے عموم سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ شروع سے آخر تک حلقہ بنا کر شہادت والی انگلی اٹھائی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو (تشہد میں) دو انگلیوں سے اشارہ کر رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''احد احد'' صرف ایک انگلی سے اشارہ کرو۔ (الترمذی: ٣٥٥٧ وقال: حسن والنسائی: ١٢٧٣ وھو حدیث صحیح) اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ شروع تشہد سے لے کر آخر تک شہادت والی انگلی اٹھائی رکھنی چاہیے۔

② ''علیك سے یہاں مراد حاضر نہیں بلکہ غائب ہے' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جب رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے تو ہم ''السلام علی النبی'' پڑھتے تھے۔'' (البخاری: ٦٢٦٥) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ''علیك'' کی جگہ ''علی'' پڑھنا اس کی زبردست دلیل ہے کہ ''علیك'' سے مراد یہاں قطعاً حاضر نہیں ہے۔ یاد رہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی روایتوں کو بعد والے لوگوں کی نسبت زیادہ جانتے تھے۔

③ البخاری (١٢٠٢)]

④ البخاری (٣٣٧٠) البیھقی فی السنن الکبری (٢/١٤٨' ح ٢٨٥٦)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- دو رکعتیں مکمل ہو گئیں، اب اگر دو رکعتوں والی نماز (مثلاً صلوٰۃ الفجر) ہے تو دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں اور اگر تین یا چار رکعتوں والی نماز ہے تو تکبیر کہہ کر کھڑے ہو جائیں۔ ①
- پھر جب آپ ﷺ دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو (اٹھتے وقت) تکبیر (اللہ اکبر) کہتے ② اور رفع الیدین کرتے۔ ③
- تیسری رکعت بھی دوسری رکعت کی طرح پڑھنی چاہیے، سوائے یہ کہ تیسری اور چوتھی (آخری دونوں) رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنی چاہیے، اس کے ساتھ کوئی سورت ملائی یا نہ ملائی؟ دونوں طرح جائز ہے۔
- اگر تین رکعتوں والی نماز (مثلاً صلوٰۃ المغرب) ہے تو تیسری رکعت مکمل کرنے کے بعد دوسری رکعت کی طرح تشہد اور درود پڑھ لیا جائے اور دعا (جس کا ذکر آگے آرہا ہے) پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیا جائے۔ تیسری رکعت میں اگر سلام پھیرا جائے تو تورک کرنا چاہیے۔
- اگر چار رکعتوں والی نماز ہے تو پھر دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر چوتھی رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے۔ جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔
- چوتھی رکعت بھی تیسری رکعت کی طرح پڑھے۔

آپ ﷺ چوتھی رکعت میں تورک کرتے تھے، تورک کا مطلب ہے کہ "نمازی کا دائیں کولہے کو دائیں پیر پر اس طرح رکھنا کہ وہ کھڑا ہو اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی

---

① پہلے تشہد میں درود پڑھنا انتہائی بہتر اور موجب ثواب ہے، عام دلائل میں "قولوا" کے ساتھ اس کا حکم آیا ہے کہ درود پڑھو، اس حکم میں آخری تشہد یا پہلے تشہد کی کوئی تخصیص نہیں ہے، تاہم اگر کوئی شخص پہلے تشہد میں درود نہ پڑھے اور صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے تو یہ بھی جائز ہے، جیسا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے التحیات (عبدہ ورسولہ تک) سکھا کر فرمایا: "پھر اگر نماز کے درمیان (یعنی اول) میں ہو تو کھڑا ہو جائے۔" (مسند احمد: ۱/ ۴۵۹، ح ۴۳۸۲ و سندہ حسن)

② البخاری (۷۸۹، ۸۰۳)، مسلم (۲۸/ ۳۹۲) ③ البخاری (۷۳۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف ہو نیز بائیں کولہے کو زمین پر ٹیکنا اور بائیں پیر کو پھیلا کر دائیں طرف نکالنا۔"
(القاموس الوحید۔ص ۱۸۴۱) چوتھی رکعت مکمل کرنے کے بعد التحیات اور درود پڑھے۔ پھر اس کے بعد جو دعا پسند ہو (عربی زبان میں) پڑھ لے۔① چند دعائیں درج ذیل ہیں جنھیں رسول اللہ ﷺ پڑھتے یا حکم دیتے تھے:

← ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ))②

← ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ))③

← ((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ' وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ))④

← ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَ ارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ))⑤

---

① البخاری (۸۳۵) مسلم۔ اس پر امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ باب باندھا ہے کہ "باب ما يتخير من الدعاء بعد التشهد وليس بواجب" یعنی "تشہد کے بعد جو دعا اختیار کر لی جائے اس کا باب اور یہ دعا واجب نہیں ہے۔"

② البخاری (۱۳۷۷) مسلم (۱۳۱/۵۸۸) رسول اللہ ﷺ اس دعا کا حکم دیتے تھے۔ مسلم (۱۳۰ /۵۸۸) لہٰذا یہ دعا تشہد میں ساری دعاؤں سے بہتر ہے۔ طاؤس (تابعی) سے مروی ہے کہ وہ اس دعا کے بغیر نماز کے اعادے کا حکم دیتے تھے۔ مسلم (۱۳٤/۵۹۰)

③ البخاری (۸۳۲)' مسلم (۹۸۹) ④ مسلم (۵۹۰)

⑤ البخاری (۸۳٤)' مسلم(۲۷۰۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

←((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَ مَا اَعْلَنْتُ وَ مَا اَسْرَفْتُ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ))①

❀ ان کے علاوہ جو دعائیں ثابت ہیں ان کا پڑھنا جائز اور موجب ثواب ہے، مثلاً آپ ﷺ یہ دعا بکثرت پڑھتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ))②

دعا کے بعد آپ ﷺ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیر دیتے تھے:

((اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ))③

❀ اگر امام نماز پڑھا رہا ہو تو جب وہ سلام پھیرے تو پھر سلام پھیرنا چاہیے۔ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ((صَلَّیْنَا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فَسَلَّمْنَا حِیْنَ سَلَّمَ)) ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی سلام پھیرا۔"④

---

① مسلم (۷۷۱) ② البخاری (٤٥٢٢) ③ مسلم (۵۸۱، ۵۸۲)
اگر دائیں طرف "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" اور بائیں طرف "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہیں تو بھی جائز ہے، دیکھیے سنن ابی داؤد (۹۹۷) و سندہ صحیح۔

④ البخاری (۸۳۸) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پسند کرتے تھے کہ جب امام سلام پھیر لے تو (مقتدی) سلام پھیریں (البخاری قبل الحدیث : ۸۳۸ تعلیقا) لہٰذا بہتر یہی ہے کہ امام کے دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد ہی مقتدی سلام پھیرے، اگر امام کے ساتھ ساتھ یعنی پیچھے پیچھے بھی سلام پھیر لیا جائے تو جائز ہے۔ دیکھیے فتح الباری ۲/ ۳۲۳، باب ۱۵۳ ، یسلم حین یسلم الامام)]

★ یاد رہے کہ "صحیح نماز نبوی کا مکمل طریقہ" کے لیے حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کے ماہنامہ "الحدیث" جلد: ۱، شمارہ: ۱ سے مدد لی گئی ہے، جزاہ اللہ خیراً

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل: (۵)

روزوں کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾[البقرة : ۱۸۳]

''اے ایمان والو! تم پر (رمضان کا) روزہ رکھنا فرض کر دیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تا کہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔''

سیدنا عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! اگر میں گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں، پانچوں نمازیں پڑھوں، زکوٰۃ ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور اس (کی راتوں) کا قیام کروں تو میرا شمار کن لوگوں میں ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''صدیقین اور شہداء میں ہوگا۔''①

شیخ عمر فاروق حفظہ اللہ رقمطراز ہیں:

روزہ ایک جامع عبادت ہے اور بیک وقت ایک مسلمان کی کئی طرح سے تربیت کرتا ہے، وہ شب و روز مسلسل ایک ماہ ذہن و فکر کو نکھارتا اور سنوارتا ہے اور جس طرح کسی زنگ آلودہ برتن کو متواتر رگڑ کر صاف ستھرا بنایا جاتا ہے، اسی طرح رب کریم کی رحمت سے بندہ مومن کا ذہن و فکر پاکیزگی حاصل کر کے شاہراہ زندگی پر رواں دواں ہو جاتا ہے۔

---

① ابن خزیمة، رقم: ۲۲۱۲، قال الالبانی: صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید لکھتے ہیں:

''روزہ یہ احساس پیدا کرتا ہے کہ تم نے اپنے مالک کی رضا کے لیے طلوع فجر سے غروب آفتاب تک حلال اور مباح چیزوں سے پرہیز کیا ہے تو وہ باتیں جو پہلے ہی حرام تھیں بھلا کیسے جائز ہو جائیں گی؟ کھانے پینے کی حلال چیزوں سے تم رک گئے ہو تو کیا ظلم اور جھوٹ ایسی حرام باتوں میں تم آزاد رہو گے؟ اگر تمھیں تھوڑا سا بھی شعور ہے اور تمھارے پہلو میں جو دل ہے' اس میں حیا کی تھوڑی سی بھی رمق ہے تو پھر شرمساری پیدا ہو گی اور فوراً ظلم و زیادتی اور کذب و دروغ گوئی سے رک جاؤ گے۔ ایسا روزہ جس میں کھانے پینے سے ہاتھ تو روک لیا جائے مگر مکر و فریب کو جاری رکھا جائے اللہ تعالیٰ کو قطعاً ناپسند ہے اور اجر و ثواب سے وہ خالی ہے۔''[1]

رمضان کے روزے

حدیث (۱):

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَ الْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَ رَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ))[2]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیانی مدت کے گناہوں کو مٹا دینے والے ہیں جب کہ بڑے گناہوں سے بچا جائے۔''

---

① الحكمة، ص: ۱۳۹، ۱٤۰

② مسلم' كتاب الطهارة' باب فضل الوضوء والصلاة عقبه، رقم: ۵۵۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث (۲):

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)) [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص رمضان کا روزہ ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رکھے تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

یوم عرفہ کا روزہ

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((صِیَامُ یَوْمِ عَرَفَةَ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ بَعْدَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ)) [2]

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے (قوی) امید ہے کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے ایک سال بعد اور ایک سال پہلے کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔''

یوم عرفہ ۹ ذی الحجہ کے دن کو کہا جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اہل علم کے نزدیک عرفہ کے دن روزہ رکھنا مستحب ہے سوائے (ان لوگوں کے جو) عرفہ میں موجود ہوں۔

آئندہ سال کے گناہوں کو مٹانے کا مطلب ایک تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی گناہوں سے حفاظت کرے گا' دوسرا مطلب یہ ہے کہ آئندہ سال اس سے جو گناہ ہوں گے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے انھیں بھی دھو ڈالے گا۔ واللہ اعلم۔

---

[1] بخاري' كتاب الايمان' باب صوم رمضان احتساباً من الايمان، رقم: ٣٨

[2] ترمذي، كتاب الصوم، باب ما جاء في فضل صوم يوم عرفة، رقم: ٧٥٩ وقال: حديث ابي قتادة حديث حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوم عاشوراء کا روزہ

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((صِیَامُ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ)) [1]

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے (قوی) امید ہے کہ اللہ تعالیٰ عاشوراء کے روزے سے ایک سال پہلے کے گناہ معاف کر دے گا۔''

یوم عاشوراء دس محرم کو کہتے ہیں۔ دوسری احادیث میں ہے کہ نبی ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ یہودی دس محرم کا روزہ رکھتے ہیں' آپ نے ان سے پوچھا: ''تم اس دن روزہ کیوں رکھتے ہو؟'' تو انھوں نے کہا: اس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات عطا فرمائی تھی' اس خوشی میں ہم روزہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے بھی دس محرم کا روزہ رکھا پھر آپ نے فرمایا: ''اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نو محرم کا روزہ رکھوں گا۔'' [2]

معلوم ہوا کہ دس کے ساتھ نو محرم کے روزے کو بھی ملانا چاہیے تا کہ یہود کی مخالفت ہو جائے جو اصل مقصود ہے' باقی اصل روزہ تو یوم عاشوراء دس محرم ہی کا ہے' دس محرم کا روزہ تو صرف یہود کی مخالفت کی وجہ سے ہے' لہٰذا احتیاط بھی اسی میں ہے کہ دس محرم کے ساتھ نو محرم کا روزہ بھی ملایا جائے، صرف نو محرم ہی کا روزہ رکھنا مناسب نہیں۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے نو محرم کا روزہ نہیں بلکہ دس محرم کا روزہ رکھا' نو محرم کے روزے کی صرف خواہش کی تھی اور یہ خواہش صرف اور صرف یہود سے مخالفت کی بنا پر کی تھی' لہٰذا نو اور دس محرم دونوں کے روزے

---

[1] ترمذی'کتاب الصیام'باب ماجاء فی الحث علی صوم یوم عاشوراء، رقم: ۷۵۲ قال الالبانی: صحیح

[2] مسلم' کتاب الصیام' باب ای یوم یصام فی عاشوراء، رقم: ۲۶۶٦

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھنے سے دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے گا اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ دس محرم کا روزہ رکھنے کی ممانعت بھی کسی حدیث میں نہیں آئی۔ واللہ اعلم بالصواب

مولانا عبدالغفور اثری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ کسی نیک کام میں بھی یہود و نصاریٰ کی مشابہت پسند نہیں فرماتے تھے' اسی لیے آئندہ سال دسویں محرم کے ساتھ نویں محرم کا روزہ رکھنے کا عزم کیا' تو ہمیں بھی چاہیے کہ جب محرم کا مہینہ آئے تو نویں اور دسویں محرم کے دو روزے رکھیں۔''[1]

---

[1] تحفہ رمضان، ص: ۱۲۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل: (٦)

حج و عمرہ کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ﴾ [آل عمران : ٩٧]

''لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا (فرض) ہے' اس شخص کے لیے جو راستے کی استطاعت رکھے اور جو کوئی انکار کرے تو (سن لو) بے شک اللہ جہان والوں سے بے نیاز ہے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا: ''لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے لہٰذا حج کرو۔'' ایک آدمی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال حج کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے حتیٰ کہ صحابی نے تین مرتبہ یہی سوال کیا تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تم یہ نہ کر سکتے۔'' پھر فرمایا: ''جو چیز میں تمھیں بتانا چھوڑ دوں اس بارے میں تم مجھ سے سوال نہ کرو' تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء سے زیادہ سوال کرنے اور ان میں اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے' لہٰذا جب میں تمھیں کسی بات کا حکم دوں تو حسب استطاعت اس پر عمل کرو اور جب کسی چیز سے منع کروں تو رک جاؤ (سوال و جواب مت کیا کرو)۔''①

ثابت ہوا کہ زندگی میں صرف ایک مرتبہ بیت اللہ کا حج فرض ہے اور وہ بھی اس پر جو استطاعت رکھے' اگر کسی کے پاس استطاعت نہیں ہے تو اس پر حج فرض نہیں ہے۔

---

① مسلم' كتاب الحج' باب فرض الحج مرة في العمر' رقم: ٣٢٥٧

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استطاعت کے بارے میں مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

استطاعت سے مراد یہ ہے کہ بیت اللہ شریف جانے اور واپس آنے کا خرچ اس کے پاس موجود ہو اور اس سفر حج میں اپنی اپنے گھر سے غیر موجودگی کے دوران اہل خانہ کو معمول کے مطابق خرچ دے کر جائے نیز راستہ پُر خطر نہ ہو یعنی اسے اپنی جان و مال کا خطرہ نہ ہو اور اس کی جسمانی صحت اس قابل ہو کہ حج اور سفر حج کی صعوبتوں کو برداشت کر سکتا ہو۔ اگر کسی کے پاس حج کا اور اہل خانہ کا خرچ موجود ہو اور راستہ بھی پر امن ہو مگر جسمانی صحت ساتھ نہ دے سکتی ہو تو کسی تندرست شخص سے اپنی طرف سے حج کروا سکتا ہے جو پہلے خود اپنا فریضہ حج ادا کر چکا ہو۔ جو شخص مسنون طریقہ اور شرعی تقاضوں کے عین مطابق مکمل حج کرے تو اس کے گناہ بھی اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔[1]

❑ حَج

حدیث (۱):

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ))[2]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے حج کیا اور اس میں کوئی فحش بات اور برائی کا کام نہ کیا تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''

---

① تیسیر القرآن: ۱/ ۲۷۱

② ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی ثواب الحج والعمرة، رقم: ۸۱۱، وقال: حدیث ابی ھریرة حدیث حسن صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث (۲):

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ : فَقُلْتُ: اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلِاُبَايِعْكَ، فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ، قَالَ: فَقَبَضْتُ يَدِيْ، قَالَ: ((مَالَكَ يَا عَمْرُو!)) قَالَ: قُلْتُ: اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ، قَالَ: ((تَشْتَرِطُ بِمَا ذَا؟)) قُلْتُ: اَنْ يُّغْفَرَ لِيْ، قَالَ: ((اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو! اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ)) ①

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اپنا دایاں ہاتھ آگے کیجیے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں۔ نبی ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے کیا تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا' نبی ﷺ نے پوچھا: ''اے عمرو! کیا ہوا؟'' میں نے کہا: ایک شرط رکھنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون سی شرط رکھنا چاہتا ہے؟'' میں نے کہا: (گناہوں کی) مغفرت کی۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمرو! کیا تجھے معلوم نہیں کہ بے شک اسلام پچھلے گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور بے شک ہجرت بھی پچھلے گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور بے شک حج بھی گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

حدیث (۳):

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ)) ②

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

---

① مسلم' كتاب الايمان' باب كون الاسلام يهدم ما كان قبله ......، رقم:۳۲۱

② بخاری' كتاب المناسك' باب فضل الحج المبرور، رقم: ۱۵۲۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جس نے اللہ کے لیے حج کیا اور اس میں کوئی فحش بات اور برائی کا کام نہ کیا تو وہ اس دن کی طرح گناہوں سے پاک ہو کر واپس لوٹے گا جس دن اسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔"

اللہ کے لیے حج کا مطلب یہ ہے کہ حج کرنے والے کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری اور اس کی رضا و خوشنودی کا حصول ہو۔

رَفَثَ یہ ایک ایسا جامع کلمہ ہے جس میں ہر قسم کی لغو اور بیہودہ بات داخل ہے حتیٰ کہ بیوی کے ساتھ صحبت کا ذکر کرنا اور اس قسم کی بات کا آنکھ یا ہاتھ سے اشارہ کرنا بھی داخل ہے۔

فسق یہ بھی ایک ایسا کلمہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی ہر طرح کی نافرمانی کو شامل ہے۔

❑ حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونا

حدیث (۱):

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ! مَا أَرَاكَ تَسْلِمُ إِلاَّ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ مَسْحَهُمَا يَحُطَّانِ الْخَطِيْئَةَ)) وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : ((مَنْ طَافَ سَبْعًا فَهُوَ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ))[1]

عبداللہ بن عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ ایک شخص نے (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے) کہا: اے ابو عبدالرحمن ! میں دیکھتا ہوں کہ آپ صرف ان دو کونوں (حجر اسود اور رکن یمانی) ہی کو چھوتے ہیں (کیا وجہ ہے) انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: "بے شک ان دو کونوں کو چھونے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔" اور میں نے آپ کو یہ بھی فرماتے سنا: "جو شخص سات چکر لگائے، اسے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔"

---

① نسائي، كتاب مناسك الحج : باب ذكر الفضل في الطواف......، رقم: ٢٩٢٢، وسنده حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث (۲):

عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَفْعَلُهُ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: اِنَّكَ تُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ: اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا)) وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَأَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ)) وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطِيْئَةً وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً))[1]

جناب ابن عبید بن عمیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما دو رکنوں (حجر اسود و رکن یمانی) پر بڑی دیر تک ٹھہرے رہتے تھے، میں نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمن! (ابن عمر کی کنیت ہے) آپ ان دونوں رکنوں پر جس شدت کے ساتھ ٹھہرتے ہیں میں نے کسی صحابی کو یہاں ایسے ٹھہرتے نہیں دیکھا؟ انھوں نے فرمایا: میں ایسے کیوں نہ کروں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''ان دونوں رکنوں کو چھونا گناہوں کا کفارہ ہے۔'' اور میں نے آپ ﷺ کو یہ بھی فرماتے سنا: ''جس نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور انھیں اچھی طرح شمار کیا تو اس کے لیے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے۔'' اور میں نے آپ کو یہ بھی فرماتے سنا ہے کہ ''(طواف کرنے والا) اپنا قدم نہیں رکھتا اور نہ اٹھاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔''

---

[1] ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی الاستلام الرکنین، رقم: ۹۵۹، قال الالبانی: صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرہ

حدیث(۱):

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَیْنَهُمَا وَ الْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلاَّ الْجَنَّةَ)) ①

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کا بدلا تو جنت ہی ہے۔''

حج مبرور اس حج کو کہتے ہیں جو صرف اللہ کی رضا کے لیے حلال کمائی سے سنت کے مطابق ادا کیا جائے اور جو لڑائی جھگڑے اور فحش گوئی سے پاک ہو۔

حدیث(۲):

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَابِعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا یَنْفِیَانِ الْفَقْرَ وَ الذُّنُوْبَ كَمَا یَنْفِی الْكِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ وَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ لَیْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةَ)) ②

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حج اور عمرہ ایک دوسرے کے بعد کرو کیونکہ یہ دونوں تنگ دستی اور گناہوں کو ایسے

---

① بخاری، کتاب العمرة، باب وجوب العمرة وفضلها، رقم: ۱۷۷۳

② ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرة، رقم: ۸۱۰، وقال: حدیث ابن مسعود حدیث حسن صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مٹا دیتے ہیں جیسے (آگ کی) بھٹی لوہے اور سونے اور چاندی کے زنگ کو دور کرتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ [البقرة: ١٩٦]

"اور اللہ ہی کے لیے حج اور عمرہ پورا کرو۔"

اس آیت میں جس طرح حج کا حکم دیا گیا ہے ویسے ہی عمرے کا بھی دیا گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ اکثر علماء نے پوری زندگی میں ایک دفعہ عمرہ کرنا واجب قرار دیا ہے۔ امام المحدثین امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں "کتاب العمرة" کے تحت جو باب باندھا ہے وہ ہے "باب وجوب العمرة و فضلها" امام بخاری کی اس تبویب سے بھی عمرے کا واجب ہونا ثابت ہو رہا ہے۔

استاذ محترم الشیخ مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

"عمرہ بھی پہلی بار بندے پر واجب ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

"کوئی شخص ایسا نہیں مگر اس پر حج اور عمرہ ضروری ہے۔" عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی فرمایا: "اللہ کی کتاب میں حج کے ساتھ عمرے کا بھی ذکر ہے، جیسا کہ فرمایا: "حج اور عمرہ پورا کرو۔" امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح البخاری "کتاب العمرة، باب وجوب العمرة وفضلها" قائم کر کے یہ آثار ذکر کیے ہیں اور سمجھایا ہے کہ عمرہ واجب ہے۔"[1]

---

[1] تفہیم دین، ص: ٢٧٤

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل:(۷)

جہاد فی سبیل اللہ کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ وَ الْقُرْاٰنِ ؕ وَ مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾[التوبة: ١١١]

''بے شک اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لیے ہیں اس کے بدلے کہ بے شک ان کے لیے جنت ہے وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، پس قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں، یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں اس (اللہ) کے ذمہ پکا وعدہ ہے اور اللہ سے زیادہ اپنا وعدہ پورا کرنے والا کون ہے؟ پس اپنے اس سودے پر خوب خوش ہو جاؤ جو تم نے اس سے کیا ہے اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔''

دین اسلام کی سربلندی اور اس کی اشاعت وحفاظت کے لیے کی جانے والی ہر قسم کی کوشش کو جہاد کہا جاتا ہے، اس کی کئی اقسام ہیں جن میں سے ایک جہاد بالسیف بھی ہے۔ یعنی اللہ کے دشمنوں سے باقاعدہ جنگ اور قتال کرنا، یہ جہاد کی سب سے اعلیٰ اور افضل قسم ہے، اس کے فضائل بھی ان گنت ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجاہد کے گناہوں پر معافی کا قلم پھیر دیتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⊙...... جہاد فی سبیل اللہ

﴿ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ○ ﴾

[آل عمران:۱۹۵]

”پس جن لوگوں نے ہجرت کی اور انھیں ان کے گھروں سے نکالا گیا اور وہ میری راہ میں ستائے گئے اور انھوں نے قتال کیا اور وہ قتل کیے گئے میں ضرور ضرور ان سے ان کے گناہ مٹادوں گا اور ضرور ضرور انہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے بہترین نہریں بہتی ہیں۔ یہ ان کی جزا ہے اللہ کے ہاں، اور بہترین جزا اللہ ہی کے پاس ہے۔“

﴿ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ يُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ ﴾[الصف : ۱۱، ۱۲]

”تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ذریعے جہاد کرو، یہی تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم علم رکھو۔ وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے گناہ کو معاف کر دے گا اور تمھیں ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں اور پاکیزہ گھروں میں (داخل کرے گا) جو جنت عدن میں ہیں، یہی بہت بڑی کامیاب ہے۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

□ شہادت

حدیث (۱):

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلشَّهِيْدِ كُلَّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ))①

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ شہید کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے سوائے قرض کے۔''

حدیث (۲):

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَامَ فِيْهِمْ فَذَكَرَ: ((اَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَ الْاِيْمَانَ بِاللهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ)) فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَتُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَایَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ، اِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَ اَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((كَيْفَ قُلْتَ؟)) قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَتُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَایَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ، وَ اَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ، فَاِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِيْ ذٰلِكَ))②

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا

---

① مسلم' كتاب الامارة ' باب من قتل فى سبيل اللّٰه ......، رقم:٤٨٨٣

② ايضاً، رقم: ٤٨٨٠

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام اعمال میں سے افضل عمل ہے۔'' ایک آدمی کھڑا ہوا' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ بتلایئے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو مجھ سے میری خطائیں معاف کر دی جائیں گی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، اگر تو اللہ کی راہ میں شہید ہو گیا اس حال میں کہ تو صبر کرنے والا' ثواب کی نیت رکھنے والا' آگے بڑھ کر (دشمن پر) حملہ کرنے والا ہو نہ کہ پیٹھ دکھانے والا۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے کیسے کہا تھا؟'' اس نے (سوال دہراتے ہوئے) کہا: یہ بتلایئے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا مجھ سے میری غلطیاں معاف کر دی جائیں گی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! (معاف کر دی جائیں گی لیکن) جب تو صبر کرنے والا' ثواب کی نیت رکھنے والا' آگے بڑھ کر حملہ کرنے والا ہو نہ کہ پیٹھ دکھانے والا سوائے قرض کے، کیونکہ جبریل علیہ السلام نے مجھے (ابھی ابھی) یہ بات بتائی ہے۔''

اس حدیث کی شرح میں حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ نے لکھا ہے:

اس میں ایک تو شہادت کا عظیم اجر وثواب بیان کیا گیا ہے کہ وہ انسان کی کوتاہیوں کا کفارہ بن جاتی ہے' لیکن اس کے ساتھ اس کی چار شرطیں بھی بیان کی ہیں جو حدیث میں مذکور ہیں' ان کے بغیر کوئی شہادت عنداللہ مقبول نہیں۔ حقوق العباد معاف نہیں ہوں گے جیسے قرض ہے' اسی طرح کبیرہ گناہ بھی خالص توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے البتہ قرض کے بارے میں بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ قرض سے مراد وہ قرض ہے جو طاقت رکھنے کے باوجود ادا نہ کیا ہو' تاہم جس قرض کی بابت ادائیگی کی صحیح نیت ہو لیکن عدم استطاعت کی وجہ سے ادائیگی میں تاخیر ہو گئی ہو حتیٰ کہ وہ موت سے ہم کنار ہو گیا تو اللہ کے فضل وکرم سے امید ہے کہ وہ معاف فرما دے گا اور قرض خواہ کو بھی اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے راضی فرمائے گا۔ بعض احادیث سے بھی اس مضمون کی تائید ہوتی ہے۔ [1]

---

[1] رياض الصالحين (٢/ ١٨٤)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث (۳):

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اَلْقَتْلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُکَفِّرُ کُلَّ شَیْئٍ اِلَّا الدَّیْنَ))[1]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونا ہر چیز کا کفارہ بن جاتا ہے سوائے قرض کے۔''

حدیث (۴):

عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِیِّ ۔ وَ کَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْقَتْلُ ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی اِذَا لَقِیَ الْعَدُوَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰی یُقْتَلَ، فَذٰلِکَ الشَّهِیْدُ الْمُمْتَحَنُ فِیْ خَیْمَةِ اللّٰهِ تَحْتَ عَرْشِهٖ، لَا یَفْضُلُهُ النَّبِیُّوْنَ اِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ، وَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ قَرَفَ عَلٰی نَفْسِهٖ مِنَ الذُّنُوْبِ وَ الْخَطَایَا، جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَ مَالِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی اِذَا لَقِیَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰی یُقْتَلَ، فَمُصْمِصَةٌ مَحَتْ ذُنُوْبَهٗ وَ خَطَایَاهُ، اِنَّ السَّیْفَ مَحَّاءُ الْخَطَایَا وَ اُدْخِلَ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَآءَ، فَاِنَّ لَهَا ثَمَانِیَةَ اَبْوَابٍ، وَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ وَ بَعْضُهَا اَسْفَلُ مِنْ بَعْضٍ، وَ رَجُلٌ مُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَ مَالِهٖ حَتّٰی اِذَا لَقِیَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یُقْتَلَ فَاِنَّ ذٰلِکَ فِی النَّارِ، اَلسَّیْفُ لَا یَمْحُو النِّفَاقَ))[2]

---

① مسلم' کتاب الامارة' باب من قتل فی......، رقم: ٤٨٨٤

② مسند احمد: ٤/ ١٨٦ قال الهیثمی فی المجمع: (٥/ ٣٧٨) رواه احمد والطبرانی، ورجال احمد رجال الصحیح خلا المثنی الاملوکی وهو ثقة

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عتبہ بن عبد سلمی جو نبی ﷺ کے صحابی ہیں، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(جنگ میں) قتل ہونے والے لوگ تین (قسم کے) ہیں: ایک وہ مومن آدمی جس نے اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کیا یہاں تک کہ جب دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی تو لڑتا ہوا شہید ہو گیا' پس یہ آزمایا ہوا شہید اللہ تعالیٰ کے خیمے میں اس کے عرش کے نیچے ہوگا۔ انبیاء علیہم السلام صرف درجہ نبوت کی وجہ سے اس سے افضل ہوں گے۔ اور ایک وہ مومن شخص جو اپنی کوتاہیوں اور گناہوں کی وجہ سے بہت ڈرا ہوا تھا' اس نے اپنی جان و مال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ جب دشمن سے مقابلہ ہوا تو لڑتے ہوئے شہید ہو گیا۔ یہ شہادت بھی خالص ہے جو اس کے گناہوں اور غلطیوں کو مٹا دے گی کیونکہ تلوار (شہادت) گناہوں کو مٹا دینے والی چیز ہے اور یہ شخص جنت کے جس دروازے سے چاہے گا داخل کر دیا جائے گا۔ پس بے شک جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے سات دروازے ہیں۔ اس کے بعض دروازے بعض دوسرے سے نیچے ہیں۔ اور ایک وہ منافق شخص جس نے اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہاں تک جب دشمن سے مقابلہ ہوا تو لڑ کر قتل ہو گیا' تو بلاشبہ یہ شخص جہنمی ہے کیونکہ تلوار نفاق کو نہیں مٹاتی۔''

❀❀............❀❀............❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل:(۸)

اذکار ودعاوں کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ ﴾

[الاحزاب : ٤١-٤٢]

''اے ایمان والو! اللہ کو کثرت سے یاد کرو اور صبح وشام اس کی تسبیح بیان کرو۔''

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اسلام کے احکام بہت زیادہ ہیں (سب کو میں یاد نہیں رکھ سکتا) لہٰذا مجھے کوئی آسان سی چیز بتا دیں جس پر میں عمل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہنی چاہیے۔''[1]

☐ تسبیح، تکبیر، تہلیل

حدیث (۱):

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَبَّحَ اللّٰهِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلٰثِيْنَ وَ حَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ وَ كَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَ تِسْعُوْنَ، وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ،

---

① ترمذی، کتاب الدعوات، باب فضل الذکر، رقم: ۳۳۷۵ وقال: هذا حدیث حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، غُفِرَتْ خَطَایَاہُ وَ اِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ))[1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہے تو یہ ۹۹ (کلمات) ہوں گے اور پورا سویں کرے: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر))

((اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے)) تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔''

حدیث (۲):

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ قَالَ فِیْ دُبُرِ صَلَاۃِ الْفَجْرِ وَ هُوَ ثَانٍ رِجْلَیْهِ قَبْلَ اَنْ یَتَکَلَّمَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ وَ لَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَ مَحٰی عَنْهُ عَشْرَ سَیِّاٰتٍ وَ رَفَعَ لَهٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَ کَانَ یَوْمَهٗ ذٰلِکَ کُلَّهٗ فِیْ حِرْزٍ مِنْ کُلِّ مَکْرُوْهٍ وَحُرِسَ مِنَ الشَّیْطَانِ وَ لَمْ یَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ یُدْرِکَهٗ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ اِلَّا الشِّرْكَ بِاللّٰهِ تَعَالٰی))[2]

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص

---

[1] مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر......، رقم: ۱۳۵۲

[2] ترمذی، کتاب الدعوات، باب، رقم: ٣٤٧٤، وقال: هذا حدیث حسن صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبح کی نماز کے بعد دونوں پاؤں موڑنے کی حالت میں کسی سے بات کرنے سے پہلے دس مرتبہ یہ (دعا) پڑھے:

((لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ))

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' سارا ملک اسی کا ہے اور اسی کے لیے ساری تعریف ہے' وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے' اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی' دس برائیاں مٹا دی جائیں گی اور جنت میں دس درجے بلند کیے جائیں گے اور وہ پورا دن شیطان سے اور مکروہات سے محفوظ رہے گا اور اس دن شرک کے علاوہ اور کوئی گناہ اسے نہ پہنچ سکے گا۔''

حدیث (۳):

عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ شَبِیْبٍ السَّبَأِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلٰی اِثْرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ اللّٰہُ مَسْلَحَۃً یَحْفَظُوْنَہٗ مِنَ الشَّیْطَانِ حَتّٰی یُصْبِحَ، وَکَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوْجِبَاتٍ وَ مَحَا عَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ مُوْبِقَاتٍ وَکَانَتْ لَہٗ بِعَدْلِ عَشْرِ رِقَابٍ مُؤْمِنَاتٍ)) [1]

سیدنا عمارہ بن شبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے (نماز) مغرب کے فوراً بعد دس مرتبہ کہا:

((لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٍ))

---

[1] ترمذی' کتاب الدعوات' باب، رقم: ۳۵۳۴، وقال: ھذا حدیث حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے محافظ (فرشتہ) مقرر فرما دیتا ہے جو صبح تک شیطانوں سے اس کی حفاظت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کر دینے والی دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور ہلاک کر دینے والی دس برائیاں مٹا دیتا ہے اور اسے دس مومن غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔"

حدیث (۴):

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ: ((اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَتُسَاقِطُ مِنْ ذُنُوْبِ الْعَبْدِ كَمَا تَسَاقَطَ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ))[1]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ ایک درخت کے پاس سے گزرے جس کے پتے سوکھے ہوئے تھے' آپ نے اس پر چھڑی ماری تو اس درخت کے پتے جھڑنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ)) یہ (کلمات) بندے کے گناہ اس طرح گرا دیتے ہیں جس طرح اس درخت سے پتے گر رہے ہیں۔"

حدیث (۵):

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ، فِیْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَ اِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ))[2]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس

---

① ترمذی' كتاب الدعوات' باب، رقم: ۳۵۳۳، قال الالبانی: حسن

② بخاری' كتاب الدعوات' باب فضل التسبيح، رقم: ٦٤٠٥

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شخص نے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" دن میں سو مرتبہ کہا اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔"

حدیث (٦):

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ، فِیْ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ کَانَتْ لَهٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَکُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِیَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَیِّئَةٍ، وَ کَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّیْطَانِ یَوْمَهٗ ذٰلِکَ حَتّٰی یُمْسِیَ، وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَکْثَرَ مِنْهُ)) ①

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے دن میں سو مرتبہ یہ کہا:

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ))

تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا' اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کی سو برائیاں مٹا دی جائیں گی اور اس دن وہ شام تک کے لیے شیطان کے اثر سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس دن اس سے بہتر کام کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا سوائے اس شخص کے جو اس سے زیادہ عمل کرے۔"

حدیث (٧):

عَنْ سَعْدٍ قَالَ، کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّکْسِبَ کُلَّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ؟)) فَسَاَلَهٗ

---

① بخاری' کتاب الدعوات' باب فضل التهليل، رقم: ٦٤٠٣

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سَائِلٌ مِنْ جُلَسَآئِهٖ: كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: ((يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ اَلْفُ حَسَنَةٍ، وَتُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيئَةٍ)) [1]

سیدنا سعد (بن ابی وقاص) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمھارا ایک روزانہ ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز آ گیا ہے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھنے والوں میں سے کسی نے پوچھا: ہم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کیسے کمائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھے تو اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہزار گناہ معاف کیے جائیں گے۔''

حدیث (۸):

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا عَلَى الْاَرْضِ اَحَدٌ يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)) [2]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اہل زمین میں سے جو شخص یہ کلمات ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) کہتا ہے تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔''

---

[1] مسلم' كتاب الذكر' باب فضل التهليل و التسبيح والدعاء، رقم: ٦٨٥٢

[2] ترمذی' کتاب الدعوات' باب ما جاء فی فضل التسبیح......، رقم: ٣٤٦٠، وقال: هذا حديث حسن غريب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث (۹):

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اصْطَفٰی مِنَ الْكَلَامِ اَرْبَعًا: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، كُتِبَتْ لَهٗ عِشْرُوْنَ حَسَنَةً وَحُطَّ عَنْهُ عِشْرُوْنَ سَيِّئَةً، وَمَنْ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، فَمِثْلُ ذٰلِكَ: وَ مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَمِثْلُ ذٰلِكَ، وَ مَنْ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ كُتِبَ لَهٗ بِهَا ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً وَ حُطَّ عَنْهُ بِهَا ثَلَاثُوْنَ سَيِّئَةً))①

سیدنا ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے کلام میں سے چار کلمات کو چنا ہے:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ))

اور جو شخص ''سُبْحَانَ اللّٰه'' کہے اس کے لیے بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے بیس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جو ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہے تو اس کے لیے بھی یہی ثواب ہے، اور جو ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' پڑھے اس کے لیے بھی یہی ثواب ہے، اور جو سچے دل سے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ'' کہے اس کے لیے اس کی بدولت تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور تیس گناہ اس کے معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

☐ درود

عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ))②

---

① أحمد ۲/ ۳۱۰؛ حاکم: ۱/ ۵۱۳، وقال: هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ووافقه الذهبی۔ ② نسائی، کتاب الافتتاح، باب الفضل فی الصلاة علی النبی ﷺ، رقم: ۱۲۹۷، قال البانی: صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک (مرتبہ) درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہ معاف کرے گا اور دس درجے بلند کرے گا۔"

کفارہ مجلس کی دعا:

حدیث (۱):

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ جَلَسَ فِیْ مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ، اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِیْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ))[1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں فضول و بے ہودہ باتیں ہو جائیں تو وہ مجلس سے اٹھنے سے پہلے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ))

(اے اللہ! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔) پڑھ لے تو اس کی اس مجلس کی بے ہودہ و فضول باتیں معاف کر دی جاتی ہیں۔"

حدیث (۲):

عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ بِاٰخِرِهٖ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّقُوْمَ مِنَ الْمَجْلِسِ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ

---

[1] ترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا قام من مجلسه رقم: ۳۴۳۳ وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّكَ لَتَقُوْلُ قَوْلًا مَا كُنْتَ تَقُوْلُهٗ فِيْمَا مَضٰى، قَالَ: ((كَفَّارَةٌ لِمَا يَكُوْنُ فِي الْمَجْلِسِ)) ①

سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آخری ایام میں جب کسی مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تو فرماتے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ))

ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! پہلے تو آپ یہ دعا نہیں پڑھا کرتے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کفارہ ہے (ان گناہوں کا) جو مجلس میں ہوئے ہیں۔''

حدیث (۳):

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا اَوْ صَلّٰى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ، فَسَأَلَتْهُ عَائِشَةُ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ: ((اِنْ تَكَلَّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَاِنْ تَكَلَّمَ بِغَيْرِ ذٰلِكَ كَانَ كَفَّارَةً لَهٗ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ)) ②

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز سے فارغ ہوتے تو کچھ کلمات پڑھتے، سیدہ عائشہ نے ان کلمات کے متعلق آپ سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کسی نے خیر کی بات (مجلس میں) کی ہو تو (ان کلمات کے پڑھنے سے) قیامت تک اس پر مہر لگ جائے گی اور اگر کسی

---

① ابوداود' کتاب الادب' باب فی کفارۃ المجلس، رقم: ۴۸۵۹، قال الالبانی: حسن صحیح

② ترمذی' کتاب الدعوات' باب ما یقول اذا قام من مجلسه، رقم: ۳۴۳۳، وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے غلط بات کی ہو تو اس کے لیے یہ کفارہ ہے (وہ کلمات یہ ہیں):

((سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ))

کھانا کھانے کے بعد اور نیا کپڑا پہننے کی دعا

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَکَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَ رَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَ لَا قُوَّۃٍ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ)) قَالَ: ((وَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَ مَا تَأَخَّرَ))[1]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کھانا کھایا پھر یہ دعا پڑھی ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھَذَا وَ رَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ'' (تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور جس نے مجھے بغیر میری طاقت اور قوت کے یہ رزق دیا) تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''اور جس شخص نے نیا کپڑا پہنا اور یہ دعا پڑھی ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ'' (تمام تعریفیں اس اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور جس نے میری طاقت اور قوت کے بغیر مجھے اس کپڑے کا رزق دیا) تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

---

[1] ابو داود، کتاب اللباس، باب ما یقول اذا لبس ثوبا جدیدا، رقم: ۴۰۲۳، قال شیخنا زبیر علی زئی: حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل:(۹)

توبہ واستغفار کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ ﴾[التحریم:۸]

''اے ایمان والو! اللہ کی طرف خالص توبہ کرو' امید ہے کہ تمھارا رب تم سے تمھاری برائیاں دور کر دے اور تمھیں ان باغات میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں' اس دن اللہ تعالیٰ (اپنے) نبی کو اور جو لوگ اس کے ساتھ ایمان لائے ان کو رسوا نہیں کرے گا' ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑتا ہو گا' وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر دے اور ہماری مغفرت فرما دے' بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جس نے کسی جنگل بیابان میں اپنا اونٹ گم کر کے پھر پا لیا ہو۔''[1]

کتاب وسنت میں توبہ واستغفار کی طرف بڑی توجہ دلائی گئی ہے' توبہ واستغفار کرنے

---

[1] بخاری' کتاب الدعوات' باب التوبة، رقم: ۶۳۰۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والوں کے لیے اجر عظیم کا وعدہ کیا گیا ہے' اور انھیں گناہوں کی معافی کی نوید سنائی گئی ہے۔

توبہ کا مطلب ہے رجوع کرنا اور استغفار کا مطلب معافی چاہنا ہے۔ یاد رہے کہ جہاں صرف توبہ کا ذکر ہو وہاں اس میں استغفار کو بھی شامل سمجھا جاتا ہے اور جہاں صرف استغفار کا ذکر ہو وہاں توبہ کو بھی اس میں شامل سمجھا جاتا ہے' البتہ جب یہ دونوں لفظ اکٹھے آجائیں تو وہاں استغفار سے مراد ماضی کے گناہوں سے تحفظ طلب کرنا ہوتا ہے اور توبہ سے مراد رجوع اور مستقبل کے گناہوں کے شر سے تحفظ طلب کرنا ہوتا ہے۔ ①

❑ توبہ واستغفار

﴿ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ ﴾[الفرقان : ۷۰]

''مگر جو شخص توبہ کرلے اور نیک کام کرے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔''

حدیث (۱):

عَنْ اَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ: يَا ابْنَ اٰدَمَ! اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَ رَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكَ وَ لَا اُبَالِيْ، يَا ابْنَ اٰدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَآءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَ لَا اُبَالِيْ، يَا ابْنَ اٰدَمَ! اِنَّكَ لَوْ اَتَيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً)) ②

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے

---

① اسلامی عقائد اردو ترجمہ شرح عقیدہ طحاویہ، ص: ٤١٧

② ترمذی' کتاب الدعوات' باب فی فضل التوبة والإستغفار، رقم: ٣٥٤٠، وقال: هذا حديث حسن غريب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے امید رکھے گا تو تو نے جو بھی (برا کام) کیا ہوگا میں تجھے معاف کردوں گا' مجھے کوئی پروا نہیں۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے معافی چاہے تو میں تجھے معاف کردوں گا' مجھے (اس کی بھی) پروا نہیں۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تو مجھے اس حال میں ملے کہ تیرے ساتھ گناہوں سے بھری زمین ہو تو میں بھی تجھے اتنی مغفرت کے ساتھ ملوں گا جس سے زمین بھر جائے بشرطیکہ تو نے شرک نہ کیا ہو۔''

حدیث (۲):

عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ یُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَتَطَهَّرُ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ))ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ﴿ وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ﴾ [آل عمران: ۱۳۵] ①

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب کوئی آدمی گناہ کر لیتا ہے پھر وہ اٹھ کر وضو کر کے نماز پڑھتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے (اس کا گناہ) معاف کر دیتا ہے۔'' پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ''(اللہ کے نیک بندے وہ ہیں کہ) جب وہ کوئی کھلم کھلا گناہ کر بیٹھیں یا وہ اپنی جانوں پر ظلم کر لیں پھر اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیں چنانچہ وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگیں......''

---

① ترمذی' کتاب الصلاۃ' باب ما جاء فی الصلاۃ عند التوبة، رقم: ٤٠٦ قال الالبانی: حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث (۳):

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ عَبْدًا اَصَابَ ذَنْبًا- وَرُبَّمَا قَالَ:- اَذْنَبَ ذَنْبًا، فَقَالَ: رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا- وَرُبَمَا قَالَ:- اَصَبْتُ- فَاغْفِرْلِیْ، فَقَالَ رَبُّهٗ: اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا اَوْ اَذْنَبَ ذَنْبًافَقَالَ: رَبِّ اَذْنَبْتُ- اَوْ اَصَبْتُ- آخَرَ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ: اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ، غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا- وَرُبَمَا قَالَ: اَصَابَ ذَنْبًا- فَقَالَ: رَبِّ اَصَبْتُ اَوْ اَذْنَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِیْ فَقَالَ: اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَیَاْخُذُ بِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ-ثَلَاثًا- فَلْیَعْمَلْ مَا شَاءَ))[1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک ایک بندے سے کوئی گناہ ہو گیا تو اس نے کہا: اے میرے رب! میں گناہ کر بیٹھا ہوں، لہٰذا تو مجھے معاف کر دے، پس اس کے رب نے فرمایا: کیا میرے بندے کو علم تھا کہ بے شک اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر پکڑتا بھی ہے؟ میں نے اپنے اس بندے کو معاف کر دیا، پھر کچھ عرصہ وہ بندہ ٹھہرتا ہے پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو کہتا ہے: میرے رب! مجھ سے گناہ ہو گیا پس تو یہ معاف کر دے تو اللہ فرماتا ہے: کیا میرے بندے کو علم تھا کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس پر مواخذہ بھی کرتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا، بندہ پھر جب تک اللہ چاہے ٹھہرا رہتا ہے پھر گناہ کر بیٹھتا ہے تو کہتا ہے: رب جی! مجھ سے گناہ ہو گیا، پس تو مجھے یہ معاف کر دے، تو اللہ

---

[1] بخاری، کتاب التوحید، رقم: ۷۵۰۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتا ہے: کیا میرے بندے کو علم تھا کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور اس پر پکڑتا بھی ہے؟ میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا، تین مرتبہ فرمایا۔ پس وہ جو چاہے کرے۔''

❀❀............❀❀............❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل: (۱۰)

تکلیف پر صبر کرنے کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ ۫ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝﴾ [البقرة : ۱۵۵ ـ ۱۵۷]

''اور ہم کسی نہ کسی طرح ضرور تمھاری آزمائش کریں گے (مثلاً دشمن کے) ڈر سے، بھوک، پیاس سے، مال و جان اور پھلوں کی کمی سے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔ انھیں جب بھی کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ بے شک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کسی کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، تو اسے وہ مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔''①

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی آزمائش ضرور کرتا ہے، کبھی ترقی اور بھلائی کے ذریعے، کبھی تنزلی اور برائی کے ذریعے، کبھی ساڈرا کر، کبھی بھوک و پیاس میں مبتلا کر کے، کبھی مال کی کمی سے، کبھی جانوں کی کمی سے، مثلاً عزیز و اقارب اور دوست و احباب کی موت سے اور کبھی پھلوں اور پیداوار کے نقصان وغیرہ سے۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس طرح کی

---

① بخاری، کتاب المرضی، باب ما جاء فی کفارة المرضی، رقم: ٥٦٤٥

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی بھی آزمائش آ جائے تو بندہ مومن کو چاہیے کہ ایک تو صبر کرتے ہوئے "اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" کا ورد جاری رکھے' اور دوسرا نماز پڑھے، نماز پنجگانہ میں جو سستی یا کمی کوتاہی عام دنوں میں ہو رہی تھی آزمائش کے دنوں میں اسے دور کرے اور فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل کی طرف بھی دھیان دے اور ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اپنے بندے کی مصیبت بھی دور کرے گا اور اس کے گناہ بھی معاف فرمائے گا۔

حدیث (۱):

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا))①

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جو نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں' بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بھی مصیبت کسی مسلمان کو پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس مصیبت کے ذریعہ اس (بندے) کے گناہ مٹا دیتا ہے' یہاں تک کہ اس کانٹے کے ذریعے بھی جو اس (مسلمان) کو چبھتا ہے۔''

حدیث (۲):

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، وَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَ لَا وَصَبٍ وَ لَا هَمٍّ وَ لَا حَزَنٍ وَ لَا اَذًى وَ لَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ))②

سیدنا ابو سعید خدری اور سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہما (دونوں) بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ

---

① بخاری' کتاب المرضی' باب ما جاء فی کفارة المرض، رقم: ٥٦٤٠

② ایضاً، رقم: ٥٦٤١

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا: ''مسلمان کو جو بھی پریشانی، بیماری، فکر، غم اور تکلیف پہنچتی ہے یہاں تک کہ جو کانٹا بھی اسے چبھتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس (بندے) کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔''

حدیث (۳):

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَیَبْتَلِیَ عَبْدَهٗ بِالسَّقْمِ حَتّٰی یُکَفِّرَ ذٰلِکَ عَنْهُ کُلَّ ذَنْبِهٖ))[1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بیماری میں مبتلا کرتا ہے یہاں تک کہ یہ بیماری اس بندے کے تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔''

حدیث (۴):

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِیْ مَرَضِهٖ وَ هُوَ یُوْعَكُ وَعْكًا شَدِیْدًا قُلْتُ: اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِیْدًا فَقُلْتُ: اِنَّ ذَاكَ بِاَنَّ لَكَ اَجْرَیْنِ قَالَ: ((اَجَلْ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُصِیْبُهٗ اَذًی اِلَّا حَاتَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَایَاهُ کَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ))[2]

سیدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں آپ ﷺ کے مرض کے زمانہ میں حاضر ہوا، آپ ﷺ کو سخت بخار تھا، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کو سخت بخار ہے۔ اور پھر میں نے یہ کہا: یہ بخار آپ (ﷺ) کو اس لیے اتنا تیز ہے کہ آپ کا ثواب بھی دگنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! جو مسلمان کسی بھی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ اس طرح جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔''

---

[1] مستدرك حاکم، كتاب الجنائز: ١/ ٣٤٨، رقم: ١٢٨٦ وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين۔

[2] بخاری، کتاب المرضی، باب شدة المرض، رقم: ٥٦٤٧

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث(۵):

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: ((اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ، فَيُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ، فَاِنْ كَانَ دِيْنُهٗ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاءُهٗ وَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ رِقَّةٌ اُبْتُلِيَ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ، فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَتْرُكَهٗ يَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ مَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ))[1]

جناب مصعب بن سعد اپنے والد (سعد) سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے رسول اللہ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کن لوگوں کی آزمائش سب سے زیادہ سخت ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انبیاء کی پھر درجہ بدرجہ (جتنا قرب الٰہی زیادہ اتنی آزمائش سخت) آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے اگر اس کا دین مضبوط ہوتو آزمائش سخت ہوگی اور اگر اس کا دین کمزور ہوتو آزمائش بھی دین کے مطابق (نرم) ہوگی۔ بندے پر آزمائشیں آتی رہتی ہیں (اور گناہ معاف ہوتے رہتے ہیں) یہاں تک کہ وہ زمین پر اس حال میں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔"

حدیث(۶):

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((صِدَاعُ الْمُؤْمِنِ وَشَوْكَةٌ يُشَاكُهَا اَوْ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ، يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دَرَجَةً وَيُكَفِّرُ بِهَا عَنْهُ ذُنُوْبَهٗ))[2]

---

[1] ترمذی' کتاب الزهد' باب ما جاء فی الصبر علی البلاء' رقم: ۲۳۹۸ وقال: هذا حدیث حسن صحیح۔

[2] ابن ابی الدنیا، کتاب المرض والکفارات، رقم: ۱۷۲ والبیهقی فی الشعب، رقم: ۹۴۰۹ وسنده حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کے سر میں درد ہونا اور کانٹا چبھنا یا کسی اور چیز کا اسے اذیت پہنچانا قیامت کے دن اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرے گا اور اس کے گناہ مٹا دے گا۔"

حدیث (۷):

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ﴾ [النسا:۱۲۳] بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ مَبْلَغًا شَدِیْدًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا فَفِیْ کُلِّ مَا یُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ کَفَّارَةٌ حَتَّی النَّکْبَةِ یُنْکَبُهَا وَالشَّوْکَةِ یُشَاکُهَا))[1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) "جو کوئی برا عمل کرے گا تو اسے اس کی سزا دی جائے گی۔" مسلمانوں کو اس سے سخت تشویش ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میانہ روی اور درست روی پر قائم رہو پس مسلمان پر جو بھی مصیبت آتی ہے وہ اس کے لیے کفارہ بن جاتی ہے حتی کہ اس کو ٹھوکر لگے یا کانٹا چبھے۔"

حدیث (۸):

عَنِ الْاَسْوَدِ: قَالَ دَخَلَ شَبَابٌ مِنْ قُرَیْشٍ عَلٰی عَائِشَةَ وَ هِیَ بِمِنًی، وَهُمْ یَضْحَکُوْنَ، فَقَالَتْ: مَا یُضْحِکُکُمْ؟ قَالُوْا: فُلَانٌ خَرَّ عَلٰی طُنُبِ فُسْطَاطٍ فَکَادَتْ عُنُقُهٗ اَوْ عَیْنُهٗ اَنْ تَذْهَبَ، قَالَتْ: لَاتَضْحَکُوْا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُشَاكُ شَوْکَةً فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا کُتِبَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَمُحِیَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةٌ))[2]

---

[1] مسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المومن فیما یصیبه ......، رقم: ٦٥٦٩
[2] ایضاً، رقم: ٦٥١١

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب اسود کہتے ہیں کہ قریش کے چند نوجوان سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے وہ (عائشہ) منیٰ میں تھیں، لوگ ہنس رہے تھے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیوں ہنستے ہو؟ انھوں نے کہا: فلاں شخص خیمہ کی طناب (رسی) پر گرا ہے اس کی گردن یا آنکھ جاتے جاتے بچی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہنسو مت بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''کسی مسلمان کو اگر کانٹا چبھے یا اس سے زیادہ (کوئی دکھ پہنچے) تو اس کے لیے ایک درجہ بڑھے گا اور ایک گناہ اس کا مٹا دیا جائے گا۔''

حدیث (۹):

جَابِرَبْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ عَلٰی اُمِّ السَّائِبِ۔ اَوْ اُمِّ الْمُسَيَّبِ۔ فَقَالَ: ((مَالَكِ يَا اُمَّ السَّائِبِ۔ اَوْ۔ يَا اُمَّ الْمُسَيَّبِ۔ تُزَفْزِفِيْنَ؟)) قَالَتْ: اَلْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا، فَقَالَ: ((لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى، فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ، كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)) ①

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب یا ام مسیب کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''اے ام سائب! یا اے ام مسیب! کیا بات ہے تم کانپ (کیوں) رہی ہو؟'' انھوں نے کہا: بخار ہو گیا ہے، اللہ اس میں برکت نہ دے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بخار کو گالی مت دو، کیوں کہ یہ انسان کے گناہوں کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔''

حدیث (۱۰):

عَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ قَالَتْ: عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَنَا مَرِيْضَةٌ فَقَالَ:

---

① مسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المؤمن......، رقم: ٦٥٧٠

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَبْشِرِیْ یَا اُمَّ الْعَلَاءِ فَاِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ یُذْھِبُ اللّٰہُ بِہٖ خَطَایَا کَمَا تُذْھِبُ النَّارُ خَبَثَ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ))①

سیدہ ام علاء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں بیمار تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: ''اے ام علا! خوش ہو جا۔ بلاشبہ مسلمان کی بیماری کے سبب اللہ تعالیٰ اس کی خطائیں مٹا دیتا ہے جیسے آگ سونے چاندی کی میل کچیل مٹا دیتی ہے۔''

حدیث (۱۱):

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَرَاَیْتَ ھٰذِہِ الْاَمْرَاضَ الَّتِیْ تُصِیْبُنَا مَالَنَا بِھَا، قَالَ: ((کَفَّارَاتٌ)) قَالَ: اُبَیٌّ وَاِنْ قَلَّتْ؟ قَالَ: ((وَاِنْ شَوْکَۃٌ فَمَا فَوْقَھَا)) قَالَ: فَدَعَا اُبَیٌّ عَلٰی نَفْسِہٖ اَنْ لَا یُفَارِقَہُ الْوَعَكُ حَتّٰی یَمُوْتَ فِیْ اَنْ لَا یَشْغَلَہٗ عَنْ حَجٍّ وَلَا عُمْرَۃٍ، وَلَا جِھَادٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ، وَلَا صَلَاۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ فِیْ جَمَاعَۃٍ، فَمَا مَسَّہٗ اِنْسَانٌ اِلَّا وَجَدَ حَرَّہٗ حَتّٰی مَاتَ②

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ سے عرض کیا کہ آپ ان بیماریوں کے متعلق جو ہمیں لاحق ہوتی ہیں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''یہ (گناہوں کے) کفارے ہیں، سیدنا ابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگرچہ بہت تھوڑی سی بیماری بھی ہو؟ آپ نے فرمایا: ''اگرچہ کانٹا ہو

---

① ابوداود' کتاب الجنائز' باب عیادۃ النساء' رقم: ۳۰۹۲، قال البانی: صحیح

② احمد' ۳/ ۲۳؛ مستدرك حاکم: ۴/ ۳۰۸، وقال: ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا اس سے بھی چھوٹی تکلیف ہو۔'' راوی کہتا ہے: پس ابی ﷺ نے اپنے لیے یہ دعا کی کہ وفات تک ان سے بخار جدا نہ ہو اور انہیں حج، عمرہ، جہاد فی سبیل اللہ اور باجماعت فرض نماز سے (بیماری) نہ روکے۔ (راوی بیان کرتا ہے کہ) اس کے بعد ساری زندگی کوئی آدمی جب بھی ان کے جسم کو چھوتا تو بخار کی حرارت محسوس کرتا یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔

❀❀............❀❀............❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل: (۱۱)

گناہ کے بعد نیکی کرنے کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذّٰكِرِیْنَ ۝ ﴾[ھود : ۱۱۴]

''اور دن کے دونوں کناروں اور رات کی کچھ گھڑیوں میں نماز قائم کر' بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں' یہ نصیحت ماننے والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔''

نیکی سے برائیاں دور ہونے کی تین صورتیں ہیں:

① ...... جو شخص نیکیاں کثرت سے کرے گا اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

② ...... نیکیاں کرنے کی وجہ سے برائی کرنے کی عادت چھوٹ جائے گی

③ ...... جس معاشرے میں نیکی کے کام بکثرت ہو رہے ہوں وہاں سے برائیاں خود بخود رخصت ہونے لگتی ہیں۔

❑ گناہ کے بعد نیکی کرنا

حدیث (۱): عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنَ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَاُنْزِلَتْ عَلَیْهِ { وَاَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذَّاكِرِیْنَ }[ھود: ۱۱۴] قَالَ الرَّجُلُ: اَلِیَ هٰذِهٖ؟ قَالَ: ((لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِیْ))①

---

① بخاری' کتاب التفسیر' باب قوله: {واقم الصلوٰة طرفی النهار .....}، رقم:٤٦٨٧

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک ایک آدمی نے ایک عورت کا بوسہ لیا پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: (ترجمہ): ''اور دن کے دونوں کناروں اور رات کی کچھ گھڑیوں میں نماز قائم کر بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں۔ یہ نصیحت ماننے والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔'' تو اس آدمی نے کہا: کیا یہ آیت میرے لیے (خاص) ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے ہر شخص کے لیے ہے جو اس پر عمل کرے۔''

حدیث (۲):

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم : ((اِتَّقِ اللّٰہَ حَیْثُمَا کُنْتَ، وَاتْبَعِ السَّیِّئَۃَ الْحَسَنَۃَ تَمْحُھَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ))[1]

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''تم جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتے رہو اور برائی کے بعد نیکی کرو، وہ (نیکی) اس (برائی) کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔''

حدیث (۳):

عَنْ اَبِی الْیُسَرِ قَالَ: أَتَتْنِی امْرَأَۃٌ تَبْتَاعُ تَمْرًا، فَقُلْتُ: اِنَّ فِی الْبَیْتِ تَمْرًا أَطْیَبَ مِنْہُ، فَدَخَلَتْ مَعِیَ فِی الْبَیْتِ، فَأَھْوَیْتُ اِلَیْھَا فَقَبَّلْتُھَا، فَأَتَیْتُ أَبَابَکْرٍ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لَہُ، قَالَ: اسْتُرْ عَلٰی نَفْسِكَ وَ تُبْ وَ لَا تُخْبِرْ اَحَدًا، فَلَمْ اَصْبِرْ فَأَتَیْتُ عُمَرَ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لَہُ، فَقَالَ: اسْتُرْ عَلٰی نَفْسِكَ وَ تُبْ وَ لَا تُخْبِرْ اَحَدًا فَلَمْ اَصْبِرْ فَأَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لَہُ،

---

[1] ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی معاشرۃ الناس، رقم: ۱۹۸۷، وقال: ھذا حدیث حسن صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: ((اَخَلَفْتَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فِيْ اَهْلِهِ بِمِثْلِ هٰذَا؟)) حَتّٰى تَمَنّٰى اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ اِلاَّ تِلْكَ السَّاعَةَ حَتّٰى ظَنَّ اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، قَالَ: وَ اَطْرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَوِيْلًا حَتّٰى أُوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ ((وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ)) اِلٰى قَوْلِهِ﴿ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝﴾[هود: ١١٤] قَالَ اَبُوْ الْيُسَرِ: فَاَتَيْتُهُ فَقَرَأَهَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَصْحَابُهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلِهٰذَا خَاصَّةً اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً؟ قَالَ: ((بَلْ لِلنَّاسِ عَامَّةً))[1]

سیدنا ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس ایک عورت کھجوریں خریدنے آئی، میں نے اسے کہا: اس سے عمدہ کھجوریں گھر میں ہیں تو وہ میرے ساتھ گھر میں داخل ہوگئی، میں نے جھک کر اس کا بوسہ لے لیا پھر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے یہ واقعہ بیان کیا تو انھوں نے فرمایا: اپنی پردہ پوشی کر اور توبہ کر، اور کسی کو اس کی خبر نہ دینا۔ میں نے ان کے جواب پر صبر نہ کیا تو عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلا آیا، ان سے بھی یہ واقعہ بیان کیا تو انھوں نے بھی یہی کہا کہ پردہ پوشی کر، توبہ کر اور کسی کو اس کی خبر نہ دینا۔ میں نے (ان کے جواب پر بھی) صبر نہ کیا تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چلا آیا اور آپ ﷺ سے یہ واقعہ عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو نے ایک غازی کے پیچھے جو اللہ کے راستے میں نکلا ہے، اس کے اہل خانہ کے ساتھ ایسا کام کیا؟'' اس (ابوالیسر) نے (آپ ﷺ کا جواب سن کر) آرزو کی کہ کاش! وہ ابھی ابھی مسلمان ہوا ہوتا، اس نے خود کو جہنم والوں میں شمار کیا۔ نبی ﷺ نے دیر تک سر جھکائے رکھا یہاں تک کہ آپ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی:

---

[1] ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة ((هود))، رقم:٣١١٥، وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ): ''اور نماز قائم کر دن کے دونوں کناروں اور رات کی کچھ گھڑیوں میں' بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں۔ یہ ایک نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لیے۔'' [ھود: ۱۱۴]

ابو الیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر اس آیت کی تلاوت فرمائی' صحابہ کرام عرض کرنے لگے: اے اللہ کے رسول! کیا یہ (آیت) اسی کے ساتھ خاص ہے یا تمام لوگوں کے لیے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمام لوگوں کے لیے ہے۔''

حدیث (۴):

عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ مَثَلَ الَّذِیْ یَعْمَلُ السَّیِّاٰتِ، ثُمَّ یَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ، کَمَثَلِ رَجُلٍ کَانَتْ عَلَیْهِ دِرْعٌ ضَیِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ، ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَکَّتْ حَلْقَةٌ، ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً اُخْرٰی، فَانْفَکَّتْ حَلْقَةٌ اُخْرٰی حَتّٰی یَخْرُجَ اِلَی الْاَرْضِ))[1]

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اس آدمی کی مثال جو پہلے برائیوں میں مشغول تھا پھر نیک عمل کرنے لگا اس شخص کی طرح ہے جس کے بدن پر تنگ زرہ ہو جو اس کی گردن گھونٹ رہی ہو پھر اس نے ایک نیک عمل کیا تو اس زرہ کا ایک حلقہ کھل گیا پھر دوسرا نیک کام کیا تو دوسرا حلقہ بھی کھل گیا حتی کہ وہ تنگ زرہ کھل کر زمین پر آ گری۔''

---

[1] احمد: ٤/ ١٤٥؛ طبرانی فی الکبیر: ٧/ ١٤٠' رقم: ١٤٢٠٣، قال المنذری: رواہ احمد والطبرانی باسنادین رواۃ احدھما رواۃ الصحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل: (۱۲)

کفارات کا بیان

شریعت کی مخالفت میں کیے ہوئے بعض مخصوص گناہوں کی تلافی کے لیے جو کام کیا جائے اسے کفارہ کہتے ہیں۔

قسم کا کفارہ:

یاد رہے کہ قسمیں تین طرح کی ہوتی ہیں:

① ...... **لغو:** وہ قسم جو انسان بات بات میں عادتاً بغیر ارادہ و نیت کے کھاتا رہتا ہے۔ اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔[1]

② ...... **غموس:** وہ جھوٹی قسم ہے جو انسان دھوکہ اور فریب دینے کے لیے کھائے یہ کبیرہ گناہ بلکہ اکبر الکبائر ہے۔[2] اس پر کفارہ نہیں ہے البتہ نجات کی صورت یہ ہے کہ انسان سچی توبہ کرے اور اس قسم کی وجہ سے اگر کسی کی حق تلفی ہوئی ہے تو اس کی تلافی کرے۔

③ ...... **معقدہ:** وہ قسم ہے جو انسان اپنی بات میں تاکید اور پختگی کے لیے ارادہ اور نیت سے کھائے۔ ایسی قسم اگر توڑ بیٹھے تو اس کا کفارہ یہ ہے:

- ...... دس مسکینوں کو کھانا کھلائے۔
- ...... یا انھیں درمیانے درجے کے کپڑے بنا دے۔
- ...... یا ایک گردن (غلام یا لونڈی) آزاد کرے۔
- ...... جو کوئی ان میں سے کسی چیز کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ تین دن کے

---

① المائدۃ: ۸۹

② ترمذی' رقم: ۳۰۲۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزے رکھے۔ ①

نذر کا کفارہ:

نذر پوری نہ کرنے کا کفارہ بھی وہی ہے جو قسم کا ہے۔ ②

ظہار کا کفارہ:

ظہار کا مطلب ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو کہے { اَنْتِ عَلَیَّ کَظَھْرِ اُمِّیْ } ''تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مانند ہے۔'' ہمارے ہاں یوں کہا جاتا ہے تو میری ماں ہے، وغیرہ۔ اس کا کفارہ یہ ہے:

- ......بیوی کے پاس آنے سے پہلے پہلے ایک گردن (غلام یا لونڈی) آزاد کرے۔
- ......اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو لگاتار دو ماہ کے روزے رکھے۔
- ......اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔ یاد رہے کہ یہ سارے کام بیوی کے پاس آنے سے پہلے پہلے ادا کرنا ہوں گے۔ ③

حالت روزہ میں جماع کا کفارہ:

جو شخص روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر بیٹھے تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا، اس کا کفارہ یہ ہے:

- ......ایک گردن آزاد کرے۔
- ......اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ مسلسل روزے رکھے۔
- ......اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ ④

یاد رہے کہ حالت روزہ میں جماع کرنے والا رمضان کے بعد روزے کی قضا بھی دے گا۔

---

① المائدة: ٨٩ ② مسلم، رقم: ٤٢٥٣
③ المجادلة: ٤،٣ ④ بخاری، رقم: ١٩٣٧

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

□ قتل خطا کا کفارہ:

اگر کوئی شخص کسی دوسرے مسلمان کو غلطی سے قتل کر بیٹھے تو اس کا کفارہ یہ ہے:

⊙......ایک مومنہ گردن آزاد کرے۔

⊙......اگر گردن آزاد کرنے کی استطاعت نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے۔

⊙......اور مقتول کے ورثاء کو دیت ادا کرے۔

دیت کی مقدار سو اونٹ یا اس کے مساوی قیمت سونے، چاندی، یا کرنسی کی شکل میں بھی ہو سکتی ہے۔

اگر مقتول مسلمان کا تعلق قوم کفار سے ہے تو اس کا کفارہ صرف ایک مسلمان گردن آزاد کرنا ہے۔

اگر مقتول ذمی ہے تو اس کا کفارہ بھی وہی ہے جو مقتول مسلمان کا یعنی مسلمان گردن آزاد کرنا اور دیت دینا۔[1]

□ غلام کو ناجائز تھپڑ مارنے کا کفارہ:

جس کسی نے اپنے غلام کو ناجائز تھپڑ یا کوئی اور چیز دے ماری تو وہ کفارے میں اسے آزاد کرے گا۔[2]

□ حالت احرام میں شکار کرنے کا کفارہ:

حج یا عمرہ کرنے والے کے لیے حالت احرام میں شکار کرنا منع ہے۔ تاہم اگر وہ شکار کر بیٹھا ہے تو اس کا کفارہ ادا کرے جو یہ ہے:

⊙......شکار کیے گئے جانور کے برابر قربانی دے۔

⊙......یا کم از کم چھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

⊙......یا تین دن کے روزے رکھے۔[3]

---

[1] النساء: ۹۲ [2] ابو داود، رقم: ٥١٦٨

[3] المائدة: ۹۵، تحفة الصائمين، ص: ۳۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⊙ ...... مسجد میں تھوکنے کا کفارہ:

اگر کوئی مسجد میں تھوک بیٹھا ہے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ تھوک پر مٹی وغیرہ ڈال کر اسے چھپا دے۔[1]

یاد رہے کہ اگر مسجد پختہ فرش والی ہو جیسا کہ آج کل ہمارے ہاں مساجد ہیں تو اس صورت میں رومال وغیرہ کے ساتھ صاف کر دے۔

❀❀ .... ❀❀ .... ❀❀

---

[1] بخاری، رقم: ٤١٥

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل: (۱۳)

تقویٰ اور پرہیزگاری کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ ﴾

[آل عمران: ۱۰۲]

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم ہرگز نہ مرو مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔''

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ سے ڈرو، اپنی پانچوں نمازیں ادا کرو، اپنے ماہ رمضان کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے حاکموں کی اطاعت کرو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''[1]

اللہ تعالیٰ سے ڈر کر گناہوں کو چھوڑ دینے کا نام تقویٰ ہے اور متقی اس شخص کو کہا جاتا ہے جو اللہ سے ڈر کر گناہوں سے رک جائے اور اللہ کی بندگی میں لگ جائے۔ تمام تعلیمات اسلامیہ کا خلاصہ اگر ہم ایک لفظ میں بیان کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں اور وہ لفظ ہے ''تقویٰ''۔ تقویٰ ایک ایسی صفت ہے جو انسانی سیرت کی تعمیر میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ علماء نے تقویٰ کے تین درجے بیان کیے ہیں:

---

① ترمذی، کتاب الجمعة، باب منه، رقم: ٦١٦، وقال: هذا حديث حسن صحيح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ ادنی:

ادنی درجے کا تقویٰ وہ ہے جو عذاب جہنم سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

☆ اوسط:

اوسط درجے کا تقویٰ یہ ہے کہ صغیرہ گناہوں پر اصرار نہ کیا جائے اور گناہ کبائر سے پوری طرح اجتناب کیا جائے۔

☆ اعلیٰ:

اعلیٰ درجے کا تقویٰ یہ ہے کہ انسان مکمل طور پر صفات الٰہیہ کا مظہر بن جائے نیکیوں کی طرف اس کی روح خود بخود مائل رہے اور برائیوں سے اس کی طبیعت کا میلان بالکل ختم ہو جائے۔[1]

❑ تقویٰ و پرہیزگاری

آیت (۱):

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝ ﴾

[الاحزاب: ۷۰، ۷۱]

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سیدھی سیدھی بات کیا کرو (اس طرح) اللہ تمھارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے بہت بڑی کامیابی پالی۔''

---

[1] بہترین زادِ راہ تقویٰ، ص: ۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت (۲):

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ یُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ ﴾ [الانفال : ۲۹]

''اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمھارے لیے فرقان (حق و باطل میں تمیز کرنے کی صلاحیت) بنا دے گا اور تم سے تمھاری برائیاں دور کر دے گا اور تمھیں بخش دے گا اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔''

آیت (۳):

﴿ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یُكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَ یُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ۝ ﴾ [الطلاق : ۵]

''اور جو شخص اللہ سے ڈرے تو وہ (اللہ) اس کی برائیاں دور کر دیتا ہے اور اسے بڑا اجر دیتا ہے۔''

آیت (۴):

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ یُؤْتِكُمْ كِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ ﴾

[الحدید : ۲۸]

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، اللہ تمھیں اپنی رحمت سے دوگنا اجر عطا کرے گا اور تمھیں ایسا نور بخشے گا جس کی روشنی میں تم چلو گے اور تمھیں معاف کر دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''

❑ کبیرہ گناہوں سے بچنا

﴿ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِیْمًا ۝ ﴾ [النساء : ۳۱]

''اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے بچتے رہے جن سے تم منع کیے گئے ہو تو ہم تم سے تمھاری برائیاں مٹا دیں گے اور تمھیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل:(۱۴)

صدقہ وخیرات کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ ﴾

[البقرة: ٢٦١، ٢٦٢]

”ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایک دانے کی مثال جیسی ہے جس نے سات خوشے اگائے، ہر خوشے میں سو دانے ہیں اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے اور اللہ وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے، جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر انھوں نے جو خرچ کیا اس کے پیچھے نہ کسی طرح کا احسان جتلانا لگاتے ہیں اور نہ ہی کوئی تکلیف ان کے لیے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔“

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے پاکیزہ کمائی سے ایک کھجور کے برابر بھی صدقہ کیا اور اللہ صرف پاکیزہ چیز کو قبول کرتا ہے اور بے شک اللہ اس (صدقہ) کو اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے پھر صدقہ کرنے والے کے لیے اسے بڑھاتا رہتا ہے جیسا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے کو پالتا ہے حتی کہ اس کا وہ صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔“[1]

---

[1] بخاري، كتاب الزكاة، باب الصدقة من كسب طيب، رقم: ١٤١٠

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی راہ میں صدقہ و خیرات کرنے کی بڑی فضیلت ہے۔ اس کی بدولت انسان کے گناہ مٹ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے خوش ہو جاتا ہے۔ صدقہ میں فرضی صدقہ زکوۃ وغیرہ بھی شامل ہے اور عام نفلی صدقہ بھی شامل ہے۔ ہر طرح کا صدقہ گناہوں کی معافی کا باعث ہے۔

❑ صدقہ و خیرات

﴿اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝﴾

[البقرة : ٢٧١]

''اگر تم صدقات کو ظاہر کرو تو بھی اچھا ہے لیکن اگر خفیہ طور پر فقراء کو دو تو یہ تمھارے لیے زیادہ بہتر ہے' وہ تم سے تمھاری برائیاں مٹا دے گا اور اللہ تعالیٰ جو بھی تم کرتے ہو اس سے باخبر ہے۔''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ عام حالات میں خفیہ صدقہ کرنا ہی افضل ہے سوائے کسی ایسی صورت کے کہ علانیہ صدقہ دینے میں لوگوں کے لیے ترغیب کا پہلو ہو۔ اگر ریا کاری کا خطرہ نہ ہو تو ایسے موقعوں پر پہل کرنے والے جو خاص فضیلت حاصل کر سکتے ہیں وہ احادیث سے واضح ہے تاہم اس قسم کی مخصوص صورتوں کے علاوہ دیگر مواقع پر خاموشی سے صدقہ و خیرات کرنا ہی بہتر ہے۔

حدیث (۱):

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ، فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيْبًا مِنْهُ، وَ نَحْنُ نَسِيْرُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَ يُبَاعِدُنِيْ عَنِ النَّارِ؟ قَالَ: ((لَقَدْ سَأَلْتَنِيْ عَنْ عَظِيْمٍ، وَ إِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ تُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَ تُؤْتِي الزَّكَاةَ،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَ تَحُجُّ الْبَيْتَ))، ثُمَّ قَالَ : ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَ الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ)) قَالَ : ثُمَّ تَلَا: {تَتَجَافَى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ} حَتَّى بَلَغَ {يَعْمَلُوْنَ} ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِرَأْسِ الْأَمْرِ كُلِّهِ وَ عَمُوْدِهِ وَ ذِرْوَةِ سَنَامِهِ ؟)) قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ ((رَأْسُ الْأَمْرِ وَ عَمُوْدُهُ الصَّلَاةُ وَ ذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ)) ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ ؟)) قُلْتُ : بَلَى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ ' قَالَ: ((كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا)) فَقُلْتُ : يَانَبِيَّ اللّٰهِ، وَ إِنَّا لَمُؤَاخِذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ ؟ فَقَالَ: ((ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ! وَ هَلْ يَكُبُّ النَّاسُ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوْهِهِمْ ' أَوْعَلَى مَنَاخِرِهِمْ ' إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ))[1]

''سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا کہ ایک دن میں آپ ﷺ کے قریب ہوا جب کہ ہم چل رہے تھے میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کرے اور جہنم سے دور رکھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے مجھ سے ایک بڑی بات کا سوال کیا ہے' البتہ یہ اس کے لیے آسان ہے جس پر اللہ تعالیٰ آسان کردے' اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا' نماز قائم کر' زکوٰۃ ادا کر' رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر۔'' پھر فرمایا: ''کیا میں تجھے نیکی کے دروازوں کی خبر نہ دوں؟ روزہ (جہنم سے) ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو ایسے مٹا دیتا ہے' جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آدمی کا رات کے درمیان میں (تہجد کی) نماز پڑھنا۔'' پھر آپ ﷺ نے آیت

---

[1] ابن ماجه، كتاب الفتن، باب كف اللسان في الفتنة، رقم: ٣٩٧٣؛ احمد: ٥/ ٢٣١ واللفظ له، قال الالباني: صحيح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ ......﴾[سورة السجدة: ١٦، ١٧] کی تلاوت فرمائی: (ترجمہ) ''ان کے پہلو بستروں سے جدا رہوتے ہیں' وہ اپنے رب کو ڈر کر اور امید رکھتے ہوئے پکارتے ہیں اور جو ہم نے انھیں دیا وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں' کسی نفس کو معلوم نہیں کہ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا پوشیدہ رکھا ہے' بدلا ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔'

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں ان تمام امور کے سر اور ستون اور اس کے کوہان کی بلندی نہ بتاؤں؟'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ضرور۔ فرمایا: ''دین کا سر اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد ہے۔'' پھر فرمایا: ''کیا میں تمھیں ان تمام کے استحکام اور جڑ کی خبر نہ دوں۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ضرور۔ تو آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک پکڑی اور فرمایا: ''اسے قابو میں رکھو۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! جو ہم کلام کرتے ہیں کیا اس پر ہمارا مواخذہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے معاذ! تجھے تیری ماں گم پائے' لوگوں کو ان کی زبان کی کٹائی کی وجہ سے ہی منہ کے بل جہنم میں گرایا جائے گا۔''

حدیث (۲):

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ! ((أُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مِنْ أُمَرَاءَ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ، فَمَنْ غَشِيَ أَبْوَابَهُمْ فَصَدَّقَهُمْ فِيْ كَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ، وَلَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَمَنْ غَشِيَ أَبْوَابَهُمْ أَوْلَمْ يَغْشَ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ فِيْ كَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ، وَسَيَرِدُ عَلَى الْحَوْضِ، يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ! اَلصَّلَاةُ بُرْهَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ حَصِيْنَةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ! إِنَّهُ لَا يَرْبُو لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ إِلَّا كَانَتِ النَّارُ أَوْلَى بِهِ))[1]

سیدنا کعب بن عجرۃ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اے کعب بن عجرۃ! میں تجھے اپنے بعد آنے والے امراء سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں جو ان کے دروازے پر گیا پھر (غلط کاموں) میں ان کی تکذیب کی بجائے ان کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی تو وہ مجھ سے نہیں اور نہ ہی میں اس سے ہوں اور نہ ہی وہ حوض پر میرے پاس آئے گا۔ اور جو شخص ان کے دروازے پر گیا یا نہ گیا اور ان کی تکذیب (کی جگہ) میں ان کی تصدیق نہ کی اور نہ ہی ان کے ظلم پر ان کا معاون بنا تو وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور عنقریب وہ حوض پر بھی میرے پاس آئے گا، اے کعب بن عجرۃ! نماز دلیل ہے، روزہ ڈھال اور قلعہ ہے اور صدقہ گناہوں کو ایسے مٹاتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے۔ اے کعب بن عجرۃ! جو گوشت حرام مال سے پلا ہو آگ اس کے زیادہ لائق اور قریب ہے۔''

☐ زکوٰۃ

﴿لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَوٰةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَوٰةَ وَآمَنتُم بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّأُكَفِّرَنَّ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ﴾ [المائدة : ١٢]

''اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے رسولوں کو مانتے رہو گے اور ان کی مدد کرتے رہو گے اور اللہ کو بہتر قرض دیتے رہو گے تو یقیناً میں تمھاری برائیاں تم سے مٹا دوں گا اور تمھیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔''

---

[1] ترمذی، کتاب الجمعة، باب ماذکر فی فضل الصلاة، رقم: ٦١٤، قال الالبانی: صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل: (۱۵)

متفرقات

❑ ہجرت

﴿ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ ﴾ [آل عمران : ۱۹۵]

''اور وہ لوگ جنھوں نے ہجرت کی' اور وہ اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں دکھ پہنچائے گئے اور جن لوگوں نے قتال کیا اور شہید ہو گئے' میں ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کر دوں گا اور انھیں ضرور ایسے باغات میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ اللہ کے ہاں ان کا یہی بدلا ہے اور اللہ کے ہاں جو بدلا ہے وہ بہت ہی اچھا بدلا ہے۔''

اللہ کی راہ میں ہجرت کرنا بھی گناہوں کو مٹانے والے اعمال میں شامل ہے' اس کے متعلق سیدنا عمرو بن عاص کی روایت ابتدا میں گزر چکی ہے۔

❑ میت کے عیوب چھپانا

اَبَا رَافِعٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا، فَكَتَمَ عَلَيْهِ غُفِرَ لَهُ اَرْبَعِيْنَ كَبِيْرَةً، وَ مَنْ حَفَرَ لِاَخِيْهِ قَبْرًا حَتّٰى يَجُنَّهُ فَكَاَنَّمَا اَسْكَنَهُ مَسْكَنًا مَرَّةً حَتّٰى يُبْعَثَ))①

---

① معجم الكبير للطبراني ۱/ ۲۵۷، رقم: ۹۲۹، قال الهيثمى فى المجمع (۳/ ۸۶): و رجاله رجال الصحيح ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی میت کو غسل دے (اور وہ اس میں کوئی عیب دیکھے) پھر وہ اس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ اسے چالیس کبیرہ گناہ بخش دے گا اور جو اپنے مسلمان بھائی کے لیے قبر کھودے اور اس میں اسے دفنائے تو گویا اس نے اسے قیامت تک کے لیے رہائش گاہ دے دی۔''

❏ جسے جرم کی سزا دنیا میں مل جائے

اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ۔ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَ هُوَ اَحَدُ النُّقَبَآءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ۔ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ۔ وَ حَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ: ((بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا، وَلَا تَزْنُوْا، وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ، فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ، وَ مَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ، وَ مَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ وَاِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَ اِنْ شَآءَ عَاقَبَهٗ)) فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ[①]

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ جو کہ بدر کی لڑائی میں بھی شریک ہوئے تھے اور لیلہ عقبہ کے نقیبوں میں سے تھے، بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے اس وقت جب آپ کے گرد صحابہ کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی، فرمایا: ''مجھ سے بیعت کرو اس بات پر کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے' چوری نہ کرو گے' زنا نہ کرو گے' اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے اور عمداً کسی پر کوئی ناحق بہتان نہ باندھو گے اور کسی بات میں نافرمانی نہ کرو گے۔ جو کوئی تم میں اس عہد کو پورا کرے گا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے اور جو کوئی ان (بری باتوں) میں سے کسی کا ارتکاب

① بخاری، کتاب الایمان، باب، رقم:۱۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے اور اسے دنیا میں (اسلامی قانون کے تحت) سزا دے دی گئی تو یہ سزا اس کے (گناہوں کے) لیے کفارہ ہو جائے گی اور جو کوئی ان میں سے کسی بات میں مبتلا ہو گیا اور اللہ نے اس کے (گناہ) کو چھپا لیا تو پھر اس کا (معاملہ) اللہ کے حوالے ہے' اگر اللہ چاہے معاف کرے اور اگر چاہے سزا دے دے۔'' (عبادہ کہتے ہیں) پھر ہم سب نے ان (سب باتوں) پر آپ ﷺ سے بیعت کر لی۔

❀❀............❀❀............❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیکیوں کو برباد کرنیوالے اعمال

تالیف

محمد ارشد کمال

مکتبہ اسلامیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی مہینے اور انکا تعارف

تالیف

محمد ارشد کمال

نظر ثانی:
پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

مکتبہ اسلامیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المسند في عذاب القبر

تالیف
محمد ارشد کمال

مکتبہ اسلامیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہفتے کے دن اور انکا تعارف

محمد ارشد کمال

مکتبہ اسلامیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الادب المفرد

أمیر المؤمنین فی الحدیث

ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری

ترجمہ
مولانا محمد ارشد کمال

تحقیق و افادات
علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

نظر ثانی
شیخ الحدیث حافظ عبد الستار الحماد

تقدیم
محقق العصر مولانا ارشاد الحق اثری

ملنے کا پتا
مکتبہ اسلامیہ

لاہور غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

فیصل آباد بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

Email: maktabaislamiapk@gmail.com, Visit on Facebook page: maktabaislamiapk

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

انسان کو اللہ تعالیٰ نے عبث و بیکار پیدا نہیں کیا، بلکہ اسے حیات مستعار عطا کر کے اس دار فانی میں ابتلاء و آزمائش کے لیے بھیج دیا ہے اور اس کا ایک مستقل وازلی دشمن پیدا کر دیا تا کہ یہ بات ظاہر ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے والا کون ہے اور ابلیس لعین کے نقش قدم پر چل کر معصیت ونافرمانی کی راہ کون اختیار کرتا ہے، شیطان کے وساوس اور چالوں میں پھنس کر انسان کئی طرح کے گناہوں کا مرتکب ہو جاتا ہے اور صغائر کا عادی ہوتے ہوتے کبائر کی دہلیز پر پہنچ جاتا ہے، اور کفر و شرک، فسق و معصیت، نافرمانی و سرکشی اس کے رگ و ریشہ میں سرایت کر جاتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسے اعمال صالحہ اور افعال حسنہ کو اختیار کیا جائے جو انسان کے گناہوں کو مٹا دیں اور اسے حسن عقیدہ اور جمال عمل کا ایسا حسین پیکر بنا دیں کہ یہ علم وعمل کا چلتا پھرتا مجسمہ ہو۔ زیر تبصرہ کتاب میں مولانا محمد ارشد کمال صاحب نے حسن کمال کے ساتھ کتاب وسنت کے بکھرے ہوئے حسین وجمیل پھولوں کو چن کر ایک شاندار گلدستہ مرتب کر دیا ہے تا کہ اس کی مہک سے گناہوں کے جہاں میں پھنسے ہوئے لوگ معطر ہوں اور اپنے دل کی بنجر زمین کو قرآن و حدیث کی پُر رحمت اور بابرکت بہار سے آباد کریں اس کتاب میں انتہائی احسن پیرائے میں قرآن و حدیث کے انوارات کو یکجا کیا گیا ہے۔ یہ کتاب گناہوں کو مٹانے والے اعمال کا شاندار خزینہ، عقیدہ وعمل کا آئینہ اور اخروی نجات کا دفینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے تمام افراد کو کما حقہ مستفید ہونے کا موقع فراہم کرے اور اہل اسلام کے لیے توشہ آخرت بنا دے۔ (آمین)

ابوالحسن مبشر احمد ربانی عفا اللہ عنہ

جامعہ محمد بن اسماعیل البخاری
گندھیاں اوتاڑ، تحصیل چونیاں ضلع قصور
فون: ٠٤٩٤-٥٦٣١٩٥